جملہ حقوق محفوظ ہیں

اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ

عکسی

ذخیرۂ مناقب کامل جدید

معہ اضافہ

مع

ہفت بند مُلّا کاشیؒ

و

مُناجات حضرت فاطمہؑ و حضرت عباسؑ علمدار

اِس میں تمام وہ مقبول مناجات اور چند نایاب مناقب درج کیے گئے ہیں۔ جو عرض مطالب اور کشودِ حاجات کے لیے بعد نماز پنجگانہ مومنین تلاوت کرتے اور بابِ اجابت سے قریب ہوتے ہیں

ناشران

کُتب خانہ اثنا عشری (رجسٹرڈ)

مغل حویلی، اندرون موچی دروازہ۔ لاہور ۸

Presented by www.ziaraat.com

عکسی وظائف الابرار کامل جدید

مترجم معہ اضافہ

مترجم :- جناب مولانا حافظ فرمان علی صاحب مرحوم و مغفور

یہ دس سورۃ ہائے قرآنی اور پچیس ۲۵ دُعاؤں کا بہترین مجموعہ ہے جن کے متعلق علمائے کرام نے توثیق فرمائی ہے۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :-

<u>سورۃ ہائے قرآنی</u> :- سورۃ یٰسین ۱۔ سورۃ فتح ۲۔ سورۃ عم ۳۔ سورۃ واقعہ ۴۔ سورۃ ملک ۵۔ سورۃ رحمٰن ۶ سورۃ دھر۔ سورۃ الکوثر۔ سورۃ مزمل ۹۔ آیۃ الکرسی ۱۰۔

<u>دُعائیں</u> :- (۱) دُعائے مشلول (۲) دُعائے کمیل (۳) دُعائے جوشن صغیر و کبیر (۴) درود طوسی (۵) دُعائے توسل (۶) دُعائے جناب امیرؑ منظوم (۷) دُعائے صد سبحان (۸) دُعائے ہلال (۹) اسمائے اعظم (۱۰) حدیث کسا (۱۱) دعائے سباسب (۱۲) دُعائے صباح (۱۳) دُعائے صنمی قریش (۱۴) دعائے نور کلاں (۱۵) دُعائے نور صغیر (۱۶) نادِ علی کبیر (۱۷) دُعائے وسعتِ رزق (۱۸) دُعائے مغفرت (۱۹) دعائے عافیت (۲۰) دُعائے حضرت علیؑ (۲۱) دُعائے طلب حاجات (۲۲) دُعائے ابوذر (۲۳) اعمال صلوٰۃ جمعہ (۲۴) دُعائے درازیٔ عمر (۲۵) زیارت حضرت حجتؑ۔

<u>چند خصوصیات</u> :- اس کی لکھائی اتنی موٹی ہے کہ ضعیف العمر لوگ بھی اسکو بآسانی پڑھ سکتے ہیں۔ اس سے پیشتر پاکستان میں اتنی موٹی لکھائی کی اب تک شائع نہیں ہوئی۔

<u>نوٹ</u> :- کتاب خریدتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خاص طور پر خیال رکھیں۔

کتاب وظائف الابرار کامل جدید معہ اضافہ : کتب خانہ اثنا عشری (رجسٹرڈ) لاہور کی مطبوعہ خریدیں جسکی لکھائی موٹی سے موٹی اور چھپائی بہترین آفسٹ پر اور حجم ۴۱۶ صفحات۔ سائز ۱۸x۲۳/۸ سفید کاغذ مجلد معہ رنگین ٹائیٹل ہدیہ لاگت کے قریب۔ ہدیہ

ملنے کا پتہ

کتب خانہ اثنا عشری مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور ۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۱)

اَلسَّلَامُ اے سایہ ات خورشیدِ رَبُّ العالمین

سلام ہو آپ پر اے وہ ذاتِ اقدس کہ جس کا سایہ انور پروردگارِ عالم کا خورشید ہے

آسمانِ عزّ و تمکیں آفتابِ داد و دیں

عزّت و آبرو کے آسمان اور انصاف و دیں کے آفتاب

مقصدِ تنزیلِ بلّغ مظہرِ اسرارِ غیب

آیۂ بلّغ ما اُنزِلَ اِلَیکَ کے نازل فرمانے کے مقصد غیب کے بھیدوں کے ظاہر کرنیوالے

مطلعِ یتلوہ شاہد، مقطعِ حبل المتین

آپ آیۂ یتلوہُ شاھدٌ کے مطلع اور حبل المتین کے مقطع ہیں۔ آپ

مفتیِ ہر چار دفتر خواجۂ ہر ہشت خلد

چاروں کتابوں کے مطابق فتویٰ دینے والے اور آٹھوں بہشت کے مالک ہیں

Presented by www.ziaraat.com

داورِ ہر شش جہت اعظم امیرُالمومنینؑ
شش جہت کے حاکم اعظم امیرُالمومنینؑ

صُورتِ معنیِ فِطرت باعثِ ایجادِ خلق
پیدائش باطنی کے ظاہر کنندہ خلقت کے پیدا کرنے کے باعث

بہترین نسلِ آدمؑ نفسِ خیرُ المرسلینؐ
حضرت آدمؑ کی نسل میں سب سے بہتر خیرالمرسلینؐ کے نفس

صاحبِ یُوفُونَ بِالنَّذرِ آفتابِ اِنَّما
آیۂ یوفون بالنذر کے مقصود اور آیۂ انما ولیکم اللّٰہ کے آفتاب

قُرَّۃُ العینِ لعمرک نازشِ رُوح الامینؑ
خُدا کے محبُوب کی آنکھ کی ٹھنڈک جبرئیل امینؑ کے باعثِ افتخار

در جہاں از رُوئے حشمت چُوں جہانے در جہاں
از روئے حشمت آپ جہاں میں ایسے ہیں جیسے جہاں میں جہاں

بر زمیں از رُوئے رِفعت آسمانے بر زمیں
زمین پر بلندی کے لحاظ سے آپ آسمان کے مانند ہیں

مثلِ تو چُوں شُبہِ ایزد در ہمہ عالم محال
خُدا کی نظیر کی طرح تمام عالم میں آپ کی نظیر محال ہے

وَر بُود ممکن نہ اِلّا رحمۃُ اللعالمین
اور اگر ممکن ہے تو سوائے حضرت رحمۃُ للعالمین (اور حضرت خیرالمرسلینؐ کے دُوسرا نہیں)

کاتبِ دیوانِ اُمتِ مُوسیٰؑ دریاشگاف
مُوسیٰؑ کہ جن کے لیے دریا پھٹ گیا آپ کے دیوان کے کاتب ہیں

پردہ دارِ بامِ قصرت عیسیٰؑ گردُوں نشیں
عیسیٰؑ گردُوں نشیں آپ کے محل کے کوٹھے کے دربان ہیں

از عطائے دستِ فیّاضِ تو دریا مُستفیض
آپ کے سخی ہاتھ کے فیض سے دریا بھی فیض اُٹھاتا ہے

وز ریاضِ نزہتِ طبعِ تو رضوان خوشہ چیں
اور آپ کی پاکیزہ طبیعت کے باغوں کا رضوان مالکِ جنت خوشہ چیں ہے

نقشبندِ کاف و نون از بدوِ فطرت تا کنُوں
کاف و نون (یعنی کن) سے پیدا کرنے والے نے خلقت کی ابتدا سے اس وقت تک

ناکشیدہ چُوں مہِ رُخسارِ تو نقشِ مُبیں
آپ کے رُخسار کے چاند جیسا کوئی روشن نقشہ نہیں بنایا

عالمِ علمِ لَدُنّی شہسوارِ لوکشف
عِلمِ لَدُنی (یعنی خُداداد) کے عالم (اسرار) لوکشف کے شہسوار

Presented by www.ziaraat.com

ناصرِ دین نفسِ پیغمبر امامُ المتقین

دین کے مددگار، پیغمبر خدا کی جان پرہیزگاروں کے پیشوا

ناشنیدہ از زمانِ مہد تا پایانِ عمر

گہوارے کے زمانہ سے لے کر آخر عمر تک

بے رضائے حق ز تو حرفے کراماً کاتبین

خدا کی خوشنودی کے سوا کوئی حرف آپکے اعمال کے بزرگ کاتبوں نے نہیں سنا

آنکہ مداحش خدا ہمدم رسول اللہ بود

وہ جناب جن کا خدائے تعالیٰ مداح اور رسول اللہ ہمدم ہوں

گر کسے ہمتاش باشد ہم رسول اللہ بود

اگر کوئی اُن کا مثل ہو سکتا ہے تو وہ رسول اللہ ہی تھے

(۲)

اے بغیر از مصطفےٰ نابود ہمتائے تو کس

اے وہ جناب کہ حضرت محمدؐ مصطفےٰ کے سوا کوئی آپ کا مثل نہیں

بستہ بر مہرِ تو ایزد مہرِ حورُ العین بس

آپ کی محبت کو ایزد پاک نے فراخ چشم حورانِ بہشت کا مہر قرار دیا ہے

مہرۂ مہر از گلوئے صبح بر نادر فلک

آفتاب کی ٹکیا کو صبح کے گلے سے فلک نہ نکلنے دے

گر نہ از مہرت بر آید صبحِ صادق را نفس

اگر صبح صادق آپ کی محبت کا دم نہ بھرے

کاروانِ سالارِ جاہت چوں کند آہنگِ راہ

آپ کے مرتبہ کا قافلہ سالار جب کوچ کا ارادہ کرتا ہے تو

چرخ را بر دست پیش آہنگ بندد چوں جرس

چرخ کو بجائے گھنٹہ کے اپنے آگے دھر لیتا ہے

ضربتِ دست تو ار دستاں بدیدے در مصاف

اگر میدانِ جنگ میں رستم کا باپ آپ کے ہاتھ کی ضرب دیکھتا

مرغِ روحش بیگماں از بیم بشکستی قفس

تو خوف سے اُس کا مُرغ رُوح (جسم کا) پنجرا توڑ ڈالتا

ور شکوہت را بمیزانِ معانی برکشند

اگر آپ کی شان و شوکت کو حقیقت کی ترازو میں رکھیں

از رہِ خفت کم آید بوقبیس از یک عدس

تو خفت کے باعث بوقبیس پہاڑ ایک مسور کے دانے سے بھی کم اترے

Presented by www.ziaraat.com

باشکوہ صولتت دستاں نیاید در شمار
آپ کی ہیبت کے شکوہ کے سامنے بہادروں کی کوئی گنتی نہیں

در پرِ عنقائے مغرب کے شکوہ آرد مگس
دُور دراز کے جانے والے عنقا کے پر کے سامنے مکھی کی کیا ہستی ہے

چیست با قدرت سپہر و کیست بارائے تو مہر
آپ کے وقار و عظمت کے سامنے آسمان کیا چیز ہے اور آپکی روشن رائے و تدبیر کے

زاں ز قدرت مستعار و دیں ز رایت مقتبس
مقابل سورج کیا ہے وہ آپکی عظمت و وقار سے آسمان کی بلندی عاریت لی گئی ہے اور آفتاب

گر دلِ دریا عطایت موج بر گردوں زند
آپکی رائے سے اخذ کیا گیا ہے۔ اگر آپکا دریا بخش دینے والا دل آسمان پر موج زنی کرے

لجہ گردوں دراں گرداں نماید ہمچو خس
تو آسمان تنکے کی طرح پھرتا ہوا نظر آئے

اندراں میداں کہ مرداں سعادت جوئی را
جس میدان میں کہ سعادت کے متلاشی مردوں کے

از رہِ مردی عناں از دست بر باید فرس
ہاتھ سے مردانگی کی صورت سے باگ لے کر گھوڑا اڑاتے ہیں

نشترِ شمشیرِ شیراں رفتے در شریاں نہد
تو شیروں کی تلواروں کے نشتر رگوں میں در آتے ہیں

چوں طبیبِ مرگ گیرد ساعدِ جاں را مجس
اور موت کے طبیب کے مانند جان کی کلائی کی نبض دیکھنے لگتے ہیں

از میانِ مشرقِ میداں بر آئی مہر وار
تو آپ میدان کے مشرق میں سے سورج کی مانند اس طرح نکلتے ہیں

رایتِ نصرت ز پیش و رایتِ دولت ز پس
کہ فتح مندی کا جھنڈا آگے آگے ہوتا ہے اور دولتمندی کا نشان پیچھے پیچھے

خلقِ ہفت اقلیم اگر آں روز ہمداستاں شوند
اگر ہفت اقلیم کی خلقت اس روز متفق ہو جائے

از رہِ مردی نیارد تابِ میدانِ تو کس
تو بھی آپ کی مردانگی کے مقابلہ کی کسی میں تاب نہ ہو

صورتِ گردد مجسّم فتح گوید آشکار
فتح مجسّم و متشکّل ہو کر پکار کر کہے

لافتیٰ الّا علی لاسیف الّا ذوالفقار
کہ علیؑ کے سوا جوان نہیں اور ذوالفقار کے سوا تلوار نہیں

Presented by www.ziaraat.com

(۳)

اے سپہر عظمت از قدرِ تو زیور یافتہ
اے وہ جناب کہ عظمت کے آسماں نے آپکی شان سے زینت پائی

آفتاب از سایۂ چترِ تو افسر یافتہ
آفتاب نے آپ ہی کے چتر کے سایہ سے تاج پایا

از غبارِ درگہِ عرش احترامت آشکار
آپ کے عرش احترام درگاہ کے غبار سے ظاہر ہے

کیمیا گر نسخۂ گوگرد احمر یافتہ
کیمیا گر نے سرخ گندھک کا نسخہ پایا

بر امید نقش روئیت دست نقاش ازل
آپ کے روئے مبارک کے نقشے کی امید پر نقاشِ ازل نے

نقشہا بربستہ لیکن چوں تو کمتر یافتہ
بہت سے نقشے کھینچے لیکن آپ جیسا کم پایا

ہر کہ دستت را بدریا کرد نسبت بیگماں
جس نے آپ کے ہاتھوں کو دریا سے نسبت دی اس نے بیشک

رشحۂ دست ترا دریائے اخضر یافتہ
آپ کے ہاتھ کے ذرا سے چھینٹے کو دریائے اخضر پایا

روزِ فتح الباب تو بر دست دریا بارِ تو
دروازہ کھولنے کے دن آپ کے ہاتھ کے سمندر پر

نسر طائر را فلک چوں بط شناور یافتہ
مرغِ نسر (ایک ستارہ کا نام ہے) کو آسمان نے بط کی طرح تیرتا ہوا پایا

ہر کہ مہرِ مہرِ تو بر صفحۂ جان نقش کرد
جس نے آپ کی محبت کے سورج کا جان کے صفحہ پر نقش کھینچا

مخزنِ دل را چو کان زر تونگر یافتہ
تو دل کے خزانے کو سونے کی کان کی طرح دولت مند پایا

بازِ قدرت ہر کجا بال جلالت کردہ باز
آپ کی قدرت کے باز نے جس جگہ جلال کے بازو کھولے

طائرانِ سدرہ را در زیرِ شہپر یافتہ
تو سدرہ کے پرندوں (فرشتوں) کو پروں کے نیچے پایا

ہر کہ اندر آفرینش لاف بالائی زدہ
عالم میں جس نے بلندی کی شیخی ماری

Presented by www.ziaraat.com

رفعت راز آفرینش پایہ برتر یافتہ
تو آپ کی بلندی کے پائے کو ابتدائے خلقت سے آج تک سے برتر پایا

ہر کہ دست حاجت بر جود تو برداشتہ
جس نے کہ حاجت کا ہاتھ آپ کی بخشش پر اٹھایا

تا قیامت دست خود را حاجت آور یافتہ
تو قیامت تک اپنے ہاتھ کو حاجتوں کا پورا کرنے والا پایا

با خدا و مصطفیٰ رائے تو یک رو داشتہ
آپ کی رائے خدا و مصطفیٰ کی مرضی کے موافق ہے

از خدا و مصطفیٰ شمشیر و دختر یافتہ
خدا و مصطفیٰ سے تلوار اور بیٹی پائی

ساقی کوثر نہ چنداں مدح باشد مر ترا
ساقی کوثر کچھ آپ کی بڑی تعریف نہیں ہے

اے ز تو دریائے فطرت کان گوہر یافتہ
آپ وہ ہیں کہ ایجاد کے دریا نے آپ سے گوہر کی کان پائی ہے

با صفائے گوہر پاک تو رضواں سالہا
آپ کے گوہر کی پاکیزگی کے مقابلہ میں رضواں نے برسوں تک

خاک عجلت بر جبیں آب کوثر یافتہ
شرمندگی کی خاک آب کوثر کی پیشانی پر پائی ہے

گر نہ بودے ذات پاکت آفرینش را سبب
اگر آپ کی ذات پاک پیدائش کا سبب نہ ہوتی

تا ابد حوا سترون بودے و آدم عذب
ہمیشہ حوا بانجھ رہتیں اور آدم بے تخم رہتے

(۴)

اے معظم کعبۂ اصل از بیان مصطفیٰ
آپ بیان مصطفیٰ سے اصل کعبہ معظم ہیں

قبلۂ دنیا و دیں جان جہان مصطفیٰ
دنیا اور دین کے قبلہ اور جہان مصطفیٰ کی جان ہیں

از نقود گوہر معنی لبالب شد دہاں
معنی کے جواہرات کی نقدی سے دہن مبارک لبالب ہوگیا

تا نہادی لب بہ صورت بر دہان مصطفیٰ
جب سے ظاہر میں آپ نے محمد مصطفیٰ کے منہ پر لب رکھے

Presented by www.ziaraat.com

رہروان عالم تحقیق را نا بُودہ راہ
عالم تحقیق کے رستہ چلنے والوں کو رستہ نہیں مل سکتا

بے زمین بوُس درت بر آستان مصطفےٰ
بغیر آپ کے دروازہ کی زمیں بوسی کے حضرت محمد مصطفےٰ کی چوکھٹ پر

اے باستحقاق بعد از مصطفےٰ غیر از تو کس
استحقاق کے ساتھ بعد حضرت محمد مصطفےٰ آپ کے سوا

نا نہادہ پائے تمکیں بر مکان مصطفےٰ
کسی نے آنحضرتؐ کی جگہ پر رُتبہ کا قدم نہیں رکھا

گرچہ در عالم باقبال تو شاہا کردہ ام
اے شاہدیں اگرچہ آپ کے اِقبال سے عالم میں مَیں نے وُہ کام کیا ہے

آنچہ حسّان کرد در وقت و زمان مصطفےٰ
جو حسّان نے حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے زمانہ میں کیا تھا

لاف مدّاحی دریں حضرت نمی آرم زدن
لیکن مدّاحی کی لاف اس درگاہ میں نہیں مار سکتا

اے ثنا خوان تو ایزد از زبان مصطفےٰ
آپ وُہ ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ کی زبان سے آپ کا ثنا خواں پروردگار ہے

تیغت آں ابر یست دریا دل کہ فتح الباب اُو
آپ کی تلوار ایک دریا دِل اَبر ہے۔ جس کی دروازہ کشائی

تازہ دارد ز آب نصرت بوُستان مصطفےٰ
بوستانِ مصطفےٰ کو فتح مندی کے پانی سے شاداب رکھتی ہے

تا سپہر شرع زو پُر نور شُد ہرگز نتافت
جس سے کہ شرع کے آسمان نے روشنی حاصل کی

از تو روشن تر مہے بر آسمان مصطفےٰ
ہرگز اِس سے روشن تر چاند آسمان مصطفےٰ پر نہیں چمکا

عرض حاجت بر تو حاجت نیست میدانی کہ چیست
عرض کرنے کی حاجت آپ کے سامنے ضروری نہیں کیونکہ آپ خوب جانتے ہیں

حالِ اخلاص من اندر خاندان مصطفےٰ
کہ خاندانِ مصطفےٰ کے ساتھ میرے اخلاص کا کیا حال ہے

رفعت بالائے اِمکاں صُورتِ ناممکن است
امکان سے بالا آپ کی رِفعت (کا تصوّر) ناممکن بات ہے

ور بُود ممکن بُود قدر و توان مصطفےٰ
اور اگر ممکن ہو تو وُہ قدرت و قوت مصطفےٰ ہی سے ہو سکتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

مِنتِ خلقم بجان آوُرد رحمے کُن شہا
خلقت کا اِحساں میری جان کو آگیا شاہا رحم کیجئے

وارہاں از منّت خلقم بجان مُصطفٰےؐ
اور مجھ کو احسانِ خلق سے چھڑائیے قسم ہے آپکو جانِ مصطفٰےؐ کی

از زبانِ خلق بر ناید صفاتِ ذاتِ تو
خلقت کی زباں سے آپ کی مدح ممکن نہیں

وَر بر آید نَے بوَد جُز از زبان مُصطفٰےؐ
اور اگر ہوسکتی ہے تو سوائے حضرت محمّد مصطفٰےؐ کی زبان کے نہیں ہوسکتی

روُئے رحمت بر متاب اے کام جانِ اَز روُئے من
اے مقصد و جان رحمت کا منہ مجھ سے نہ پھیریئے

حُرمتِ جانِ پیمبرؐ یک نظر کُن سُوئے من
پیمبرؐ کی جان کی حرمت کا واسطہ میری طرف ایک نظر کیجئے

(۵)

اے ستُونِ مرِ خُدایت یا امیرَالمومنینؑ
آپ کی تعریف خاص خُدا کی تعریف ہے اے امیرالمومنینؑ

خواندہ نفسِ مُصطفایتؐ یا امیرالمومنینؑ
اس نے آپ کو نفسِ مُصطفٰےؐ کہا ہے اے امیرالمومنینؑ

گر بدے بالاتر از عرشِ بریں جائے دگر
اگر عرشِ بریں سے بالاتر کوئی اور مقام ہوتا

گُفتمے کانجاست جایت یا امیرَالمومنینؑ
تو میں کہتا کہ وہ مقام آپ کی جگہ ہے اے امیرالمومنینؑ

آنچہ تُو شائستہ آنی زروُئے عزّ و جاہ
آپ عزّت و جاہ میں جس کے سزاوار ہیں

کَس نداند جُز خُدایت یا امیرالمومنینؑ
اُس کو سوائے خدا کے اور کون جانتا ہے یا امیرالمومنینؑ

سَرکشاں دَہر را آوردہٗ سرہا زیرِ حُکم
زمانہ کے سرکشوں کو زیرِ فرمان کر لیا

بازُوئے زورِ آزمایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کی زور آزمائی نے اے امیرالمومنینؑ

مَدح گر شائستہ ذاتِ تو باید گفت بس
اگر آپ کی مدح آپ کے لائق ہی کہی جائے تو بس

Presented by www.ziaraat.com

کیست تا گوید ثنایت یا امیرالمومنینؑ
وہ کون ہے جو آپ کی مدح کر سکے اے امیرالمومنینؑ

خازنانِ کان و دریا کیسہ ہا پُر ساختند
کان و دریا کے خزانچیوں نے تھیلیاں بھر لیں

روزِ بازارِ سخایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کی سخاوت کے بازار کے دن اے امیرالمومنینؑ

بسکہ لعل اندر دلِ کاں خاک بر سر می کُند
کان کے دل میں لعل خاک سر پر ڈالتا ہے

از دلِ دریا عطایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کے دریا جیسے بخشش کرنیوالے دل کے سبب یا امیرالمومنینؑ

از نسیمِ بادِ نو روزی نشاید کرد یاد
صہبائے نوروزی کی نسیم کو یاد نہ کرنا چاہیئے

پیشِ خُلقِ جاں فزایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کے جاں فزا خُلق کے سامنے یا امیرالمومنینؑ

خاطرِ ہمچو من شوریدہ خاطر کے کُند
مجھ جیسے پریشان خاطر کا دل

وصفِ ذاتِ کبریایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کی ذاتِ بزرگ کا وصف کب کر سکتا ہے یا امیرالمومنینؑ

آں چہ عیسیٰؑ از نفس می کرد رمزے بود و بس
عیسیٰ علیہ السلام جو پھونک سے کرتے تھے وہ ایک رمز تھا

از لبِ معجز نمایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کے معجز نما لب کا یا امیرالمومنینؑ

ما ہمہ از درگہِ لطفت گدائی می کنیم
ہم سب آپ کے لطف کی درگاہ پر سوال کرتے ہیں

اے ہمہ شاہاں گدایت یا امیرالمومنینؑ
اے وہ جناب کہ تمام بادشاہ آپ کے فقیر ہیں یا امیرالمومنینؑ

فہمِ انسانی چہ داند عزتِ کارِ ترا
آپ کے امر کی عزت انسان کی سمجھ میں کیا آ سکتی ہے

کافرینش بر نیاید بارِ مقدارِ ترا
کیونکہ عالم بھی آپ کی قدر کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا

Presented by www.ziaraat.com

(۶)

ایکہ فرمانِ قضا موقوفِ فرمانِ شما است

اے وہ جناب کہ تقدیر کا فرمان آپ کے فرمان پر موقوف ہے

دورِ دورانِ فلک دورے زِ دورانِ شما است

آسمان کی گردش کا دور آپ کے زمانہ کا ایک دور ہے

آفتابے کا سماں در سایۂ اقبالِ اوست

وہ آفتاب کہ آسمان اس کے اقبال کے سایہ میں ہے

پرتوے از لمعۂ کوئے گریبانِ شما است

وہ آپ کے گریبان کے کوچہ کی جھلک کا سایہ ہے

پیرِ مکتب خانۂ ابداع یعنی جبرئیل

ایجاد کے مکتب خانہ کا بڈھا جبرئیلؑ

باہمہ ذہن و ذکا طفلِ دبستانِ شما است

باوجود پورے ذہن اور تیزیٔ فہم آپکے مکتب خانہ کا بچہ ہے

ہر کجا در مجمعِ قرآں خدا را آیتے است

جہاں کہیں قرآن کے مجمع میں کوئی آیت ہے

از کمالِ فضل و رحمت خاصہ در شانِ شما است

نہایت فضل و رحمت کے سبب خاص آپ کی شان میں ہے

چشمۂ کز وے محیطِ آفرینش قطرۂ ایست

وہ چشمہ کہ دریائے عالم اس کا ایک قطرہ ہے

قطرۂ از لجّہ دریائے احسانِ شما است

وہ آپ کے دریائے احسان کے گرداب کا ایک قطرہ ہے

نسبتِ قدرِ تُرا با اوجِ گردوں چوں کنم

میں آپ کی عظمت کو آسمان کی بلندی سے کیونکر نسبت دوں

زانکہ اوجِ او حضیضِ قدرِ دربانِ شما است

اس واسطے کہ اس کی بلندی آپ کے قدر کے دربان کی پستی ہے

آنچہ گردوں را بدو چشمِ جہاں بیں روشن است

آسمان کو جو کچھ دو آنکھوں سے دکھائی دیتا ہے

جز دو قرصے نیست آں ہم فضلۂ خوانِ شما است

وہ دو روٹیاں ہیں کہ وہ بھی آپ کے دسترخوان کا پس خوردہ ہے

قبّۂ نہ چرخ را چوں دانہ برچیند زِ جا

نو۹ آسمانوں کے قبّہ کو دانے کی طرح لیتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

مُرغِ تعظیمے زجاں بربام ایوان شما است
وُہ عظمت کا مُرغ جُن لیتا ہے جو آپکے محل کی چھت پر ہے

ہر گہر کاندر ضمیر کان امکان قضا است
جو گوہرِ امکان کی پوشیدگی کے دل میں ہے

صُورتِ اظہار آں موقوف فرماں شما است
اُس کے اظہار کی صُورت آپ کے فرمان پر موقوف ہے

آنچہ از وے عالمِ امکاں غبارے بیش نیست
عالم امکاں جس کے سامنے ایک غبار سے زیادہ نہیں ہے

صُورت دہ چند زاں رُکنے ز ارکان شما است
اُس کی دس گنی صورت آپ کے ارکان کا ایک رُکن ہے

بندۂ بیچارہ کاشی از دل و جان سال و ماہ
بیچارہ غلام کاشی دل و جان سے برس اور مہینے

رُوز و شب در خطۂ آمل ثنا خوان شما است
رات اور دن خطۂ آمل میں آپ کا ثنا خواں ہے

بر درِ دولت سرایت رُوئے بر خاکِ نیاز
آپ کی درگاہ کے در دولت پر نیاز کی خاک پر منہ رکھے ہوئے

با دلِ پُر درد بر اُمّید درمان شما است
درد مند دِل کے ساتھ آپ کے عِلاج کی امید میں ہے

دردِ پنہاں پیش درماں چند نتواں داشتن
معالج کے سامنے اس قدر درد کو پوشیدہ نہیں کرنا چاہیئے

عاقلے نبود ز درماں دردِ پنہاں داشتن
طبیب سے درد کو چھپانا عقل مندی نہیں ہے

(۷)

تا نجف شد آفتابِ دیں و دولت را مقام
جب سے کہ نجف دیں اور دولت کا مقام ہوا ہے

خاکِ اُو دارد شرف بر زمزم و بیت الحرام
اُس کی خاک کو زمزم اور بیتُ الحرام پر شرف حاصل ہے

کعبۂ اصل است بیشک نزد اربابِ یقیں
اربابِ یقیں کے نزدیک بیشک وہ کعبہ ہے

زانکہ دارد عُروۃ الوثقائے دیں در وَے مقام
کیونکہ دین کا مضبوط سہارا وہاں مُقیم ہے

Presented by www.ziaraat.com

آفتابِ آسمانِ دین امیرالمومنینؑ
دین کے آسمان کے آفتاب امیرالمومنین

والیٔ مُلکِ ولایت حاکمِ دارُالسّلام
ملک ولایت کے والی بہشت کے حاکم

مُبطلِ بُنیادِ بدعت مُنشیٔ احکامِ وحی
بدعت کی بُنیاد کے مٹانے والے وحی کے احکام کے منشی

حاکمِ دین و شریعت دافعِ کفر و ظلام
دین و شریعت کے حاکم کفر اور تاریکی کے دفع کرنیوالے

سایۂ لُطفش بہ معنی گر نہ بُودے در جہاں
اگر اس کے لطف کا سایہ حقیقت میں جہاں کے اندر نہ ہوتا

صُورتے بُودے جہاں از روئے معنی ناتمام
تو حقیقتاً جہان ایک ناتمام صورت ہوتا

اے سریرِ سروری آوُردہ از جاہِ تو جاہ
اے وہ جناب کہ سرداری کے تخت کو آپکے رتبہ سے رتبہ مل گیا

وے جہانِ آفرینش بُردہ از نامِ تو نام
اور اے وہ جناب کہ عالمِ موجودات کو آپکے نام سے نام حاصل ہوا

بر سریرِ احتشامت آفتاب از ذرہ کم
آپ کے حشمت کے تخت پر آفتاب ایک ذرہ سے بھی کم ہے

بر زمینِ احترامت ذرّہ خورشید احترام
اور آپ کی حُرمت کی زمین پر ذرّہ خورشید کی طرح حرمت والا ہے

با شکوہ شقہ و دستارِ رُکنِ مسندت
آپ کے شقہ و دستار و مسند کے شکوہ کے سامنے

تاجِ جمشیدی چہ و تختِ سُلیمانی کدام
تاجِ جمشیدی کیا چیز ہے اور تختِ سلیمانی کی کیا ہستی

آنچہ در تعظیم و تمکینِ سُلیماں می رود
جو تعظیم اور توقیرِ سُلیمان کی ہوتی تھی

اندکے بُود آں ہم از تعظیمِ سلمانؑ تو وام
وہ آپ کے سلمان کی تعظیم میں سے کچھ قرض کے طور پر تھی

تیرِ تقدیرِ قضا پیوستہ در فرمانِ تُست
تقدیر کی تدبیر کا تیر ہمیشہ آپ کے فرمان میں ہے

ننہد از روئے ادب بیروں ز فرمانِ تو گام
اَدب کے سبب آپ کے فرمان سے باہر قدم نہیں رکھتا

Presented by www.ziaraat.com

نسبتت با زمرۂ انساں خطا باشد خطا
آپ کو گروہ انساں سے نسبت دینا خطا ہے خطا ہے

گوہر پاکیزہ جوہر را چہ نسبت با رخام
پاکیزہ گوہر کو بھلا پتھر سے کیا نسبت ہے

مثل تو جز مصطفیٰ صورت نہ بندد عقل را
عقل میں آپکا نظیر سوائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے کوئی دکھائی نہیں دیتا

معنی ایمان ما اینست روشن والسلام
ہمارے ایمان کے روشن معنی یہی ہیں والسلام

زائران روضہ ات را بر در خلد برین
آپ کے روضہ کے زائروں کو خلد کے دروازوں پر

می رسد آواز طبتم فادخلوہا خالدین
آواز آتی ہے کہ طبتم فادخلوہا خالدین یعنی تم پاک ہو گئے اور ہمیشہ کیلئے اسمیں داخل ہوجاؤ

کردہ ام این نذر مولائے نجف
گر قبول افتد زہے عز و شرف

تمنا مرشد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مالک کیا ہے تو نے جسے مشرقین کا
جس کے لیے ہے غلغلہ شور وشین کا
لخت جگر ہے فاتح بدر و حنین کا
صدقہ جناب فاطمہؑ کے نور عین کا

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خون حسینؑ کا

یا رازق العباد و یا خالق النجوم
بندوں پہ تیرا فضل و کرم ہے علی العموم
یا دافع البلاء و یا کاشف الغموم
گردش میں آج کل ہے مرا بخت شوم

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خون حسینؑ کا

مختار کائنات ہے اے رب پاک ذات
تیرے سوا نہیں ہے کسی کو کہیں ثبات
مردے کو بخش دیتا ہے تو خضر کی حیات
صدقہ رسول پاک کا دے رنج سے نجات

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خون حسینؑ کا

تو بادشاہ خلق ہے اے رب مشرقین
یارب ادا ہو جلد مرے سر سے سب کا دین
تسکین تجھ سے ہوتی ہے دل کو جگر کو چین
مطلوب سے ملا دے پئے فاتح حنین

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خون حسینؑ کا

Presented by www.ziaraat.com

توسب کا کارساز ہے اے ربِ بے نیاز
ظاہر ہے تجھ پہ جو کہ ہے بندے کے دل میں راز
محمود تیرا نام ہے بندہ ہوں میں ایاز
تیرے سوا ہے کون کروں جس پہ آج ناز

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

حاجت روائی کر مری اے ربِ دوسرا
معبود تیرا عبد ہے آفت میں مبتلا
صدقہ نبیؐ کی رُوح کا کر رنج سے رہا
تیرے سوا میں کس سے کہوں دل کا مدّعا

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

جیسا تو بادشاہ ہے ویسا ہی ہے وزیر
رحمت سے تیری پایا ہے کیا رتبہ کثیر
تیرے وزیر کا نہیں کونین میں نظیر
اُمّت کا خیر خواہ رسُولوں کا دستگیر

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

محبوبِ کبریا ہے لقب شافعِ انام
جبریلؑ در پہ لاتے تھے جسکے سدا پیام
گردوں پہ قدسیوں نے کیا ہے جسے سلام
صدقہ میں اس کے بخش دے میرے گنہ تمام

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

یارب ترے نبیؐ کا وصیؑ بھی ہے لاجواب
تیری جناب سے اُسے کیا کیا ملے خطاب
وہ آفتابِ دیں ہے تو حیدرؑ ہے ماہتاب
خیبر کشا امیرِ عرب اور بُوترابؑ

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

رُتبے علیؑ کے سب پہ ہیں عالم میں آشکار
زوجہ ملی بتولؑ سی حیدرؑ کو غمگسار

بنتِ رسُول مریم و حوّا کا اِفتخار
دیتا ہوں واسطہ اسی بی بی کا کردگار

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

یارب میں تجھ کو دیتا ہوں شبّرؑ کا واسطہ
جو زہر سے شہید تری راہ میں ہُوا
جس کو خطاب سیّدِ مسموم کا ملا
صدقہ حسنؑ کی رُوح کا امداد کر خدا

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

اے کردگار بہرِ شہنشاہِ کربلا
یارب ہُوا ہے جو کہ تری راہ میں فدا
مدّاح کو حسینؑ کے کر رنج سے رہا
دیتا ہوں واسطہ میں اسی رُوحِ پاک کا

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

جس نے کہ تیری راہ میں سب گھر کیا نثار
نوکِ سناں سے جس کا کلیجہ ہُوا فگار
شانے ہُوئے ہیں جس کے تہِ تیغ آبدار
بہرِ جنابِ زینبؑ و کلثومؑ کردگار

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

یارب ہوا ہے جو کہ تری راہ میں اسیر
دادا کو جس کے تُو نے کیا خلق کا امیر
نوکِ سناں سے جسکو ستاتے رہے شریر
زین العبؑا کا واسطہ اے قادر و قدیر

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

اے کردگار طفلی میں جو قید میں رہا
حلقہ رسن کا جسکے گلے میں بندھا رہا
بابا کے ساتھ شام میں جس پر ہُوئی جفا
صدقہ امامِ باقرؑ عالی مقام کا

Presented by www.ziaraat.com

سامان شتاب کر دے مرے دِل کے چین کا
پروردگار واسطہ خُونِ حسینؑ کا

یارب ہمارے جعفر صادقؑ جو ہیں امام
جس نے تری جناب سے پایا ہے احتشام
روضہ پہ جسکے آتے ہیں قُدسی پئے سلام
حاصل ہوں دل کے مقصد و مطلب مرے تمام

سامان شتاب کر دے مرے دِل کے چین کا
پروردگار واسطہ خُونِ حسینؑ کا

اے ذوالجلال مُوسیٰ کاظمؑ ہے جنکا نام
جنکو جہاں میں ساتواں تو نے کیا امام
اور اپنے قُربِ خاص میں تُو نے دیا مقام
دُنیا میں مومنیں رہیں مسرور و شاد کام

سامان شتاب کر دے مرے دِل کے چین کا
پروردگار واسطہ خُونِ حسینؑ کا

بہرِ رضاؑ نجات دے اے کُل کے بادشاہ
خشکی میں میری ہوتی ہے کشتی یہاں تباہ
روضہ کو جس کے تو نے کیا عرش بارگاہ
اُس کے غلام پر بھی رہے لُطف کی نگاہ

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خُونِ حسینؑ کا

یارَب نقیؑ ہے جو کہ دو عالم کا مقتدا
تقویٰ بھی جس کے نام سے مُمتاز ہوگیا
مذکور جس کا آیا ہے قرآں میں جابجا
اس دامِ قرض سے مجھے اب جلد کر رہا

سامان شتاب کر دے مرے دِل کے چین کا
پروردگار واسطہ خُونِ حسینؑ کا

دے کر نقیؑ کا واسطہ کرتا ہُوں یہ دُعا
دل جِس سے ہو غنی مجھے دولت وہ کر عطا
کھٹکا نہ ہو صراط کا نے خوف حشر کا
برکت دے میرے رزق میں یارب دوسرا

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا

پروردگار واسطہ خُونِ حسینؑ کا

بہرِ امام عسکریؑ اے خالقِ انام
دُنیا کے رنج دُور ہوں اور دل ہو شاد کام
حاصل ہو مجھ کو دولتِ اِقبال و احتشام
اعدائے دین ذلیل رہیں خلق میں مُدام

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خُونِ حسینؑ کا

یارَب ہمارے مہدیِؑ ہادی جو ہیں امام
دینِ نبیؐ کا جن سے کہ ہو ویگا احترام
جو مُشرکوں سے خلق میں لیویں گے انتقام
سوگند انکی دیتا ہوں اے ربِّ خاص و عام

سامان شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خُونِ حسینؑ کا

بہرِ سکینہؑ بانوئے دلگیر اے خُدا
دِکھلا دے جلد مرقدِ سُلطانِ کربلا
مارا گیا جو تیر سے اصغرؑ سا مہ لقا
تیری جناب میں ہے یہ مہدی کی التجا

سامان شتاب کر دے مرے دِل کے چین کا
پروردگار واسطہ خُونِ حسینؑ کا

دیگر

پیدا کئے ہیں نور سے حق نے یہ پنجتن
احمدؐ علیؑ بتولؑ حسینؑ اور حسنؑ امام
ہے حل مشکلات کی میرے یہی جتن
مشکل کے وقت آپ سے کہتا ہُوں یہ سخن

مشکل پڑی ہے سر پہ مرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کر و یا شاہِ پنجتنؑ

اوّل رسُولِ پاکؐ سے کرتا ہوں یہ سوال
دریائے غم سے جلد لیجیے مولا مجھے نکال
ہیگا جہاز چرخ میں میرا شکستہ حال
ہو نا خُدا ئے دیں مری کشتی کو تو سنبھال

مشکل پڑی ہے سر پہ مرے آکے اب کٹھن

مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

بعد از نبیؐ تمھیں ہو وصی شیرِ کردگار
کرتا ہوں عرض آپ سے یا شاہِ ذوالفقار
اب آ پھنسی ہے ناؤ میری بیچ منجدھار
مشکلکشا علیؑ میرے بیڑے کو پار اُتار

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آ کے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

زوجہ علیؑ کی فاطمہؑ ہیں دخترِ رسولؐ
اُن سے بھی باادب میں یہ کہتا ہوں دل ملول
بہرِ خدا یہ عرض میری اب کرو قبول
مشکل شتاب حل ہو زیادہ نہ ہووے طول

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آ کے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

کہتا ہوں پھر حسنؑ سے کہ یا حضرتِ امام
اس بیکسی کے وقت میں آؤ ہمارے کام
ڈوبا ہوں چاہِ غم میں نکالو مجھے امام
ہو دستگیر خلق کے لو ہاتھ میرا تھام

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آ کے اب کٹھن
مُشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

کہتا ہوں پھر حسینؑ سے اس طرح برملا
تم بھی میری مدد کرو یا شاہِ کربلا
اس آتشِ الم نے مرا دل کو دیا جلا
آیا ہے غم جدھر سے اُدھر جاوے یہ چلا

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آ کے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

گندمؑ انھوں نے کھایا تو انکا ہوا یہ حال
آدمؑ کو جب بہشت سے حق نے دیا نکال
روتے پھرے وہ کوہ پہ گر کر ہزار سال
لاچار ہو انھوں نے بھی تم سے کیا سوال

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آ کے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

آرا نہ چیرتا ذکریا کو تا کمر
وہ ذکرِ پنجتن سے پناہ مانگتے اگر
ہوتا جو موم بنتا وہ فولاد کا خنجر
کہتے اگر پکار کے یا شاہ لو خبر

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آ کے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

آیا عتابِ حق کا سلیماںؑ پہ جس گھڑی
تھی ہاتھ میں انگوٹھی وہ دریا میں گر پڑی
گم ہو گئی تھی سلطنت دیو اور پری
تب سُوئے آسماں پکارے تھے یوں نبیؐ

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آ کے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

ایوبؑ کے بدن کو تھے جب کھا گئے کرم
تھا ضعف اس قدر کہ لبوں پہ تھا آیا دم
آئی ندا یہ ان کو کریں گے قبول ہم
ایوبؑ اس کلام کو تم پڑھ لو دم بدم

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آ کے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

یونسؑ نبی کو جبکہ تھی مچھلی نگل گئی
حیران مضطرب تھے نہایت وہ اس گھڑی
کی جستجو بہت ہی یہ مشکل نہ حل ہوئی
آخر شکمِ ماہی کے فریاد کی یہی

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آ کے اب کٹھن
مُشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

حیرت کا یہ مقام ہے اور گو مگو کی بات
ارض و سما نہ ہوتا نہ دن ہوتا اور نہ رات
پیدا اگر نہ کرتا خدا پنجتن کی ذات
آساں کبھی نہ ہوتیں زمانے کی مشکلات

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آ کے اب کٹھن
مُشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

ازبس جو کوئی مومن با اعتقاد ہو
اور اس کو نام پنجتنِ پاک یاد ہو

Presented by www.ziaraat.com

پھر کیوں نہ تیرے لُطف و عنایت سے شاد ہو | آسان ہو جو کیسی بھی مشکل مُراد ہو

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

مِن بعد مُصطفےٰ کہ ہیں برحق وصی علیؑ | تم شاہِ دو جہاں ہو میں بندہ جعفری
رکھ لیجو شرم میری بھی در دورِ آخری | محتاج بس کسی کا نہ کیجو مجھے کبھی

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

دیگر

یا علیؑ مشکلکشا کل انبیاء کے واسطے | عرض سُن لیجئے مری خیر النسا کیواسطے
اپنے جان و دل جناب مُجتبےٰ کے واسطے | سیّدِ مظلوم مذبوح قفا کے واسطے

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرُ الوریٰ کے واسطے

تو ہے ہمنام خدا بے شبہ اے عالی جناب | سیکڑوں ہیں نام گر لکھوں تو ہووے اک کتاب
گر تو مدد فرمائیے اُنکا ہو مجھ سے انتخاب | رُوئے رحمت از من برگشتہ قسمت برمتاب

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرُ الوریٰ کے واسطے

نامہائے پاک کا منظور ہے اب انتخاب | جس قدر مشہور ہیں لکھتا ہوں اے عالیجناب
حل کرو مشکل مری اے شافعِ یوم الحساب | یا علیؑ یا ایلیا یا ابُوالحسن یا بوتراب

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرُ الوریٰ کے واسطے

آپکو مشکل میں سب کہتے ہیں یا مشکلکشا | عرش پر جبریلؑ کے وردِ زباں ہیں مرتضیٰؑ

وقتِ مشکل حضرت عیسیٰؑ پکارے ایلیا | ایسا مولا چھوڑ کر جائے کہاں یہ بینوا

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

یا علیؑ قومِ نصیری تم کو کہتی ہے خُدا | بندے تم کو کہتے ہیں شیرِ خُدا یا مرتضیٰؑ
صادق و صدیق و مصداق اور ہو کشف الوریٰ | صدق دل سے اب یہی ہے میرا عرضِ مدعا

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کیواسطے

عرش پر تو ہے امیر المومنینؑ نام آپ کا | حیدر و صفدر لنفیس کہتے ہیں جن ہے مقتدا
چین کے سب رہنے والے کہتے ہیں حب اُلورا | دُور ہو میرا مرض اب جلد یا مُشکلکُشا

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آپ کا اسمِ معظم ہر فلک پر ہے جُدا | ہے مُدکّی ایک پر اور دوسرے پر ذُوالعُلا
قاسم فردوس و جنّت تم کو خالق نے کہا | پھیر دو دستِ کرم مجھ پر بھی اے دستِ خُدا

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آسمانِ سیومی پر آپ ہیں عبد الحمید | چرخِ چہارم پر ہوئے مشہور تم عبد المجید
شہر تابئب میں تمہیں تمہید کہتے ہیں سعید | دُور کرنا اس مرض کا کچھ نہیں تم سے بعید

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آسمانِ پنجمین پر ہے معین نام آپ کا | چرخِ سادس پر سماطیل آپ خالق نے کہا
مشرکوں نے موتِ احمر نام حضرت کا رکھا | ہیں شیاطیں آپ کو قدسیہ کہتے جابجا

Presented by www.ziaraat.com

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آپکو رُوحُ القدس اُستاد کہتے ہیں سدا
ہو وصی احمد کے اور نائب خدا کے شک ہے کیا
آسمان ہفتمیں پر نام ہے رَبُّ العُلا
میری بھی فریاد سن لو اے شہِ خیبر کُشا

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

کنکعو کہتے ہیں مولا آپ کو اہلِ عجم
سب عرب کہتے ہیں حضرت کو ولی باصد حشم
لوح پر ہے قبل اور ہلیسوم بالائے قلم
اس مرض سے دو نجات اب مجھکو اے شاہِ اُمم

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

اور یا لکھا ہے اسمیں ہے نے جب دیکھی زبور
روم میں بطریسا کہہ کرتے ہیں غم اپنا دُور
فلسفہ میں یوشعہ کہتے ہیں اے خالق کے نور
ازمنی کہتے ہیں فرق آپکو یا صد سرور

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

جب کتاب تثلیث دیکھی یا امامُ المشرقین
فرقہ جن میں لکھا ہے آپکو شاہِ حُنین
جا بجا اُسمیں لکھا ہے نام تیرا احمر عین
رات دن میں ایک پل بھی اب نہیں ملتا ہے چین

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آپکا دریا لکھا انجیل میں خالق نے نام
شامیوعلیں نام ہے سرخیل حضرت کا مدام
کہتے ہیں عبرانی میں بلقاطلس ہر صبح و شام
اور بربر ترکی دو ضران ہیں ہر شاہِ انام

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے

دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

اہلِ فارس آپ کو فیروز کہتے ہیں جناب
نُوح کی کشتی پہ خالق کا ہوا جسدم عتاب
کاہناں دہر میں حضرت کا نودی ہے خطاب
کھلے فروق آپکو چلایا سرِ اک شیخ و شتاب

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

دین کا رہبر سبھی کہتے ہیں تم کو یا علیؑ
ساری دنیا کے ہو ہادی اور پیمبرؐ کے وصی
سب دمشقی بوعلی کہتے ہیں تم کو یا ولی
چھوڑ کر حضرت کا در کس سے بھلا ہوں ملتجی

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

نام حضرت کا ہے جنّت میں سراج الانبیا
نامِ اقدس آپکا ہے اصفہاں میں بوفلا
مصر میں کہتے ہیں مصری آپ کو ام الوفا
ہے مری اب عرض تم سے یا امامِ دوسرا

یا علی و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

کر خیونمیں نام اقدس ہے تمہارا اتقیا
اور نصیری جانتے ہیں آپ کو اپنا خدا
کہتے ہیں اہلِ خطا اپنی زباں سے اولیا
ایک حاجت میں بھی اب لایا ہوں اے حاجت روا

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰؐ کے واسطے

استقالوس ازمنی کہتے ہیں حضرت کو سدا
کعبہ میں اکثر ہیں کہتے آپ کو بیت الورا
شہسوار لوکشف کہتے ہیں سالے انبیا
راہ بتلاتے ہو سب کو تم ہو کل کے رہنما

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰؐ کے واسطے

Presented by www.ziaraat.com

حق نے بھیجی تیغ و دلدل آپکو بیشک ز رب
کر دیئے ظاہر خدا نے آپ پر اسرارِ غیب
تابع فرماں ترے ہیں آدم و شیث و شعیب
سب اطبا اب تو ہیں میری دوا میں سر بجیب

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

قولِ فردوسی ہے تم ہو حاکمِ نصِ جلی
اِک زمانہ جانتا ہے آپ ہیں حق کے ولی
ہیں عراقی میر کل اور طوسی کہتے ہیں صفی
مجھ کو بھی آقا نہ ہوے اُس مرض سے بیکلی

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

پیرِ پیراں میرِ میراں جانتے ہیں سب فقیر
والدہ نے آپ کی اکثر کہا ہے بو عشیر
شاہِ مرداں اور موجیلاں کہتے ہیں زنگی فقیر
عارضہ سے حال اب ہے غیر اے کل کے امیر

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آپ تاج الاولیا ہیں افتخارِ ہر نبی
شاعروں نے بارہا لکھا تمھیں ہادی رضی
وقتِ مشکل انبیا نے بھی پڑھی نادِ علیؑ
تم سوا بخشے مرض سے کون مجکو مخلصی

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

مطمئن دیکھا گیا توریت میں شاہِ زمن
رُوم میں شاہِ نجف اور ذوالکواکب در ختن
کہتے ہیں نصرت زمانہ میں تمھیں اہلِ یمن
ایسا آقا جس کا ہو وہ ہو مرض سے خستہ تن

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

شاہِ مرداں شیرِ یزداں اسکے یہ سب ہیں نام
وقتِ مشکل ہر نبی کے آپ ہی آئے ہیں کام

تم کو حیدر میرِ کوثر کہتے ہیں سب خاص و عام
دفع ہو جائے مرض دو اُس دوا کا مجکو جام

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

حیدرِ کرار و جرارِ دلاور ہو تمھیں
قاسمِ نار و جناں تسنیم و کوثر ہو تمھیں
دستگیر و ناصر و حامی دیاور ہو تمھیں
فاتحِ بدر و حنین و جنگِ خیبر ہو تمھیں

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

مہبطِ نورِ الٰہی ہو شرف سب ہیں حصول
معدنِ علمِ لدنی پاک دامادِ رسولؐ
مخزنِ سرِ سلونی شاہِ دیں زوجِ بتول
خاتمہ ناموں کا ہے ہوئے دعا میری قبول

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

نامِ نامی آپکے لاکھوں ہیں اے خیبر کشا
زمزم و یعسوبِ دیں ہو ابنِ عمِ مصطفیٰ
اِک زمانہ آپ کو کہتا ہے تاج الاوصیا
چرخ پر بدر الدجیٰ اور علم کے در ہو شہا

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

نامہائے پاک حضرت ہیں جہاں میں بیشمار
ہر بلائے تو شود دور ایں بخواں بعتقاد بار
ایک بھی تم سا نہیں دونوں جہاں میں باوقار
لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

سب جگہ سے جمع کر کے نام لکھے ہیں شہا
ہیں سوا سو نام گن لو شک نہیں اسمیں ذرا
جو کوئی پوچھے ہیں کتنے نام فوراً دوں بتا
صدقہ ان ناموں کا ہو جاؤں مرض سے میں رہا

Presented by www.ziaraat.com

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرالوریٰ کے واسطے

آپکو اللہ نے بھیجی ہے مولا ذوالفقار
جو نجف میں دفن ہو ہرگز نہیں اُسکو فشار
شاہدیں سائل کو بخشی تم نے اونٹوں کی قطار
مَیں بھی اِک ادنیٰ گدا ہوں عرض ہے یہ بار بار

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرالوریٰ کے واسطے

بار ہا تم نے مدد مولا رسولوں کی بھی کی
چاہ سے یوسف کو تم نے آن کے دی مخلصی
بطنِ ماہی میں اماں یونس کو مولا تم نے دی
اپنے خادم کی خبر لو بیکسی میں یا علیؑ

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرالوریٰ کے واسطے

یا علیؑ تم کو جنابِ کبریا کا واسطہ
یا علیؑ دیتا ہوں میں خیرالورا کا واسطہ
یا علیؑ سُن لیجیے خیر النساء کا واسطہ
یا علیؑ آؤ جنابِ مجتبےٰ کا واسطہ

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرالوریٰ کے واسطے

واسطہ خونِ شہیدِ کربلا کا یا علیؑ
واسطہ دیتا ہوں میں زین العبا کا یا علیؑ
واسطہ باقرؑ شہِ ہر دوسرا کا یا علیؑ
واسطہ جعفرؑ امام و مقتدا کا یا علیؑ

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرالوریٰ کے واسطے

حضرت موسیٰ کاظمؑ باصفا کا واسطہ
ہو نمیں رضوی دیتا ہوں حضرت رضاؑ کا واسطہ
اب تقیؑ حضرت نقیؑ پیشوا کا واسطہ
اور حضرت عسکریؑ باصفا کا واسطہ

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے

دُور کر میرا مرض خیرالوریٰ کے واسطے

اب جنابِ مہدیٔ ہادی کا صدقہ یا امام
جو مرض لاحق ہیں مجھ کو دفع ہو جائیں تمام
رات مستقل فکر اسکی ہی رہتی ہے مجکو صبح و شام
حل کرو مشکل مری اے بادشاہ خاص و عام

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرالوریٰ کے واسطے

ایک دل اور غم ہے بیحد مجکو اے دستِ خدا
غیر سے کہنے کا ہے انکار اے بدر الدجا
حال میرا آپ پر ظاہر ہے اے شاہِ ہدا
دردِ دل کس سے کہوں جا کر میں حضرت کے سوا

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرالوریٰ کے واسطے

دام میں امراض نے مجکو لیا ہے آکے اب
تنگ آئے ہیں اطبا لکھ کے نسخے سب کے سب
پھیر دے دستِ شفا مجھ پر کہ تو ہے دستِ رب
ضعف سے ہوں جاں بلب ہے دیر کیا شاہِ عرب

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرالوریٰ کے واسطے

دین و دُنیا میں نہیں مولا کوئی تیرا نظیر
کر دیئے آزاد قیدِ رنج سے صدہا فقیر
سب ترے در کے گدا ہیں کیا غریب اور کیا امیر
دست بستہ عرض کرتا ہے شہا تیرا فقیر

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرالوریٰ کے واسطے

بدلے آدمؑ کے سدا کھا یا کئے نانِ شعیر
ہو گئے محتاج تیرے صدقہ سے صدہا امیر
حل مشکل میں نہیں شاہا کوئی تیرا نظیر
اب تمہیں سے داد اپنی چاہتا ہے یہ وزیر

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرالوریٰ کے واسطے

Presented by www.ziaraat.com

دیگر

یا علیؑ ولی وصیؑ نبیؐ
جانشینِ محمدؐ عربی
ہاشمی طالبی و مطلبی
اَنتَ ثِقتی عَلَیکَ معتمدی

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

خلقِ عالم سے ہو تمھیں مقصود
تم ہو مصداقِ شاہد و مشہود
ہو ملایک کے بھی تمھیں مسجود
کیوں نہ غالی تمھیں کہیں معبود

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

ہے تری ذات منبعِ احسان
مشکلیں تم نے کیں سدا آسان
کشتیِ نوحؑ کے ہو کشتی بان
میری مشکل بھی حل کرو اس آن

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم ہو دربارِ حق کے درباری
ہوئے تم سے خلیل گلزاری
فیض تم سے رہا سدا جاری
ہے غلام آپ کا یہ آزاری

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

جبکہ یونسؑ پھنسے تھے ظلمت میں
کام موسیٰؑ کے آئے غربت میں
تمھیں مونس تھے انکے وحشت میں
رہے عیسیٰؑ کے یار وحدت میں

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

رہے یحییٰؑ کے غمگسار تمھیں
ہو محمدؐ کے جانثار تمھیں
زکریاؑ کے بھی تھے یار تمھیں
کرو مجھ کو بھی کامگار تمھیں

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

شان میں آئی تیری نادِ علیؑ
ہو تمھیں بابِ شہرِ علمِ نبیؐ
لافتیٰ انّما ہے مدح تیری
سخت مشکل میں جان ہے میری

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

اتنی جرأت کہاں کہ خالق سے
ہوویں جب آپ حامیِ عاصی کے
تیرا چاکر کچھ اپنا حال کہے
پھر تو بر آئیں مدّعا سارے

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

اپنے عصیاں سے شرمسار ہوں میں
کون سے منہ سے روبکار ہوں میں
سخت عاصی گناہگار ہوں میں
ہو حمایت تو رستگار ہوں میں

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

بارگاہ خدا ہے وہ درگاہ
ایسے دربار میں خدا کی پناہ
ہیں گدا جس کے سارے شاہنشاہ
کیا کرے عرض مجھ سا نامہ سیاہ

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

کروں کس طرح عرض احمدؐ سے
یعنی سبطینؑ پاک کے جد سے

Presented by www.ziaraat.com

ہے خجالت مجھے محمدؐ سے   میرے عصیاں تو بڑھ گئے حد سے

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

جبکہ محشر میں ہوں شفیع رسولؐ   نہیں ممکن کہ مجھ کو جائیں بھول
خوف اس کا ہے مجکو زوج بتولؑ   نہ کریں امتی میں مجھ کو شمول

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

وہ سراپا کرم مجسّم ہیں   سب رحیموں سے بڑھ کے ارحم ہیں
پروسائل سدا مقدّم ہیں   آپ ان کے وزیر اعظم ہیں

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم اگر ہو شفیع شاہِ عرب   کام بگڑے ہوئے بن آئیں سب
تم کو حاصل ہے قرب حضرت رب   غیر سے کچھ نہیں مجھے مطلب

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

آپ سے ہے یہ التجا میری   بخشوا دیجئے خطا میری
ہووے مقبول ہر دعا میری   نہیں جا امن کی شہا میری

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

احمد مصطفےٰ کی تم کو قسم   مادرؑ اولیاء کی تم کو قسم
حسنؑ مجتبےٰ کی تم کو قسم   شاہِ گلگوں قبا کی تم کو قسم

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم کو سجادؑ کی قسم سرور   تم کو سوگند باقرؑ و جعفرؑ
تم ہو حلال مشکلات اکثر   میری مشکل بھی حل کرو آ کر

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم ہو شرع رسولؐ کے ناظم   تم ہو خلد و جحیم کے قاسم
افتخار قبیلۂ ہاشم   تم کو سوگند موسیٰ کاظمؑ

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

تم کو دیتا ہوں میں رضاؑ کی قسم   اور تقیؑ شاہِ اتقیا کی قسم
اور نقیؑ شاہِ اولیاء کی قسم   حسنؑ منبع ہدیٰ کی قسم

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

تم کو مہدیؑ دین کی سوگند   اُس امام مبین کی سوگند
اُس کے نام و نگیں کی سوگند   ہے رسولِ امین کی سوگند

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم کو سوگند انبیائے کرام   تم کو سوگند اولیائے عظام
تم کو سوگند عزت اسلام   سخت آفت میں مبتلا ہے غلام

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے

Presented by www.ziaraat.com

یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

علم احمدؐ کو جو خدا نے دیا
اس پہ شاہد ہے آیۂ نجویٰ
مَن و عَن تم کو سب دیا بتلا
پھر کروں عرض حال کیا اپنا

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

جس مصیبت میں جاں ہے میری پھنسی
ہیں عیاں تم پہ سب خفی و جلی
اس سے واقف ہو تم علیؑ ولیؑ
کیوں نہ ہو آپ ہیں وصیِ نبیؐ

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

عالمُ الغیب ہے خدا کی ذات
اس سے واقف ہیں آپ بے کم و کاست
پر ہوئی ہے دیا جو ہوگی بات
کیا نہ ہونگی عیاں مری حاجات

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم کو خالق نے دی ہے وہ قدرت
پست ہے عقل کل کی یاں ہمت
جس سے ہوتی ہے عقل کو حیرت
ہو نصیری کو پھر نہ کیوں جرأت

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

گر نہ ارشاد آپ فرماتے
شک تری ذات پاک میں لاتے
کیا عجب تھا جو ہم بہک جاتے
وحدہٗ لاشریک ٹھہراتے

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

سخت مشکل ہے یا علیؑ فریاد
کس سے ہوں جا کے طالبِ امداد
اک زمانہ ہے برسرِ بیداد
دوست جو تھے وہ بن گئے جلاد

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

ہوں گنہگار سر سے تا بقدم
قابضِ روح جب کہ کھینچے دم
سخت بھاری ہے نزع کا عالم
کام آتا نہیں کوئی اُس دم

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

بالیقیں آپ آئیں گے تشریف
پھر یہ ہے آرزوئے عبدِ ضعیف
ہوگی برکت سے آپ کی تخفیف
نہ ہو سکرات کی ذرا تکلیف

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

ہے غفور الرحیم ذات صمد
سخت طاری ہے مجھ پہ خوفِ لحد
پر خطائیں مری بھی ہیں بیحد
کیجیئے گا ضرور آ کے مدد

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

حوضِ کوثر کے آپ ہیں ساقی
دیجیئے گا وہ جام براقی
جس کی ہے مومنوں کو مشتاقی
رہے دل میں نہ کچھ ہوس باقی

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

کفر ہے گر کہوں تمھیں خالق
شرک ہے سمجھوں آپ کو رازق

Presented by www.ziaraat.com

آپ لیکن ہیں حجتِ ناطق — آپ کا یہ غلام ہے صادق

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

ذاتِ احمدؐ کو تم نے پہچانا — ان سے اللہ پاک کو مانا
نہ غلو ہے نہ قول مستانا — آپ کو ہم نے آپ سے جانا

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

حیدرِ شہسوار تم کو کہوں — صاحبِ ذوالفقار تم کو کہوں
اوّل ہشت وچار تم کو کہوں — قدرتِ کردگار تم کو کہوں

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

منبع ہر کمال تم ہو تم — مظہر ذوالجلال تم ہو تم
بالیقیں لازوال تم ہو تم — وحدۂ لامثال تم ہو تم

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

یا علیؑ ہوئے تجھ سا جس کا شفیع — کیوں نہ درجات اسکے ہوئیں رفیع
تیرا منکر ہے دو جہاں میں قطیع — کیوں نہ عابدؔ ہو تیرا عبدِ مطیع

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

دیگر

یا علیؑ کیجئے کرم مجھ پر خدا کے واسطے — لیں خبر جلدی محمدؐ مصطفےٰ کیواسطے

آبرو اور شرم میری وقت پیری میں کھو — فاطمہؑ بنت نبیؐ خیر النساء کے واسطے
زہرِ غم کے جام سے پرُزرے ہُوا میرا جگر — بخشئے غم کی دوا حسنؑ الرضا کے واسطے
فکر کے تیغوں سے گھائل ہو رہا ہے دل میرا — کر مدد میری شہیدِ کربلا کے واسطے
حادثوں کی قید سے مجھ کو چھوڑاؤ یا علیؑ — حضرت سجادؑ عابدؑ بے ریا کے واسطے
دین و دُنیا میں مری آکر مددگاری کرو — حضرت باقرؑ امام مقتدا کے واسطے
صدق سے ثابت رہے دُنیا میں ایمان پر قدم — جعفرِ صادقؑ امامُ الاتقیا کے واسطے
زندگی میں تندرستی ہو مری ہمدم سدا — مُوسیٰ کاظمؑ امامِ اصفیا کے واسطے
نزع کے دم وردِ کلمہ کا زباں پر ہو مری — حضرت سیّد علی مُوسیٰ رضا کے واسطے
قبر کی تنگی میں روشن کیجئے ایمان کی شمع — سیّدِ عالم تقیؑ مقتدا کے واسطے
حشر میں اعمال کا نامہ مرا ہوئے سفید — سیّد عسکر حسنؑ نورُ الہدا کے واسطے
ہو فرشتوں کے سوالوں پر مری جاری زباں — حضرتِ سیّد نقیؑ مہتدا کے واسطے
دستگیری کیجئے جب ہو مرا پُل سے گذر — حضرت مہدیؑ امام رہنما کے واسطے
جامِ کوثر بخشئے دستِ مُبارک سے مجھے — چاردہ معصومؑ پاک اور انبیا کے واسطے
جنّتِ فردوس میں دیجے مکان یا مرتضیٰؑ — جملہ خاصانِ جنابِ کبریا کے واسطے
لذّتِ دیدارِ حق سے خوش رہوں فردوس میں — انبیا و اولیا و اتقیا کے واسطے
زندگی میں یادِ حق سے دل مرا ہو بہرہ ور — مومنانِ پاک مردانِ خُدا کے واسطے
خطرۂ شیطان سے بیخوف کیجے یا علیؑ — ذُوالفقار و دلدل پیکِ صبا کے واسطے
فقرِ باطن ہو عطا اور بخشیو ظاہر غنا — حضرتِ قنبر غلام با وفا کے واسطے
علم دیجے با عمل اور فقر دیجے باصفا — بے نیازی بخشئے صدق و صفا کیواسطے

شاد و خوش خرم رہے دونوں جہان میں یا علیؑ
مُشکلیں حل ہوں سبھی، مشکل کُشا کے واسطے

Presented by www.ziaraat.com

دیگر

دستگیر اپنا محمدؐ ہے عصا مشکل کشاؑ
خضر راہِ دیں محمدؐ رہنما مشکل کشاؑ
مقتدا ختم رسلؐ ہے ، پیشوا مشکل کشاؑ
ابر نیساں وہ ہے دُرِّ بے بہا مشکل کشاؑ

وہ فلک خورشید پر نور و ضیا مشکل کشاؑ

ہو نجف کی سمت کو راہی جہاز اپنا اگر
بن کے موجیں رسیاں کھینچیں نہایت جلد اُدھر
اور ہوا طوفان کی چلنے لگے بھر ضرر
دم میں ہو بحر نجف دریائے شیریں میں گزر

ہو اگر کشتی کا اپنی ناخدا مشکلکشاؑ

سر دفینہ اور ہر اک معدن اُسے آئے نظر
چشمِ اعمیٰ پُر ضیا ہو دیکھے شفقت سے اگر
خطِ پیشانی سبھوں کا پڑھ کے دے سب کو خبر
طعنہ زن ہو اُس کی آنکھ چشمِ ماہ و مہر پر

کور کو بخشے ، اگر نور و ضیا مشکل کشاؑ

کاٹ میں اس شیرِ یزداں کی بھی یکتا ذوالفقار
تھا جواں بھی ایک وہ جو باندھتا تھا ذوالفقار
آبداری میں سراپا تھی وہ دریا ذوالفقار
لافتیٰ الّا علیؑ لاسیف الّا ذوالفقار

تیغ بھی بے مثل تھی ، بے مثل تھا مشکل کشا

احمدؐ و حیدرؑ تلک جس کی رسائی ہوگئی
جادۂ جنت کی جانب رہنمائی ہوگئی
دونوں عالم کے تفکر سے رہائی ہوگئی
پار بیڑا ہوگیا مشکل کشائی ہوگئی

یا نبیؐ مشکلکشائے خلق یا مشکل کشاؑ

حیدرِ کرار یکتا جود اور ہمت میں تھا
فرش استبرق غلاموں کیلئے جنت میں تھا
میرا مولا رشکِ یوسفؑ حسن و رصورت میں تھا
پرمزہ جو خاکساری کا دلِ حضرت میں تھا

رکھتے تھے بستر کو اپنے بوریا مشکل کشا

ہر طرح کا معجزہ سب کو دکھایا شاہ نے
کب ملا عیسیٰؑ کو یہ رتبہ جو پایا شاہ نے
چرخ پر خورشید کو اُلٹا پھرایا شاہ نے
سو برس کے بعد گر مُردہ جلایا شاہ نے

قبر سے کہتا اُٹھا مشکل کشاؑ مشکل کشاؑ

جُرأتِ حیدرؑ سے شیرانِ نیستاں بند ہیں
سب کے سب سرکش دلیر اور مردِ میداں بند ہیں
کھل چکا ہے دیو و انسان دونوں یکساں بند ہیں
ڈر کے مارے سر سے پا تک سبکی لرزاں بند ہیں

فاتحِ بدر و احد خیبر کُشا مشکل کشاؑ

عقدہ جو لیکر گیا مایوس ہو کر سو سے
کام تھا ہر لحظہ خلق اللہ کی بہبود سے
حل ہوئی فوراً وہ مشکل اس شہِ ذی جود سے
رہ گئی تھی کھولنے میں جو گرہ داؤدؑ سے

اس گرہ کو کرتے تھے ناخن سے وا مشکلکشا

حشر میں ہوگا سوا نیزہ پہ جس دم آفتاب
جب کہا سب نے تمازت سے بچا لیجئے شتاب
شیعوں کو خطرہ نہیں حامی اگر ہیں بوترابؑ
کیا عجب گر رحم سے ہمکو دکھا دے انقلاب

آفتابِ حشر کو کر دے سُہا مشکل کشاؑ

مرتبہ سے اُس شہِ والا کے حق آگاہ ہے
مولدِ پاک اس ولی کا خاص بیت اللہ ہے
عابدوں کی اسکے باعث سے خدا تک راہ ہے
سجدہ کرتا ہے اُدھر جو بندۂ درگاہ ہے

کعبۂ اہلِ دُرا قبلہ نما مشکل کشا

جب علیؑ کی یاد کی مشکلکشائی ہوگئی
دُکھ میں جب فریاد کی مشکل کشائی ہوگئی
جن و آدم زاد کی مشکل کشائی ہوگئی
شاہ نے امداد کی مشکل کشائی ہوگئی

ہے غرض آفاق کا مشکل کُشا مشکل کشا

معجزہ دکھلایا جو اعجاز کا طالب ہوا
سیر کر لی شوقِ جنت کا جسے غالب ہوا
دی اُسے دنیا جو دنیا پر کوئی راغب ہوا
رہبرِ عالم علیؑ ابنِ ابی طالب ہوا

رہنما جنت نما معجز نما مشکل کشاؑ

احمدؐ و شبیرؑ و شبرؑ سے شفاعت ہوئیگی
باعثِ خاتونِ جنتؑ سیرِ جنت ہوئے گی
جاں کنی کیوقت حیدرؑ کی حمایت ہوئیگی
حشر میں ان پانچ کی ہم پر عنایت ہوئیگی

Presented by www.ziaraat.com

شبرؑ و شبیرؑ و زہراؑ مصطفےٰ مشکل کشاؑ

رزق بیوؤں کو یتیموں کو وہ پہنچایا کیے
کس نے پایا ایسا پایا جو علیؑ پایا کیے
نان گندم ترک کر دی نانِ جو کھایا کیے
کاسہ ہائے خلد ان کے واسطے آیا کیے

سب نبی رتبہ میں کم ہیں اور سوا مشکلکشاؑ

وہ وصی احمدِ مختار ہے شک اس میں کیا
شک جو کرتا ہے وہ بیشک خارجی ہے بیحیا
رابطہ آپس میں تھا موسیٰؑ کا اور ہارونؑ کا
اعتقاد اپنا تو یہ ہے اس کا شاہد ہے خدا

نائب ختم رسلؐ بے فاصلہ مشکل کشاؑ

ذرہ ہے مداح تو مہر امامت ہے شہا
رہ دکھا تو ہی تو خضرِ راہ جنت ہے شہا
میں گدا تیرا ہوں تو صاحب کرامت ہے شہا
یہ عقیق دل مکدر اب نہایت ہے شہا

بخش اُس کو نورِ عرفاں سے جِلا مشکلکشا

مہر سے دیکھے جو سوئے دشت شاہِ بحر و بر
اور دریا پر نگاہِ قہر پڑ جائے اگر
آبرو پا کر بنے دم بھر میں بحر پر گہر
خوف سے ہو خشک نکلیں موتیوں کی جا شرر

ہے بلا شک معدنِ قہر و عطا مشکلکشاؑ

سیرِ باغِ دہر کا طالب جو ہو اس سے شتاب
حلقہ ہائے دیدۂ بلبل بنے اُسکی رکاب
اشہب بادِ بہار اس کو بخشنے بوترابؑ
بوئے گل دوڑے جلو میں فخر ہے بہر ثواب

غنچۂ دل کو کرے اِک دم میں وا مشکلکشاؑ

جنگ میں اکثر ہوئے کفار زیرِ ذوالفقار
کافروں پر ایک بھی خالی گیا ہرگز نہ وار
داخلِ دوزخ ہوئے ہیبت سے بعضے نابکار
تیغ و تیغ رعب دونوں تھیں قیامت آشکار

ہے وہ شمشیرِ خدا شیرِ خدا مشکلکشاؑ

اُس شہِ کونین سے پایا ہے اُمت نے شرف
اُس شریعت سے لیا احمدؐ کی اُمت نے شرف
اور امامت سے کیا حاصل شریعت نے شرف
اُمتِ مرحومہ سے ڈھونڈا ہے جنت نے شرف

مرجع ہر یک شرف ٹھہرا مرا مشکل کشاؑ

نام حیدرؑ کا دردِ دل سے اٹھا وے درد کو
روحِ زہراؑ نے ہدایت کی ہے حسنِ خرد کو
گرم کر دے دم میں وہ مردے کے جسمِ سرد کو
مردمک حوروں نے جانا خلد میں اس مرد کو

ہو گیا اس کا خدا جس کا ہوا مشکلکشا

دی قطار اونٹوں کی اک ادنے کو ایسا تھا سخی
مجھ گدا کی بھی خبر لے اے مرے مولا سخی
عین طاعت میں انگوٹھی دی وہ اعلیٰ تھا سخی
یا علیؑ و یا وصی و یا ولی دیا سخی

یا علیؑ یا شیرِ حق یا شاہ یا مشکلکشا

جس کے دل میں نورِ حبِ ساقیٔ کوثر نہ ہو
آفتابِ حشر سے روشن وہ کالا گھر نہ ہو
پھر وہ دل ظلمات سے تاریک تر کیونکر نہ ہو
خیر ہے کیونکہ بھلا پھر اُس نیشتر سے شر نہ ہو

مومنوں کے دل کے اندر ہے مرا مشکل کشا

خلقتِ آدم سے پہلے کا یہ سُنئے ماجرا
پھر ہوا جاں بخش وہ شہ شیر سے سلمان کا
دلو کو باندھا شجر کی چھال سے شک اسمیں کیا
الغرض بند و کشا دخلق ہیں دونوں بجا

ایک جا ہیں عقد و بند اور ایک جا مشکل کشاؑ

مالکِ کونین اُسے سمجھا ہے جو فہمیدہ ہے
الفتِ حیدر سے جس مومن کا دل چسپیدہ ہے
جس نے ہم وزن نبیؐ تولا ہے کیا سنجیدہ ہے
یوں مقر ہے نور کا اُس کے کہ گویا دیدہ ہے

ہے ہدایت دل میں آنکھوں میں ضیا مشکلکشاؑ

رشک سے کھا جائے ہیرا زہر ایسا گرد ہو
جو سپیدی سامنے آجائے فوراً زرد ہو
اِک نگاہ نور سے دونوں جہاں میں فرد ہو
گرمیٔ بازار خورشید اُس کے آگے گرد ہو

جس کے قلبِ مُردہ کو بخشے ضیا مشکلکشاؑ

واسطہ انکا دیا ہے ہر نبی نے وقتِ بد
زندہ مردوں کو مسیحا نے کیا ہے مستند
ان کے باعث سے ہوئی ہے مہر اللہ الصمد
دردِ عالم کی مسیحا سے نہ ہو آکر مدد

Presented by www.ziaraat.com

ہیں مگر دردِ مسیحا کی دوا مشکل کشاؑ

پیشوایانِ سلف کے بھی علیؑ ہیں پیشوا
ہوگیا دونوں جہاں میں اس بشر کا مرتبہ
پیشوا سب کا ہوا پیرو جواں کا مقتدا
مرتبہ کیا حاضر و ناظر ہوا ہے خود خدا

خود خدا اس کا ہوا جس کا ہوا مشکل کشاؑ

معجزاتِ حیدرِؑ کرار کی کچھ حد نہیں
اُس ولی اللہ کی اُلفت میں جسکو کد نہیں
مُنہ سے جو نکلے وُہ درگاہِ خدا سے رد نہیں
دہر یا ہے دہر میں پھر کوئی اس سے بد نہیں

مالک و مختار ہے کونین کا مشکل کشاؑ

عین طاعت میں انگوٹھی دی یہ اُدنیٰ الفضل تھا
پیروی سب گھر نے کی رکھا نہ کھانیکو ذرا
تیسرے فاقہ میں اپنا رزق بھوکے کو دیا
عقدۂ دشوارِ عالم کو کیا حل بارہا

مرجعِ معنیٔ لفظِ ہل اَتے مشکل کشاؑ

تھی جو تیغ دو زباں اس شاہِ والاجاہ کی
کب ضیا کو روشنی پاتی ہے مہر و ماہ کی
اُسکے آگے برق نے اپنی زباں کوتاہ کی
کوہِ باطل کاٹکر حق کی کشادہ راہ کی

اس کو بھی مشکل کشا نے کردیا مشکلکشاؑ

دو زبانیں کس لیے تھیں تیغ حضرتؑ کیلئے
جو نہ آیا دینِ حق میں بت کی اُلفت کیلئے
ایک تو مخصوص تھی گویا ہدایت کے لیے
دُوسری تھی اِک زباں بس اہلِ بدعت کے لیے

کرتے تھے قتل اُس سے بے ریب و ریا مشکلکشاؑ

سارے عالم میں نبیؐ کی طرح حاکم ہے علیؑ
رات بھر تو ہیں نمازیں دن کو صائم ہے علیؑ
جنت و دوزخ کا بھی عقبیٰ میں قاسم ہی علیؑ
جس قدر ہیں راز اُن سے خُوب عالم ہی علیؑ

محرمِ اعجازِ محبوبِؐ خدا مشکل کشاؑ

معجزہ اِک حیدرِؑ کرار کا سُنیئے ذرا
نور کا پردہ بنے ہر ایک پردہ کان کا
جس سے دل پُر نور ہو آنکھوں کو حاصل ہو ضیا
گوش زد ہو غیب سے اَحسنت یے حمت کی صدا

اور روزِ حشر دیں مجھ کو صلہ مشکل کشاؑ

تھے منافق چند اور سب نے کیا یہ مشورہ
یہ فریب آپس میں ٹھہرایا کہ یوں کیجیئے دغا
زک علیؑ کو دیجیئے ایسی کہ صدمہ ہو بڑا
لے چلیں تابوت میں زندہ کو سب کرنے بکا

اور کہیں پڑھ دو نماز اس پر ذرا مشکلکشا

پڑھ چکیں حضرت جو ہیں زندہ پہ میت کی نماز
ہم بہم ہنسنے لگیں محجُوب ہوں شاہِ حجاز
ہنس کے اُٹھ بیٹھے وہیں وُہ شخص تا کھل جائے راز
پھر زبانِ طعن حضرت پر کریں یوں سب دراز

محرمِ سرِ خفی ہو خوب یا مشکلکشاؑ

الغرض صندوق میں لیٹا جواں اِک بے حیا
رکھ کے تختہ اُس پہ اک چادر بھی ڈالی پرملا
چھید نیچے رکھا تا پہنچا کرے اُس کو ہوا
لائے روتے پیٹتے سب اور حضرت سے کہا

اِس جنازہ پر نماز اب ہو ادا مشکلکشاؑ

دیکھ کر صندوق کو بولے علیؑ ہر ایک سے
جو کوئی وارث ہو اسکا آئے میرے سامنے
جب وُہ آیا سامنے بولے اجازت ہے مجھے
یعنی میت کی نماز اس پر علیؑ اسدم پڑھے

عرض کی اُس نے یہی ہے مدعا مشکل کشاؑ

پڑھ چکے جس دم نماز اُس پر امامِ نیک خُو
عرض کی سب نے جواب اس کا ہمیں اسوقت دو
مسکرا کر بولے بس لیجاؤ دفن اس کو کرو
زندہ پر پڑھتے ہیں میت کی نماز اے اسک گو

یہ سخن اُن سب سے سُن کر بولے لا مشکلکشاؑ

سب چلائے نہیں پڑھتے جو زندہ پر نماز
بولے شہ تم پر نہیں ظاہر ہے یہ از و نیاز
کیوں پڑھی اسپر نمازِ میت اے شاہِ حجاز
دم میں تم پر بھی کھلا جائے مخفی ہے جو راز

وا کرے اِس رازِ سربستہ کو کیا مشکل کشا

اِس کے وارث نے رضا بہرِ نماز آکر جو دی
جب گیا پڑھنے نماز اُس پر امامِ متقی
تن میں تھا اس دم تک اُسکے دم جو آیا تھا شقی
آکے عزرائیل نے تب رُوح اسکی قبض کی

Presented by www.ziaraat.com

بس نماز اس پردہ میں پڑھنے لگا مشکل کشاؑ

بس یہ سُنتے ہی ہُوئے استادہ آگے تو امام
اور بھی بد باطنوں کا ہوگیا تھا اژدہام
سینکڑوں پیچھے منافق خاص سے لے تابہ عام
تھے حزیں ظاہر میں باطن میں مگر خوش تھے تمام

یعنی جل میں آگئے اس وقت کیا مشکل کشاؑ

بیحیاؤں کو یقیں آیا نہ حضرت کا کلام
شہ نے فرمایا پکاریں خاص سے لے تابہ عام
عرض کی آواز دیتے ہیں اسے ہم یا امام
نارِ دوزخ میں ہوا ہے رُوح کا اِسکی مقام

کرچکا تھا جب نماز اس پر ادا مشکل کشاؑ

نام لے لیکر پکارا سب نے اُس کو خُوب سا
اِس نمازِ شاہ کے پڑھنے سے کی پہلے قضا
بولتا کیونکر وُہ گویا مُردۂ صد سالہ تھا
کی قضا اُس نے مگر اُن سب کو سکتہ ہوگیا

مشغلہ سمجھے نمازِ باخدا مشکل کشاؑ

کھولکر صندوق بھی دیکھا تو دم مطلق نہیں
عرض کی شہ سے امامت آپکی ناحق نہیں
مُردہ ہے وُہ رُوسیہ مُنہ پر ذرا رونق نہیں
جانشینِ مصطفےٰ حضرت سوا الحق نہیں

یاد اب رکھیں گے ہم یہ معجزہ مشکل کشاؑ

اہلسنّت کی کتابوں میں بھی ہے یہ آشکار
یہ خُلاصہ گفتگو کا تھا سنیں اب آشکار
گفتگو خورشید نے کی ہے علیؑ سے سات بار
یعنی سب اہلِ جناں میں تیرے ہیں جو دوستدار

ہے محبّوں کا ترے رُتبہ سوا مشکل کشاؑ

سُن کے یہ باتیں جُھکے سجدہ کو حق کی بوترابؑ
تب رسُولِ حق نے حیدرؑ سے یہ فرمایا خطاب
عین سجدے میں خوشی سے ہوگئیں آنکھیں پُرآب
حاملِ افلاک روتے ہیں نہیں ہے دل کو تاب

گریہ اب موقوف کر بہرِ خدا مشکل کشاؑ

فرش پر ہے عرشِ حق اور عرش پر نُورِ خدا
آسماں پر مہر ہے اور مہر میں نور و ضیا
باغِ قدرت باغ میں گل گل میں زر زر میں دوا
بحرِ معنی میں صدف ہے اُسمیں دُرِ بےبہا

راہِ حق اُس راہ کا بھی رہنما مشکل کُشاؑ

اے فصیحِ نظمِ دیوانِ ہدایت السّلام
اے مزیلِ کُل سامانِ ضلالت السّلام
اے بلیغِ صدرِ ایوانِ شریعت السّلام
اے علیمِ علمِ سُلطانِ رسالت السّلام

السّلام اے نفسِ خاصِ مصطفاؐ مشکلکشاؑ

تم وصیِ مُصطفےٰؐ ہو یا امیرالمومنینؑ
تم امامِ اتقیا ہو یا امیرالمومنینؑ
تم ولی رہنما ہو یا امیرالمومنینؑ
تم نصیری کے خدا ہو یا امیرالمومنین

تم ہو یا مشکل کشاؑ مشکل کشاؑ

پھر اسے کھٹکا نہیں جسکا توسّل تم سے ہے
خلد تم سے حُور و جنّت تم سے اور گل تم سے ہے
بندوبستِ دو جہاں یا شاہ بالکل تم سے ہے
جس قدر اہلِ تجمل ہیں تجمل تم سے ہے

تم کو خالق نے کیا وہ بادشا مشکل کشاؑ

اے شہنشاہِ دوعالم مصطفےٰؐ کا واسطہ
ہے حسنؑ کا اور شہِ کرب و بلا کا واسطہ
دخترِ محبوبِ حق خیرالنساؑ کا واسطہ
پنجتنؑ کا واسطہ شاہا خدا کا واسطہ

عرض جو کرتا ہوں میں سُن لو ذرا مشکلکشاؑ

اب بصدقِ دل یہ کرتا ہے دُعا تمسے قبُول
اس طرف سے سب طرح کی التجا تمسے قبُول
اے شہِ والا ادھر کے مدعا تم سے قبُول
مسئلت اپنی ہے اختر کی شفا تمسے قبُول

تھام لو اب ہاتھ اے دستِ خدا مشکلکشاؑ

دیگر

یا محمدؐ کے اخی شاہنشہِ عالی وقار
ہیں خُدائی کے تمھارے ہاتھ میں سب کاروبار
قدرداں ہی خود تمھاری آپ ذات کردگار
اِس لیے آیا ہے دروازے تمھارے خاکسار

مُدعا دل کا کہوں کیا تم پہ سب ہے آشکار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدُلؑ سوار

Presented by www.ziaraat.com

لا ازدانِ حق کہوں کیونکر نہ تم کو یا علیؑ
اپنے بستر پر تمھیں چھوڑا وہاں پہنچے نبیؐ
جس گھڑی احمدؐ کو پہنچی تھی خبر معراج کی
اور پسِ پردہ بھی جب ظاہر ہوئی تھی انگشتری
تب سے خلقت میں یداللہ نام کہتے ہیں پکار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدلؑ سوار

لحمک لحمی تمھیں حضرت نے فرمایا مدام
مومنوں کو ہے یقیں ہوویگا جب روزِ قیام
یا علیؑ تحقیق جن و انس کے تم ہو امام
ساقیِ کوثر تمھیں کوثر سے بھر کے دوگے جام
اب یہی نکلے ہے مُنہ سے ہر گھڑی لیل و نہار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدل سوار

حضرت جبریلؑ کے اُستاد تم ہو یا علیؑ
فی الحقیقت حق کے خانہ زاد تم ہو یا علی
شیرِ حق اور باعثِ ایجاد تم ہو یا علیؑ
اور رسول اللہؐ کے داماد تم ہو یا علیؑ
خانہ سامانی میں حق کی ہے تمھارا اعتبار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدلؑ سوار

نوحؑ کی کشتی جب آئی تھی بہ طوفانِ عظیم
خود بخود لرزاں تھے مثلِ بید کشتی کے مقیم
کون تھا اُس وقت اُس جا بجز ربِ کریم
اور حضرت نوحؑ فرماتے تھے ہو کر دل دو نیم
یا محمدؐ کے اخی و یا علیؑ عالی وقار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدل سوار

نوحؑ کی کشتی بچائی تم نے واں طوفان سے
اور کیا شاداں خلیل اللہ کو احسان سے
اور بچایا حضرت اسمٰعیلؑ کو بھی جان سے
کر دیا گلزار آتش کو دہیں فرمان سے
اب کروں میں بھی تمنا کیوں نہ شاہ ذوالفقار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدل سوار

جن دنوں ایوبؑ کا کیڑوں نے کھایا جسمِ پاک
از دیارِ کرب سے پہنچے تھے وہ قربِ ہلاک

اور گریباں صبر کا ہونے لگا تھا چاک چاک
آسماں سے اُس گھڑی آئی صدائے دردناک
یہ دعا مانگو شفا دیوے تمھیں پروردگار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدل سوار

جب کیا یعقوبؑ سے یوسفؑ کو گردوں نے جدا
ورد تھا یہ ہی وظیفہ اس عزیزِ مصر کا
اور دکھایا چشمہ تاریک و چاہِ پُر بلا
اور یہاں یعقوبؑ کہتے تھے بصد درد و بکا
یا علیؑ تم کو دیا ہے حق نے سب کچھ اختیار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدل سوار

تم خدا کے خاص ہو اور ہو وصیِ مصطفاؐ
تم نے سلماں کو چھڑایا شیر سے شیرِ خداؑ
تم سے سب ظاہر ہوئے ہیں معجزاتِ انبیاؑ
اور کٹے ہاتھوں کو اسود کے دیا تن سے ملا
تم سوا کس سے کہوں اب یہ حقیقت بار بار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدلؑ سوار

تم کو کہتے ہیں نصیری بالیقیں گرچہ خدا
حکم سے اللہ کے مُردوں کو جاں دی بارہا
پر تمھارے معجزہ نے فخرِ عیسیٰؑ کو دبا
اور کیا خالق کو اپنے دل سے سجدہ شکر کا
نیم جاں ہے دورِ گردوں سے یہ فدوی جاں نثار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدل سوار

حضرت موسیٰؑ پہ جب کرتے تھے حملہ ساحراں
تم نے چوبِ خشک سے دکھلا دیا سبزہ عیاں
پھینک دیتے تھے عصا ہوتا تھا مارِ پر زیاں
سو وہ اعجازِ کلیمؑ اللہ ہے شاہِ زماں
اب مرے اوپر ہے غم کی چار سو سے مار مار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدلؑ سوار

جب کیا یونسؑ کو ماہی نے یکایک در شکم
تھا کہا یونسؑ نے اس حالت میں ہو کر چشمِ نم
اور ہوئی مچھلی وہاں بحرِ تلاطم سے بہم
ہے مدد کی جا یہی بحرِ سخا کانِ کرم

Presented by www.ziaraat.com

دستگیری کیجئے اِس بے کسی میں بار بار
حل کرو مشکل میری یا صاحبِ دُلدل سوار

خوف سے امّت کی اپنے جبکہ حضرت زکریاؑ
اور ہوئے راضی رضا پر آرے نیچے سر دیا
آرے میں جا کر چھپے بہرِ رضائے کبریا
یہ سمجھ کر تذکرہ اوّل سے آخر تک کیا

تب کہا گھبرائیو مت ہے مقامِ انکسار
حل کرو مشکل میری یا صاحبِ دُلدل سوار

معجزہ داؤدؑ کا سنتے ہیں مخلوقات سے
شیثؑ اور ادریسؑ کو ہے فیض ہر اک بات سے
تم نے آہن کر دیا ہے موم اپنے ہات سے
بلکہ پایا فخر آدمؑ نے تمہاری ذات سے

کوہ برکت سے قدم کی ہو گئے ہیں آبشار
حل کرو مشکل میری یا صاحبِ دُلدل سوار

قبلۂ دُنیا و دیں کعبہ کو ہے تم سے شرف
خضرؑ اور الیاسؑ ہیں ہمرہ تمہارے صف بہ صف
یعنی کہتے ہیں کہ وہ ہے مولدِ شاہِ نجف
اور سلیمانؑ جلوہ داری کر رہے ہیں اک طرف

ہو توجہ کی نظر کا اس طرف کو بھی گذار
حل کرو مشکل میری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

کیا کہوں اے قوتِ بازوئے ختم المرسلین
غیر قتل جاتے تھے اور بھاگے نہ تھے اہلِ یقیں
جب مقابل ہوتے تھے جنگ گاہ میں اعدائے دیں
گو کہ ہو زیر و زبر افلاک اور کانپے زمیں

منہ نہ پھیرا تم نے ہرگز درمیانِ کارزار
حل کرو مشکل میری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

تم نے گہوارے میں پھینکا اژدہے کو چیر پھاڑ
ایک حملہ سے گرایا تم نے بریہ کا پہاڑ
جنگِ خیبر میں دبایا تھا تم نے عنتر کو پچھاڑ
اک اشارہ سے دبایا تھا قلعۂ خیبر اکھاڑ

دردِ غم نے بے طرح مجکو کیا ہے اب حصار

حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

ہے زبانِ نطق قاصر کیا کروں وصفِ کمال
جس گھڑی تم سے کیا تھا ایک سائل نے سوال
بار ہا تم ہو چکے شاہا برائے ذوالجلال
ہے یہ ادنےٰ تذکرہ بخشش کا تھا اسمیں ال

بے تامل بخش دی سائل کو اونٹوں کی قطار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدل سوارؑ

جنّ وہاں تابع کئے بیرالعلم کے چاہ میں
پھر کٹایا اپنے سر کو سجدۂ اللہ میں
اور یاں فرزند دے ڈالے خدا کی راہ میں
ہے اسی غم میں سیاہی آفتاب و ماہ میں

ہے یہ سائل بھی تمہارے لطف کا امیدوار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

یا امیرالمومنینؑ حق سے گذارش کیجئے
خارِ غم کی دل سے میرے دُور خارش کیجئے
اور پیمبرؐ سے مرے حق میں سفارش کیجئے
اے مرے ابرِ کرم رحمت کی بارش کیجئے

تا کہیں بادِ خزاں کے بعد پھر آئے بہار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قاسمِ نار و جحیم
آبرو رکھیو جہاں میں لطف سے اپنے کریم
از پئے شبیرؑ و شبرؑ جو کہ ہیں دُرِّ یتیم
تا نہ ہم چشموں میں ہو ظاہر مری حالت سقیم

تم پہ پوشیدہ نہیں ہے جلد کر دو کامگار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

یہ بھروسہ ہے تمہاری ذات سے مشکل کشا
باقرؑ و جعفرؑ کا صدقہ پیشوائے اتقیا
بہرِ زین العابدینؑ رنجورِ دشتِ کربلا
وہ جو ہیں مشکل کے عقدے ان سبھی کر دو رہا

خلق میں مشکلکشائی کا ہے شہرہ ہر دیار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

Presented by www.ziaraat.com

وہ جو ہیں شاہِ خراساں منبعِ لطف و عطا
دُرِ دریائے ہدایت حضرت موسیٰؑ رضا
ان کے صدقے سے خبر لینا مری بہرِ خدا
یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا شافعِ روزِ جزا

میرے مولا میرے ہادی میرے آقا نامدار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوار

واقفِ علمِ لدُنی یا علیؑ عالی مقام
ہے وہی مضمونِ واحد ایک ہے طولِ کلام
چھوڑ دروازہ کہاں جائے یہ حضرت کا غلام
موسیٰ کاظمؑ کا صدقہ وہ جو ہیں ہفتم امام

جنکی زلفِ عنبریں سے ہے خجل مُشکِ تتار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

یا شہِ ہر دوسرا حضرت تقیؑ کیواسطے
رہنمائے دینِ احمدؐ عسکریؑ کیواسطے
اور امام باصفا حضرت نقیؑ کیواسطے
مہدیٔ آخر زماںؑ آلِ نبیؐ کیواسطے

اپنے فرزندوں کا صدقہ جو کہ ہیں عالی تبار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

فکر و غم نے یہ طرح گھیرا ہے آکر مجکو شاہ
یہ بھروسہ ہے تمھاری ذات سے شام و پگاہ
منزلِ مقصود تک عاصی کا کر دیجیئے نباہ
بھیجو قنبرؑ کو مدد کے واسطے دے کر پناہ

یا تمھیں پھیرو ادھر شاہا زمامِ راہوار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

دیگر

ہر دم تمھارا نام کروں یاد یا علیؑ
چاہوں تمھاری مہر کا ارشاد یا علیؑ
اس نام کے سہارے رہوں شاد یا علیؑ
ہو جائے اُس جناب کی امداد یا علیؑ

مجھ پر ہے اس زمانہ کی بیداد یا علیؑ
دو داد سُن کے اب مری فریاد یا علیؑ

تم خانہ زادِ حق کے ولی خافقین کے
تم مرتضیٰؑ ہو باپ حسنؑ اور حسینؑ کے
تم ہو وصیٔ نبی کے بہادر حنین کے
تم باغباں ہو گلشنِ ریحانتین کے

تم ہو نبیِ کریمؐ کے داماد یا علیؑ
اور خاص جبرئیلؑ کے اُستاد یا علیؑ

سلماں کو بن میں شیر سے تم نے بچا دیا
دینِ محمدی کا نقارہ بجا دیا
عنتر کو مار تیغ زمیں سے ملا دیا
دُلدل کی سُم سے ارض کا طبقہ ہلا دیا

بربر کا بند تم سے ہے بُنیاد یا علیؑ
خیبر کا در تمھارے سے برباد یا علیؑ

ذاتِ شریف آپکی ہے مظہرِ جہاں
اسرارِ حق کے تم پہ ہیں لاریب سب عیاں
تب مصطفےٰ نے لحمک لحمی کیا بیاں
جبرئیلؑ تم کو دیکھ کے بولے ہے ہر زماں

جنّت تمھاری مہر سے آباد یا علیؑ
دوزخ تمھارے قہر سے ناشاد یا علیؑ

جس طرح سے ہوئے ہیں نبیوں میں پیشوا
اے مظہر العجائب وائے شیرِ کبریا
تم بھی اسی طرح سے ہو ولیوں میں رہنما
تم ہاتھ ہو خدا کے محمدؐ کے ہم غذا

تم ہو جہاں میں سیّد امجاد یا علیؑ
تم ہو جگت میں سرورِ ایجاد یا علیؑ

جب ذوالفقار جنگ کے دن تم نے کی علم
دشمن کے سینے میں نہ رہا ڈر سے اُس کے دم
اک آن بیچ دُشمنوں کے سر کیئے قلم
کفار بھاگ گئے خوف سے جس دم دھرا قدم

دشمن کے حق میں تم تو ہو جلاد یا علیؑ
پنجہ تمھارا پنجہ فولاد یا علیؑ

لیلم مم میں آپ کو پوجیں ہیں سربسر
چاروں طرف کو آپ کا ہے نورِ جلوہ گر

Presented by www.ziaraat.com

عِلم خدا کا شہر نبیؐ تم ہو اس کے در
اِس در کو میں جو چھوڑوں تو جاؤں کہو کدھر

اب چاہتا ہوں آپ کی امداد یا علیؑ
زنجیرِ غم سے کیجیے آزاد یا علیؑ

جو آپ کے غلاموں کا بن کر رہے غلام
مجھ کو یقیں ہے آپ کے الطاف ہیں تمام
بیشک ہمارے جیسے محبوں کا ہے امام
عاجز نوازی آپ کا ہے کام صبح و شام

شفقت سے اب سنو مری فریاد یا علیؑ
فریاد میری سُن کے کرو داد یا علیؑ

دو غم ہیں مجھ کو ایک سے ہے ایک غم بڑا
حق کے عقاب کا مجھے غم دل میں ہے لگا
دِن رات مجھ کو فکرِ معیشت کا ہے سدا
ان دونوں درد کی مجھے آتی نہیں دوا

دنیا کے فکر سے کرو آزاد یا علیؑ
مولا کے ذکر سے کرو دل شاد یا علیؑ

دنیا کے بندوبست میں دن رات ہوں خراب
غفلت میں یوں ہیں غرق نہ کرتا ہوں کچھ ثواب
اسکی تلاش و غم میں رہوں کھا کے پیچ و تاب
کیجو گنہ سے پاک مجھے یا ابو ترابؑ

اِک نام ہے تمھارا مجھے یاد یا علیؑ
اس نام کا میں رکھتا ہوں اوراد یا علیؑ

جو کام ہیں گنہ کے سو مجھ سے ادا ہوئے
غمخوار دوست ہم سے ہیں کتنے جدا ہوئے
کارِ ثواب ہم سے ہمیشہ خطا ہوئے
اِک دن کہیں گے لوگ کہ خرم فنا ہوئے

اُس دم اگر تمھاری ہو امداد یا علیؑ
ہوں گا میں سب گناہوں سے آزاد یا علیؑ

عِشق اُس جناب کا ہی کوٹھالی سی آشکار
جذبہ کی جب سوہاگے نے دل کو دیا بھکار
آتش جو دل کو دی تو ہوا یا دلی ادتار
کُندن بنا ہے لائق سِکہ ہوا تیار

خرّم کو رکھو خلق میں دِل شاد یا علیؑ
ویسے ہی سِکہ سے کرو آباد یا علیؑ

مناقب بجناب سیّد الشہداء شہیدِ کربلا علیہ السلام

تم مسیحا پئے خُدا بھیجو
خاکِ دریائے کیمیا بھیجو
بھائی کو شاہِ کربلا بھیجو
جو کہ ہے میری التجا بھیجو

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

اے حسینؑ شہیدِ کرب و بلا
تنگ آیا ہوں زیست سے آقا
وے ذبیح و قتیلِ راہِ خدا
جلد لیجیے خبر برائے خدا

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

ہند میں دل بہت ہے گھبراتا
غیر سے کہتے جی ہے شرماتا
کوئی حامی نظر نہیں آتا
رات دن ہوں یہی میں چلاتا

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

تم امام دو کون ہو مشہور
نام غمگیں جو لے تو ہو مسرور
تم ہو عین نبیؐ کے بیشک نور
نظرِ رحم ہو ادھر بھی حضور

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

ہے عنایت کا خاتمہ تم پر
دیئے راہب کو تم نے سات پسر

Presented by www.ziaraat.com

نخلِ بے برگ و بر کو بخشے ثمر | عرض میری یہی ہے اے سرور

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بلا بھیجو

کربلا سے گیا جو شام کو سر | معجزے راہ میں ہوئے اکثر
اے گلِ بوستانِ پیغمبرؐ | ہو عنایت کی اس طرف بھی نظر

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بلا بھیجو

تھی یہودیہ لنج و کور و کر | خونِ اقدس جو ہیں گرا سر پر
نہ رہا نام کو مرض کا اثر | شاہِ معجز نما مرے سرور

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بلا بھیجو

تیرے رتبہ کی کس سے ہو مدحت | دی ہے خالق نے تجھ کو یہ عزت
لایا پوشاک خازنِ جنت | اے امامِ زماں فلک رفعت

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بلا بھیجو

اب بھی ہوتے ہیں معجزے اکثر | دال اس پر ہے قصۂ زرگر
کیا زندہ ملا کے جسم سے سر | ہوں شب و روز میں بھی راہ نگر

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بلا بھیجو

بے ادب ترک روضہ میں جو گیا | اک طمانچہ میں ہو گیا وہ فنا
اے شہِ بیکساں میں تم پہ فدا | کر دو اس بندِ غم سے مجکو رہا

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بلا بھیجو

اے شہِ دیں امامِ جن و بشر | نظرِ لطف کیجئے مجھ پر
از برائے جوانیٔ اکبرؑ | از پئے بے گناہی اصغر

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بلا بھیجو

واسطہ دیتا ہوں پیمبرؐ کا | واسطہ دیتا ہوں میں حیدرؑ کا
واسطہ تم کو اپنی مادرؑ کا | واسطہ آپ کو برادرؑ کا

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بلا بھیجو

بہرِ بے پردگیٔ اہلِ حرم | از پئے کشتگانِ اہلِ ستم
بہرِ عابدؑ اسیرِ محنت و غم | دور ہو جلد میرا رنج و الم

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بلا بھیجو

دل کو آرام اب نہیں دم بھر | ہے ہر اک لحظہ موت پیش نظر
بسکہ ہے جان سینہ میں مضطر | یہی وردِ زباں ہے شام و سحر

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بلا بھیجو

کربلا کی زمیں میں ہے یہ اثر | نہیں مردے پہ واں فشار کا ڈر
جلد دکھلاؤ روضۂ انوار | رات دن تم سے عرض ہے سرور

اب مرض کی مرے دوا بھیجو

Presented by www.ziaraat.com

ہند سے کربلا بُلا بھیجو

خاک ہے در کی تیرے خاکِ شفا
کر نظر رحم کی برائے خدا
اور مرض میں پھنسا ہوں میں آقا
ہے یہ شام و صباح ورد مرا

اب مرض کی مرے دَوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

تمؑ ہو بے شک امیر ابنِ امیر
اب دُعاؤں میں میری دو تاثیر
بادشاہ ہیں تمہارے دَر کے فقیر
تا شفا میں نہ ہوئے کچھ تاخیر

اب مرض کی مرے دَوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

دفعِ نزلہ ہو میرا یا شبیرؑ
نہ گئی پیش حیف کچھ تدبیر
نو برس سے ہے جو کہ دامنگیر
اب شہا تمؑ سے ملتجی ہے وزیرؔ

اب مرض کی مرے دَوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

دیگر

کہدے تو صبا حیدرِ کرارؑ سے جاکر
کہلا کے ترا غیر سے سائل ہو نہیں جاکر
شاہا مجھے گھیرا ہے بہت رنج نے آکر
کہتا ہُوں یہی سُوئے نجف ہاتھ اُٹھا کر

اِس دامِ بلا سے مجھے یا شاہ رہا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

حیران مجھے اِس دردنے بیہات کیا ہے
خالق نے تجھے قاضیٔ حاجات کیا ہے
گردوں نے مجھے موردِ آفات کیا ہے
بیشک تجھے حلالِ مُہمات کیا ہے

اِنعام مجھے اپنی طرف سے تو عطا کر

یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

یا شاہ ترا حیدرِؑ کرار لقب ہے
احمدؐ کا وصی سیّدِ ابرار لقب ہے
خیبر شکن و قاتلِ کُفار لقب ہے
یہ میری زباں پر ترا ہر بار لقب ہے

اب ہے دمِ امداد نہ تاخیر ذرا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

خواہاں ہوں نہیں دم کا طالب ہوں نہ زرے کا
ہمسر مجھے ہونا نہیں کچھ حاتم طے کا
نہ شوکتِ کاؤس کا نہ صولت کَے کا
محتاج مدد کا ہوں تری نے کسی شے کا

بندہ ہوں ہوا خواہ ہوں اور ہوں ترا چاکر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

طفلی سے غلامی میں کمر مَیں نے کسی ہے
واللہ تری ذات میں فریاد رسی ہے
بستی تری اُلفت کی مرے دل میں بسی ہے
حقا کہ تو ہی احمدِؐ مرسل کا وصی ہے

مخفی جو مری حاجتیں ہیں اِن کو روا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

کونین میں ہے عقدہ کُشا نام تمہارا
اے خاصۂ حق فیض تو ہے عام تمہارا
کام آنا ہر اک کام میں ہے کام تمہارا
فرماؤ کدھر جائے یہ ناکام تمہارا

عقدہ کو مرے ناخنِ الطاف سے وا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

حیران ہوں یہ درد میں کس طرح نبھاؤں
مجبور ہُوں بیکس ہُوں جو کچھ ہوں سو ترا ہوں
ہے ننگ کہ جُز تیرے مدد غیر سے چاہوں
محتاج ہُوں سائل ہوں ترے در کا گدا ہوں

حسنینؑ کا صدقہ مجھے کچھ دیجئے منگا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

Presented by www.ziaraat.com

اب وقت مدد کا مری یا شاہِ زمن ہے
ہمدم ہے نہ مونس نہ کوئی دردِ شکن ہے
محتاج ہوں بے پر ہوں بڑا وقت کٹھن ہے
اور درپئے آزار مرے چرخِ کہن ہے

تم بن ہے مرا کون کہوں کس سے میں جاکر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

اب اپنی غلامی میں اس عاصی کو بھی جا دو
برداشت کو ہر چرخ کی اک موودی بنا دو
اور قرض مرا اپنے خزانہ سے چکا دو
ان آنکھوں سے وہ روضۂ پرنور دکھا دو

پہنچا دو مجھے روضہ پہ اس جا سے اٹھاکر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

اے خسروِ دیں عرش کے سردار تمھیں ہو
مشکل میں رسولوں کے مددگار تمھیں ہو
مختار کی سرکار کے مختار تمھیں ہو
واللہ خلافت کے سزاوار تمھیں ہو

سب رتبے ہوئے ختم تری ذات پہ آکر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

دی ہے تمھیں اللہ نے کونین کی شاہی
آقا مرے اب تک تو بہر طور نباہی
کشتی کی مری ہوتی ہے خشکی میں تباہی
اب موجِ بلا گھیر کے اس دشت میں لائی

لے جائیگی کیا جانے یہ کس سمت بہاکر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

مر جاؤں اگر کرب و بلا میں تو بھلا ہو
مداحی کا حضرت کی فقط اتنا صلہ ہو
اور صحنِ مبارک میں مرے دفن کی جا ہو
اک نام علیؑ وردِ زباں صبح و مسا ہو

اب مشہدی اس مصرعہ کو ہر بار پڑھا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

دیگر

تو جہاں میں ہے وصیِ مصطفےٰ
شان میں آیا ہے تیری ہل اتیٰ
ساقیِ کوثر لقب پایا شہا
لحمک لحمی پیمبرؐ نے کہا

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضےٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

یا علیؑ مشکل کشا بہرِ خدا
دین کی دولت تو بخشی ہے شہا
عرض اک خادم کی سن لیجئے ذرا
دولتِ دنیا بھی کر دیجئے عطا

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضےٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

تم نے سائل کو انگوٹھی کی عطا
پھر یہ اے مولا تعجب کی ہے جا
مور کو رتبہ سلیماں کا دیا
آپ کا کہلا کے عسرت میں رہا

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

جو کوئی در پہ ترے سائل ہوا
اے مرے مولا برائے مصطفےٰ
گوہرِ مقصود سے داماں بھرا
کیجئے میری بھی حاجت کو روا

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

کوئی یاں پرساں نہیں غیر از خدا
ہند میں تکلیف ہے حد سے سوا
رات دن ہوں قیدِ عسرت میں پھنسا
اپنے روضہ پہ بلا لیجئے شہا

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

Presented by www.ziaraat.com

شیر نے سلمان کو گھیرا جوں ہی
نام جب تیرا لیا اے شاہِ دیں
تکتا تھا حسرت سے وہ ہر سو حزیں
چھٹ گیا ظالم کے پھندے سے وہیں

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

جو ترا تابع ہے وہ دیندار ہے
نام تیرا حیدرِ کرارؑ ہے
اس کا بیڑا دو جہاں میں پار ہے
اس لیے تیری مدد درکار ہے

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

اے امیرِ مومناں شاہِ نجف
عیش میرا ہو گیا سارا تلف
دیکھیے بہرِ خدا میری طرف
رحم کر کیجیے زہے عزّ و شرف

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

ذات ہے تیری وہ شاہا بحر و بر
نام یکتا ہوں ترا آٹھوں پہر
جس کو چاہے بخش دے لعل و گہر
تو اگر چاہے تو ذرہ ہو قمر

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

نوحؑ کو طوفاں سے دی تو نے نجات
تو نے اسود کے ملائے تن سے ہات
خضر کو تو نے دیا آبِ حیات
تجھ سے کی خورشید نے دنیا میں بات

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

تو وہ ہے مشکل کشائے دو جہاں
ہیں ترے مداح سارے انس و جاں

نام تیرا جب کیا وردِ زباں
حق نے ابراہیمؑ کو بخشی اماں

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

جبکہ یونسؑ کو گئی مچھلی نگل
نام تیرا جب لیا پایا یہ پھل
چین پڑتا تھا انھیں ہرگز نہ کل
خود بخود اس نے دیا منہ سے اگل

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشا

محتشم کی جس طرح امداد کی
جس طرح فریاد کاشی کی سنی
عفو دعبل کی خطا جیسی ہوئی
دستگیری کیجیے عاجز کی بھی

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

یا علیؑ آفاق میں تیرا ہے نام
ضیق میں ہے ایک مدت سے غلام
ہم ہیں خادم تو ہے آقا اور امام
طالبِ امداد ہوں ہر صبح و شام

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

آپ نے ہر ایک نبیؑ کی کی مدد
آپ ہیں روزی رسانِ نیک و بد
آپ سے محکم ہوا دینِ صمد
میں ہوں خادم عرض میری ہو نہ رد

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

یا علیؑ لیجیے خبر ہوں بیقرار
کب تلک در در پھروں امیدوار
جز ترے کس سے کہوں میں حالِ زار
ہو گیا عنقا جہاں سے روزگار

Presented by www.ziaraat.com

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

جلد پہنچو یا علیؑ فریاد کو
نامۂ اعمال سے نادم ہوں گو
آبرو جاتی رہے ایسا نہ ہو
عرض اپنے مدح خواں کی سُن تو لو

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

در پئے تکلیف ہے یہ چرخِ بد
عرضِ خادم کی نہ آقا کیجئے رَد
کرتا ہے ہر بات پر میری حسد
آپ کا مداح ہوں کیجئے مدد

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

التجا تم سے جو کرتا ہے عشقیؔ
آبرو رکھ لو پئے ربِّ قدیر
عرض گوہر ہو پذیرا یا امیر
بسّدِ لولاک کے تم ہو وزیر

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

دیگر

بندہ ہوں میں یا سیّدِ ذی شان تمہارا
اوّل سبھی اُمّت سے ہے ایمان تمہارا
سب خلق میں مشہور ہے احسان تمہارا
اور احمدؐ مرسل ہے ثنا خوان تمہارا
اور تم سے رضامند ہے سُبحان تمہارا

ہے ذات مبارک سے عیاں نورِ جہاں میں
ہو مظہرِ اسرار تمہیں کون و مکاں میں
تم سا نہیں دیکھا ہے کوئی ہم نے زماں میں
حافظ ہو محبّوں کے ہویدا و نہاں میں
رہتا ہے غریبوں پہ سدا دھیان تمہارا

کرتا ہے ترے نام کا جو وردِ یقیں سے
جس دل میں نہیں حُبِ علیؑ غصہ و کیں سے
بیشک وُہ مسلمان ہے ایمان سے دیں سے
ناراض ہے حق ایسے ہی بدبخت لعیں سے
دوزخ میں پڑے دشمنِ حیران تمہارا

اس نام پہ قربان ہوں کیا نام عجب ہے
اس نام کے عاشق پہ سدا شفقتِ رب ہے
یہ نام بڑا نام ہے اور جائے اَدب ہے
یہ نام اُسی کا ہے کہ جو مہرِ عرب ہے
دو جگ میں رہے شاد مدح خوان تمہارا

یہ سات زمیں آپکے میدان ہیں یا شاہ
اور شمس و قمر اُن کے شمع دان ہیں یا شاہ
اور سات فلک آپکے ایوان ہیں یا شاہ
اور خیل ملک اُن کے نگہبان ہیں یا شاہ
ہے جنّتِ فردوس گلستان تمہارا

یا شاہ مجھے اس غم زحمت نے رولایا
اور شرم کے مارے اسے لوگوں سے چھپایا
اس درد مصیبت نے مجھے مار مٹایا
سائل تری سرکار کا ہو کر ہوں میں آیا
ہووے مری اس درد پہ درمان تمہارا

دہلیز کو اب آپکی بیٹھا ہوں پکڑ کے
ہوں آن پڑا در پہ ہر ایک جا سے گذر کے
چھوڑوں نہ کبھی اس درد دہلیز کو مر کے
سُن لیجے مناقب کہ یہ ٹکڑے ہیں جگر کے
رحمت ہے محبّت سے ثنا خواں تمہارا

دیگر

دریا رسولؐ ہے تو گہر مرتضیٰؑ علی
گلبن نبیؐ ہے اور گلِ تر مرتضیٰؑ علیؑ
وُہ نخل مدعا ہے ثمر مرتضیٰ علیؑ
خورشید ہے رسولؐ قمر مرتضیٰ علیؑ
وہ ہے مدینہ علم کا در مرتضیٰ علیؑ

دونوں ہیں ایک نور دو عالم کے پیشوا
اِک انمیں تاج بخش ہے اِک شاہِ ہل اتیٰ
اِک مقطع رسل ہے تو اِک مطلع وِلا
اِک اُن میں ہے مسیح زماں دوسرا دوا

Presented by www.ziaraat.com

چشم جہاں نبیؐ ہے نظر مرتضیٰ علیؑ

ہے صاف میم اسم محمدؐ کا یہ بیاں
ح سے اشارہ حسنینؑ فلک نشاں
یعنی علیؑ ہے مالک و مولائے دوجہاں
میم دوم سے مرتبہ فاطمہؑ عیاں
آخر ہے دال دال سے در مرتضیٰ علیؑ

ہم ایسے پر فدا ہوں تو پھر کچھ نہیں ہے باک
پارس ہے سنگ راہِ نجف کیمیا ہے خاک
روح اللہ جسکو آکے کہے روحنا فداک
کیا منہ مرا جو کر سکوں مدح نگاہِ پاک
ذرے ہوں زر کرے جو نظر مرتضیٰ علیؑ

چاہے علیؑ تو کوئی بلا پھر نہ آ سکے
کیا منہ قوی ضعیف کا جو دھیان لا سکے
پروانے کو نہ شمع کا شعلہ جلا سکے
ممکن نہیں کہ پھر اُسے جبریلؑ پا سکے
دے مورِ ناتواں کو جو پر مرتضیٰ علیؑ

معشوقوں کا جو شکوہ کریں عاشقانِ وقت
قمری کے پاؤں چومے ہر اک سرو کا درخت
بلبل کیواسطے گل تر ہو بجائے تخت
ہر سخت چیز نرم ہو اور نرم چیز سخت
کر دیوے جو انقلاب اگر مرتضیٰ علیؑ

خوفِ نگاہِ قہر سے دریا نہ ہوں رواں
ضربت اٹھا سکیں نہ کبھی ہفت آسماں
سب انس و جن پکاریں کہ یا شاہ الاماں
بجلی شرر کی طرح سے ہو سنگ میں نہاں
عریاں کرے جو تیغ دو سر مرتضیٰ علیؑ

شاگرد اس کے لاکھ ہیں روح الامینؑ سے
جو شے ہے عرش پر وہ نکالیں زمیں سے
پیدا ہوئے تو بھر دیئے آفاق دین سے
سچ ہے کہ بس مکاں کا شرف ہے مکیں سے
کعبہ صدف ہے اور گہر مرتضیٰ علیؑ

جس کو کرے وہ یاد دو عالم کو بھول جائے
مطلب جو لائے دخل یہ کیا ہے حصول جائے
خوش خوش پھرے جو آکے حزین و ملول جائے
بشاش اس قدر ہو کہ جامے میں پھول جائے

خواہش سے گل کو دیکھے اگر مرتضیٰ علیؑ

ادنیٰ گدا کو رشکِ سکندر کرے علیؑ
اپنا جو قہر و رحم کسی پر کرے علیؑ
قطرے کو چاہے سیپ میں گوہر کرے علیؑ
پتھر کو موم موم کو پتھر کرے علیؑ
قادر ہے اس پہ کون مگر مرتضیٰ علیؑ

چاہے علیؑ تو ظلمتِ آفاق دور ہو
پتلی کی طرح عین سیاہی میں نور ہو
دامانِ شام چادر صبح نشور ہو
مشرق سے مہر کا عوض مہ ظہور ہو
پس شام ہی سے کر دے سحر مرتضیٰ علیؑ

طوفان کو اگر مدد بوتراب ہو
گرداب اسی جہاز کے نائب مناب ہو
جنبش نہ ہو جہاز کو پانی سراب ہو
جائے رسن تو موج ہو لنگر حباب ہو
قائم کرے جہاز اگر مرتضیٰ علیؑ

حیدرؑ ہے بادشاہِ عرب خسرو عجم
ابن عم نبیؐ اسد حق شہ امم
مداح جن و انس و ملک ہیں زہے حشم
کیونکر بھلا نہ کعبہ کی اصل اس کو جانیں ہم
ہے قبلہ شبیرؑ و شبرؑ مرتضیٰ علیؑ

مونس لحد میں ہوگا علی شیخ و شاب کا
منہ کب فرشتوں کا ہے سوال و جواب کا
کب ہو فشار عشق ہو گر بوتراب کا
ہم عاصیوں کو ڈر نہیں روزِ حساب کا
ہے مومنوں کے حق میں سپر مرتضیٰ علیؑ

روشن جو ہیں نجوم تو روئے علیؑ سے ہیں
گل مست باغ دہر میں بوئے علیؑ سے ہیں
سرسبز باغ آب وضوئے علیؑ سے ہیں
مانوس بلبلیں ہیں تو خوئے علیؑ سے ہیں
ہنس ہنس کے کہتے ہیں گل تر مرتضیٰ علیؑ

دیکھو تو مومنو کہ یہ معراج شاہ ہے
منکر اس اوج کا جو کوئی روسیاہ ہے
پائے علیؑ و دوش رسالتؐ پناہ ہے
نقشِ قدم پہ مہر نبوت گواہ ہے

Presented by www.ziaraat.com

پہنچے ہیں عرش سے بھی اُدھر مرتضیٰ علیؑ

غنچوں کو بھی گدا کی طرح زر عطا کیا
ذرّہ جو مانگا مہرِ منور عطا کیا
ناچیز قطرہ کو بھی سمندر عطا کیا
پیاسے کو اُس نے چشمہ کوثر عطا کیا
ہے مالکِ قضا و قدر مرتضیٰ علیؑ

شمشیر دو زباں کو لہو کی جو چاٹ دے
وہ بحرِ خوں بہے کہ دکھائی نہ پاٹ دے
اک دم میں خندقوں کو وہ لاشوں سے پاٹ دے
مانندِ سیل راستہ کفر کاٹ دے
کرلے حصارِ کفر کو سر مُرتضیٰ علیؑ

حیدرؑ سے منحرف ہو تو حل مدعا نہ ہو
عیسیٰؑ کرے علاج تو کچھ فائدہ نہ ہو
نافع برائے تشنگی آبِ بقا نہ ہو
ہو مرتضیٰؑ جدھر تو ادھر کیا خدا نہ ہو
خود ہے خدا اُدھر ہے جدھر مُرتضیٰ علیؑ

گلشن میں پھول پھول کا ہر خار ہو نہال
قطرے کو دُر کو ذرّہ سے ہو مہر کو زوال
بیشک و شبہ بدر کو ناقص کرے ہلال
شغلِ شکارِ شیر میں مشغول ہو شغال
دے زور ناتواں کو اگر مرتضیٰ علیؑ

اعدا کا رنگ صولتِ حیدرؑ سے زرد ہے
جرأت میں اور زور میں کون ایسا مرد ہے
خاکِ قدم کے سامنے اکسیر گرد ہے
زوجِ بتولؑ جوہرِ ذاتی میں فرد ہے
شیرِ خدا امیرِ بشر مرتضیٰ علیؑ

جو پھول چاہے پھل اُسے ہر اک نہال دے
بحرین دستِ موج سے موتی نکال دے
سینہ سے کوہ لعلِ بدخشاں اُگال دے
بس فرد فرد مطلبِ دل بے سوال دے
بخشش کے وقت دیکھے جدھر مرتضیٰ علیؑ

مصدر ہے نیک فعل کا سلطانِ بحر و بر
تفصیل جو کہ دیتا ہے کم ظرف ہے بشر
ناقص ہے بے مثال نہ سمجھے کوئی اگر
کہتا ہے مبتدا نہ کوئی بے خبر خبر

ہے اصلِ مصطفےٰؐ و خبر مُرتضیٰ علیؑ

مرحب جو تھا بسیطِ جہاں میں طویل قد
آکر قریب جبکہ رجز خواں ہوا وہ بد
کامل ہر یک جنگ میں افسر بجد و کد
ہونے لگا خفیف پڑھا حق کا جب اسد
بہرِ مزید فتح و ظفر مُرتضیٰ علیؑ

جب وقتِ جنگ تیغ بکفِ شہ سے وہ ہوا
اس صدرِ دیں کی ضرب سے طے قصّہ ہو گیا
بے عقل تھا کہ حرب میں کی اس نے ابتدا
قصرِ بدن سے قبض ہوئی روحِ بے حیا
سر قطع کرکے آئے اِدھر مرتضیٰ علیؑ

باغِ جہاں سے دُور کیا بوئے کفر کو
سیلِ فنا سے خشک کیا جوئے کفر کو
دکھلایا بابِ فتح سقر روئے کفر کو
توڑے نہ کس طرح سے وہ بازوئے کفر کو
خیبر کا جب اکھاڑ دے در مرتضیٰ علیؑ

حضرتؑ نے راہِ حق میں ہر اک سے کیا سلوک
کس جنگ میں بھلا ہوئی حیدرؑ سے بھول چوک
اس شاہ کو خراج دیا کرتے تھے ملوک
صفین و خیبر و احُد و خندق و تبوک
غالب رہے ہیں کافروں پر مرتضیٰ علیؑ

معجز نمائی میں وہ پیمبرؐ سے کم نہیں
فیضِ نظر سے زردیٔ رُخ زر سے کم نہیں
ذرہ قدم کا خسروِ خاور سے کم نہیں
بہرِ عدو نگاہ بھی خنجر سے کم نہیں
ہنگامِ جنگ دیکھے جدھر مرتضیٰ علیؑ

اِک مور سے ہو فوجِ سلیمانؑ شکست کھائے
ہر اک ہما گداؤں کے سایہ میں چھپنے آئے
پیشِ حباب پنجۂ فولاد ٹوٹ جائے
یہ جذب ہو کہ کاہ رُبا کوہ کو اُٹھائے
غالب ہے بس وہی ہے جدھر مُرتضیٰ علیؑ

خود اُڑ کے پہنچے پاؤں پہ گل جبہ سائی کو
غلمان آئے فخر سے حاجت روائی کو
کوثر جناں سے نکلے وہیں پیشوائی کو
حوریں تمام دوڑ پڑیں رہنمائی کو

Presented by www.ziaraat.com

دے جس کو باغِ خلد میں گھر مرتضیٰ علیؑ

تخمِ گناہ بوئے ہوں گو دل کے کشت میں
نارِ جحیم لکھی ہو گر سرنوشت میں
حیدرؑ ہی کام آئیں گے اعمالِ زشت میں
چھٹکر قفس بھی جسم سے دم لے بہشت میں

دے جس کے مرغِ روح کو پر مرتضیٰ علیؑ

اندھا ملے جو آنکھ کو پائے حضورؐ پر
دیکھا تھا جو کلیمؑ نے خود کوہِ طور پر
بیشک سرور ہو اُسے حاصل سرور پر
پڑ جائے آنکھ بس اُسی خالق کے نور پر

اعمیٰ کو دے جو نورِ بصر مرتضیٰ علیؑ

آئے خلافِ حکم کا گردوں کو گر خیال
پائے فتیلہ کاہ کشاں کا بس اشتعال
ہو اُس پہ تیز شعلۂ شہ کا وہیں جلال
اُڑ جائیں جل کے ہفت فلک لے اُڑی کی مثال

ذرّہ کرے جو گرم نظر مرتضیٰ علیؑ

مسکین یتیم اسیر کو سیر اُس نے کر دیا
واللیل زلف ہے رُخ پہ نورِ والضحےٰ
ہے صاحبِ تبارک و یٰسین و ہل اتیٰ
حیدرؑ وہ ہے کہ جس کا ہے مداح خود خدا

اور ہے مآلِ حمد شبر مرتضیٰ علیؑ

شیرِ خدا دیا کئے مصحف سے یہ خبر
کیا مال و زر ہے اور یہ زالِ جہاں کدھر
بے شبہ ہے محبتِ اصنام حبِ زر
کیونکر طلاقِ بائن اُسے دیں نہ شیرِ نر

دُنیا کو جانتے رہے شر مرتضیٰ علیؑ

گرتا ہوا محب ہو تو اس کو سنبھال لے
نیزہ پکڑ کے پہلے اُسے دیکھ بھال لے
اور نام جنگ کا جو عدو بد خصال لے
سینہ سے صاف دل کو عدو کے نکال لے

نیزہ کا جب دکھاتے ہنر مرتضیٰ علیؑ

لکھوں جو وصفِ دلدلِ شاہنشہِ زماں
اِک نقطہ اس کے کاوے کے آگے ہی نیست ہاں
ہو حرف حرف مورچہ کی شکل سے عیاں
یہ ہے براق صورت و سیرت میں بیگماں

معراج ہو جو دے اُسے پر مرتضیٰ علیؑ

عقبہ نے ایک دن جو پیمبرؐ سے عرض کی
ہم کس سے پوچھیں آپکا ہے کونسا وصی
بعد آپ کے اگر کوئی مشکل ہو یا نبیؐ
بعضے تو کہتے ہیں کہ ابو بکر ہے ولی

کہتے ہیں بعض بعض مگر مرتضیٰ علیؑ

بولے نبیؐ کہ میرے وصی کا سُنو پتہ
ہمنام اپنا خود جسے اللہ نے کیا
ہے برگزیدۂ صمدِ کل کا پیشوا
حکمِ خدا بتولؑ سے آیا نکاح کا

ہے جس کا نام خیرِ بشر مرتضیٰ علیؑ

بہرِ علیؑ رسولِ خداؐ آپ کہہ گئے
اللہ نے بنائے ہیں دس درجے علم کے
نو حصے تو علیؑ ولی کو عطا کئے
ہے ایک حصہ ساری خدائی کیوا سطے

ہے مخزنِ علوم مگر مرتضیٰ علیؑ

ابن ابی الحدید مخالف کا پیشوا
ہے صاف شرحِ نہج بلاغہ میں لکھ گیا
ہر علم کی علیؑ ہی کی جانب ہے انتہا
دریا وہ ہے ہر ایک دُرِ علم و فضل کا

در کیا ہے سب علوم کا گھر مرتضیٰ علیؑ

شہرہ بہت ہے معتزلہ کے علوم کا
ہیں اہلِ فکر و صاحبِ توحیدِ بے ریا
بوہاشم ان سبھوں کا ہے استاد و مقتدا
اُس کا محمدؐ حنفیہ تھا رہنما

ان کا معلّم اور پدر مرتضیٰ علیؑ

علموں میں اشعریہ جو ماہر سبھی کے ہیں
پیرو مگر وہ معتزلہ میں کسی کے ہیں
شاگرد سب ابوالحسن اشعری کے ہیں
شاگرد پھر وہ معتزلہ بھی علیؑ کے ہیں

ہر ایک علم کا ہے مقر مرتضیٰ علیؑ

ہیں حنبلی و مالکی و شافعی کدھر
اور حال بوحنیفہ ہویدا ہے سربسر
شاگرد بوحنیفہ ہیں یہ تینوں یک دگر
پڑھتا تھا آ کے حضرتِ صادقؑ سے بیخبر

Presented by www.ziaraat.com

صادق کے جد ہیں کون؟ مگر مرتضیٰ علیؑ

فرماتے ہیں علیؑ ولی شاہ مومناں
تحریر اتنی جلدیں ہوں بے شبہ بےگماں
بسم اللہ صحیفۂ حق کا جو ہو بیاں
ستّر شتر پہ لادیں تو ہوں سُست وہ رواں

کب بیسر ہوں بیان سے پر مرتضیٰ علیؑ

جند رئیس بسکہ رکھتے تھے اعدائے دیں نفاق
بلوایا ایک وقت کہ آنا ہو شہ کو شاق
ستّر لعینوں نے کیا دعوت پہ اتفاق
اعجازِ شاہ پر ہوں فدا صاحبِ وفاق

سب جا تھے ایک وقت مگر مرتضیٰ علیؑ

رخصت ہر اک سے ہو کے جو گھر آئے مرتضیٰؑ
اعجاز دیکھو ایک سے ایک ان میں کہتا تھا
دعوت جنھوں نے کی تھی ہوئے جمع ایک جا
جس وقت وعدہ آنے کا حضرت نے تھا کیا

واللہ آئے تھے مرے گھر مرتضیٰ علیؑ

سب مل کے آئے پیش شہنشاہ مرسلاںؐ
بولے نبیؐ کہ نورِ خدا کا نہیں کہاں
ان سب نے جب یہ معجزہ شہ کا کیا بیاں
تم کہتے ہو ہمارے یہاں تھے شہ زماں

اُس وقت میرے پاس تھے پر مرتضیٰ علیؑ

ناگاہ جبرئیلؑ کا اُس دم گذر ہوا
تم کہتے ہو کہ تمھارے نزدیک مرتضیٰؑ
پیغامِ حق یہ لائے کہ اے فخرِ انبیاؐ
اس وقت زیرِ عرش علیؑ میرے پاس تھا

پہنچے غرض کدھر سے کدھر مرتضیٰ علیؑ

وُہ نور مثلِ مہر نظر آیا جا بجا
ہے واجبُ الوجود یہ کیونکر کہوں بھلا
تھا جا بجا وہ نور مگر ایک وقت تھا
بے ریب بےگماں ہیں علیؑ بندۂ خدا

کب ہے جدا خدا سے مگر مرتضیٰ علیؑ

یہ ابنِ بابویہ نے لکھا ہے ماجرا
ظاہر میں دَور دورہ تھا اوّل خلیفہ کا
آیا جو ایک سال مدینہ میں زلزلہ
مالک تھے گو کہ ظاہر و باطن کے مرتضیٰؑ

خانہ نشیں تھے جَور سے پر مُرتضیٰ علیؑ

ہونے لگے جو خوف سے عبدِ خدا تلف
وہ کانپتے تھے زلزلہ کیا کرتے برطرف
سب پہنچے باندھ باندھ کے شیخین پاس صف
آخر کو سب گئے سوئے شاہنشہِ نجف

ہیں ہر بلا و غم کے مفر مرتضیٰ علیؑ

کی عرض سب نے جوڑ کے شیرِ خدا سے ہاتھ
اس زلزلہ سے ہمکو کسی طرح ہو نجات
جاتی ہے جان مفت میں اے شاہِ کائنات
تم چاہو تو زمیں کو ہو یا شہ ابھی ثبات

شق ہونے کا زمیں کے ہے ڈر مرتضیٰ علیؑ

یہ سُن کے ان کے ساتھ روانہ ہوئے امام
تھی اِک بلندی اس پہ علیؑ نے کیا قیام
رکھکر زمیں پہ ہاتھ یہ کرنے لگے کلام
تھم اے زمیں نہیں تو علیؑ لے گا انتقام

تجھ کو ہلائے؟ ضیغمِ نر مرتضیٰ علیؑ

دیکھا سبھوں نے صاف کہی جب یہ شہ نے بات
سب سے لگا وہ کہنے یہ مختارِ کائنات
اِسبات ہی کے ساتھ زمین کو ہوا ثبات
دیتی ہے سب حساب زمیں دن ہو یا کہ رات

سُنتا ہے حال شام و سحر مُرتضیٰ علیؑ

اپنے محبّوں کی خبر اب یا امام لے
یہ نذر میری اے شہِ عالی مُقام لے
ہیں غم کے زلزلہ میں محب سب کو تھام لے
مدّاح ہوں سو مدح کا تو مجھ سے کام لے

اپنی ثنا کے بخش گہر مُرتضیٰ علیؑ

کیا مدح ہے یہ تجھ شہِ ذیشاں کے سامنے
مضموں بڑے ہیں گو کہ سخنداں کے سامنے
لایا ہوں ایک پھول گلستاں کے سامنے
یہ کیا پری کی قدر سُلیماںؑ کے سامنے

تیرا کرم کرے جو نظر مُرتضیٰ علیؑ

لائے جو کوئی لعل بدخشاں میں قدر کیا
قطرہ کی سچ ہے چشمۂ حیواں میں قدر کیا
زیرہ جو لے کے آئے تو کرماں میں قدر کیا
اِک برگِ گُل کی روضۂ رضواں میں قدر کیا

Presented by www.ziaraat.com

یہ مدح اور غیرِ بشر مُرتضیٰ علیؑ

یا شاہ فرطِ عشق سے بے حس سمجھ مجھے
اے کیمیائے قدرِ حق مس سمجھ مجھے
ہدیہ مرا قلیل ہے مفلس سمجھ مجھے
دیکھا نہ تیرا مرتبہ نرگس سمجھ مجھے

یہ آنکھ اپنے نور سے بھر مُرتضیٰ علیؑ

مطلب ہر تو مراد ہے تو مُدعا ہے تو
مشکل کا کچھ الم نہیں مشکلکشا ہے تو
دردِ دلِ قبول کی شاہا دوا ہے تو
حاجت مری روا ہو کہ حاجت روا ہے تو

چشم عطا قبول پہ کر مُرتضیٰ علیؑ

مدّت سے رنج و درد میں ہوں شاد کر مجھے
تو پہلے تو سفر کا عطا زاد کر مجھے
مانند سرو رنج سے آزاد کر مجھے
پھر اپنے در پہ یاشہ دیں یاد کر مجھے

ہوں خاک پر چھٹے نہ وہ در مرتضیٰ علیؑ

ہے آرزو کہ دیکھ لوں آنکھوں سے وہ مزار
اور ہند ہی میں دفن اگر ہو یہ جسم زار
اور بعد مرگ مجھ کو تمھارا ملے جوار
کہہ دو زمین سے کہ نہ مجھ پر کرے فشار

پہنچائے تا زمیں نہ ضرر مرتضیٰ علیؑ

تیرا غلام گردش گردوں سے تنگ ہے
گردوں مجھے گرائے مرے حق میں ننگ ہے
ظاہر میں جو بلند ہے اب اس سے جنگ ہے
تھام اے خدا کے ہاتھ مجھے کیا درنگ ہے

دیر اس قدر نہ کر اب ادھر مرتضیٰ علیؑ

حاصل یہ مطلب اے شہ عالی وقار ہو
لیکن وہ روزگار کہ جو پائدار ہو
عزت سے اس جہاں میں بسر روزگار ہو
دے اس قدر مجھے کہ مرا اختیار ہو

بخششوں میں تیرے نام پہ زر مرتضیٰ علیؑ

لیکن دلی مراد جو تھی اور مدعا
دنیا سے کام کیا اُسے جو ہو ترا گدا
عرض اس کو اس غلام نے پہلے ہی کر دیا
کو نین سے سوا ہے جو مل جائے در ترا

مجھ کو طلب کر اب تو ادھر مرتضیٰ علیؑ

دیگر

قلم ہوں شاخِ اشجارِ جہاں کاغذ فلک گر ہو
جہاں کاتب دُعائے مصطفےٰ تا یَدِ داور ہو
سیاہی چشمۂ حیواں ہو دریا ہو سمندر ہو
نویسندوں کو لکھنے کی بھی مُہلت تا بمحشر ہو

یہ سب ہوں ذہن عالی سے بلند ہر اک سخنور ہو
ثنا جد کی ترے اے مہدیٔ دیں پھر بھی کمتر ہو

سیاہی ہر گھڑی ہر ابرِ باراں سے میسر ہو
ہر اک پتہ کا ہو کاغذ چرخ سی وسعت میں مسطر ہو
پرِ ہر کاہ ہنگام رقم خامہ سے بڑھ کر ہو
مدد اللہ کی ہو سایۂ حق سر کے اوپر ہو

دو عالم حشر تک کاتب ہو تعریف پیمبرؐ ہو
زبانِ مصطفےٰؐ سے وصف تیرا ہو تو بہتر ہو

پرِ جبریلؑ سایہ کے لیے حضرت کے سر پر ہو
درستِ وصاف رہ کر نیکو حاضر خضرؑ رہبر ہو
نقیبِ فوج ہاتف مدح خواں عیسیٰؑ پیمبر ہو
تن الیاسؑ بہر آبپاشی پیش لشکر ہو

پے آرائش فرشِ مکاں ادریسؑ آ کر ہو
یہ سب کچھ ہو ترا جسدم ظہور اے دیں کے رہبر ہو

علی دہنے ملک بائیں سپر حفظِ پیمبرؐ ہو
میانِ سایۂ حضرت سر اقبال پر فر ہو
سر حضرت میاں سایۂ اللہ اکبر ہو
میانِ سایۂ اقبال جرأت رعب ظاہر ہو

میانِ رعب جرأت فتح اور نصرت میسر ہو
میانِ فتح پامالیٔ کفر و بدعت و شر ہو

منوّر رُخ سے جائے قصر قصر دیدہ تر ہو
پے مردم بجائے شمع شمع قصر اخضر ہو
میاں قصر جائے مردماں مردم مُسخر ہو
میانِ شمع جائے گل گلِ باغ پیمبر ہو

میانِ گل بجائے نور نورِ رب اکبر ہو

Presented by www.ziaraat.com

میاں نور جائے دید و دیدارِ منوّر ہو

تری صورت ہو نظروں میں تصور تیرا دلکو ہو
میانِ شمع تیری روشنی گل میں تری بُو ہو
ترا جلوہ ہو ہر جا پر جدھر دیکھوں اُدھر تو ہو
میانِ مہر تیرا نور مہ پہ ایک پرتو ہو

لبوں سے سُرخرو لعل اور دہن سے رُوئے جوہر ہو
گہر پر آپ قرباں گوہرِ دنداں پہ گوہر ہو

برائے طالبِ دیدار دیدار آپ جو دکھلائے
غبارِ پا ہو سرمہ سرمہ تاثیرِ حیا پائے
ترا رُخ ہو چراغِ طور طور اس فخر میں آئے
وہ سرمہ جائے مردم مردم دیدہ کو مل جائے

میانِ چشم سرمہ ہو شفا سرمہ کے اندر ہو
شفا کے لطف سے دیکھیں جو شئے اخفا تو اظہر ہو

ترا نقشِ قدم حرزِ گلوئے خاکِ انساں ہو
ظہورِ فضلِ یزداں سے الگ آسیبِ شیطاں ہو
کمالِ حرز سے تن پر ظہورِ فضلِ یزداں ہو
الگ شیطاں کے ہونے سے پائے کلمہ ہر آں ہو

طفیلِ کلمۂ طیّب خدا کا ذکر گھر گھر ہو
ہر اک گھر ذکرِ خالق سے مثالِ کعبہ بہتر ہو

زنا و کذب و کفر و شرک و ظلم و دزدی و بدعت
ہوا و بغض و افلاس و غم و بیماری و ذلت
فریب و مکر و حرص و فکر و بخل و نخوت و حسرت
جہاں سے اسطرح ہوں دور جوں خورشید سے ظلمت

نہ ملحد ہو نہ مُرتد ہو نہ مشرک ہو نہ کافر ہو
نہ فاسق ہو نہ فاجر ہو نہ کاذب نے ستمگر ہو

پڑھے زنّار بھی تسبیح مُصحف[۱] جائے قشقہ ہو
بجائے کفر ہو اسلام جائے دیر کعبہ ہو
برہمن کی جگہ مومن اذاں ناقوس کی جا ہو
مسلماں جائے نصرانی ہو مسجد جائے گرجا ہو

یہودی و مجوسی تابعِ دینِ پیمبر ہو
گروہ گبر و ترسا قائلِ اللہ اکبر ہو

۱ نشانِ سجدہ

ترے عدل و کرم کا خلق میں شہرہ جو ہو جائے
ہوا پہنچے جو پروانہ کو شعلہ آنچ پہنچائے
جو دیکھے گرگ بکری کو تو شیر آنکھ اسکو دکھلائے
جو آئے آگ روئی پر تو پانی آگ پر آئے

چڑھے پانی جو سر پر شعلہ افشاں روئے انور ہو
کرن خورشید گر ڈالے نقاب ابر منہ پر ہو

ترے ابرِ کرم کا ہو نسیمِ صبح پر سایا
خوشی سے دل یہ پھولیں بوئے ایماں حسن سے ہو پیدا
نسیمِ صبح سے ہوں سب شگفتہ غنچۂ دلہا
یہ بو ہو آتشِ الفت اگر کھینچے عرق اس کا

عرق سے کاتبِ اعمال کا دامن معطر ہو
عرق ایسا ہو جو عطرِ گلِ جنّت سے بہتر ہو

زمیں سے آسماں تک روئے روشن کا یہ ہو جلوہ
کریں عیسیٰؑ فلک سے آ کے فرشِ خاک پر تکیہ
ہنسے خورشید کا منہ دیکھکر ہر وقت ہر ذرہ
ہوس شیطان کو ہو کیجئے اب خاک پر سجدہ

سمِ توسن پہ قرباں جان سے ماہِ منور ہو
زمیں پر ذرّہ ذرّہ پر فدا سلطانِ خاور ہو

یہ تحتِ منشیاں ہو خلق میں خامہ رواں جبتک
یہ تحتِ دفترِ عالم ہو حرفِ حق عیاں جبتک
یہ تحتِ خامہ ہو کل دفترِ ہر دو جہاں جبتک
یہ تحتِ کلمۂ حق ہوں معانی خوش بیاں جبتک

ثنا تیری نہ ہو گر ہر ملک کاتب برابر ہو
سپہرِ ہفت آسماں ملکر نہ یاں اک جزوِ دفتر ہو

دعا سے تیری شائق پر یہی گر لطف ہو جائے
میانِ سایۂ احمدؐ جگہ طالب وہاں پائے
خدا صدمہ کوئی دنیا و عقبیٰ میں نہ دکھلائے
رہے خوش یاں غم و افلاس و بیماری نہ پاس آئے

ترا مداح مصروفِ سخن بے فکر ہو کر ہو
سرِ فکرِ سخن پر تاجِ فضلِ ربِ اکبر ہو

Presented by www.ziaraat.com

دیگر

یا علیؑ مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے	سخت مشکل آپڑی میری رہائی کیجیے
جوش میں طوفانِ غم ہی موج میں سیلاب فکر	ناؤ میری ڈوبتی ہے ناخدائی کیجیے
زنگِ غم آئینہ دل سے ہٹا دیجیے شہا	مصقلِ مہر و محبت سے صفائی کیجیے
غم کی آندھی چل رہی ہے کیا غضب اندھیر ہے	گھر میں میرے یا علیؑ اب روشنائی کیجیے
ایک عالم ہو گیا دشمن مرا تقدیر سے	یا علیؑ للہ مجھ سے آشنائی کیجیے
گرگِ گردوں نے کیا روباہ بازی کا ہے ڈھنگ	اس کے آگے پنجۂ شیرِ خدائی کیجیے

عرض خرم کیجیے مقبول اے مقبولِ حق
غمگساری کر کے اس کی جانفزائی کیجیے

دیگر

اے راحتِ جان اسد اللہؑ مدد کر	اے سرورِ وان اسد اللہؑ مدد کر
اے زیبِ مکان اسد اللہؑ مدد کر	اے شوکت و شان اسد اللہؑ مدد کر

بیتاب ہوں اس وقت پہ للہ مدد کر
اے یاورِ فوجِ شہِ ذی جاہ مدد کر

اے مہرِ درخشانِ علیؑ جلد خبر لے	اے زینتِ بستانِ علیؑ جلد خبر لے
اے نورِ خدا جانِ علیؑ جلد خبر لے	اے تابعِ فرمانِ علیؑ جلد خبر لے

اس دم نہ سوالِ دلِ ناچار کو رد کر
اے عقدہ کشائے دو جہاں جلد مدد کر

کر مجھ پہ کرم اے دُریائے ہدایت	لے میری خبر اے پسرِ شاہِ ولایت
ہو سایہ فگن اب نظرِ مہر و عنایت	موقوف ہو افلاک کی تا دل سے شکایت

آساں مری مشکل کر اب اللہ کی خاطر

احمدؐ کا تصدق اسد اللہؑ کی خاطر

یا حضرتِ عباسؑ تو دریائے عطا ہے	ممتاز ترے فیض سے خلق دوسرا ہے
تجھ سا نہ کوئی صاحبِ اقبال سنا ہے	وہ در ہے ترا شاہِ جہاں جس کا گدا ہے

فیاضِ دو عالم تری سرکار کو پا کر
سائل درِ دولت پہ ہوا اس لیے آ کر

قطرہ کو اگر چاہے تو دریا سے بڑا ہو	ذرہ نظرِ مہر سے خورشید ضیا ہو
ہو رحم جو مردے پہ تو وہ دم میں کھڑا ہو	ہو جائے شررِ برق اگر حکم ذرا ہو

ہر طور کی طاقت تجھے خالق نے عطا کی
لینا خبر اس موردِ آفات و بلا کی

سب خلق ہے امداد طلب تجھ سے جہاں میں	چرچا ہے ترے نام کا ہر علم و زباں میں
شہرہ ہے ترے فیض کا ہر ایک مکاں میں	ہے ہاتھ ترا توسنِ گردوں کی عناں میں

گرگرفتہ دم چرخ سے ہوں غرق مدد کر
یا شاہ سوارِ غرب و شرق مدد کر

یا شاہ میں ہوں تنگ زمانے سے چھڑانا	للہ اب ایامِ فراخی کے دکھانا
افتادہ زیرِ سمِ گردش کو اٹھانا	اے زینتِ زینِ فرسِ چرخ بچانا

پامال ہوا جاتا ہوں للہ مدد کر
اے وارثِ ارثِ اسد اللہؑ مدد کر

مجروح کیا درد کی شمشیر نے مجھ کو	بیتاب کیا نالۂ شب گیر نے مجھ کو
کیا کیا نہ کڑھایا دلِ دلگیر نے مجھ کو	دی چوبِ عصا اب فلکِ پیر نے مجھ کو

طاقت نہیں اٹھنے کی ذرا فرطِ الم سے
کس طور جدا ہوں میں شہا تیرے قدم سے

Presented by www.ziaraat.com

میں دامِ مصیبت میں ہوں تو عقدہ کشا ہے
حلقہ کئے اب لشکرِ اندوہ کھڑا ہے
میں شکلِ مریضاں ہوں تو درمانِ شفا ہے
لے آڑ ہوں میں تو سپرِ حفظِ خدا ہے
بھولا رہِ امید یہ ناچیز و حزیں ہے
یا شاہ تو خضرِ رہِ ایمان و یقیں ہے

ہے کشتیِ دل اب رہِ گرداب بلا میں
ہاں صرصرِ اندوہ ہے طوفانِ بلا میں
ہوں شکلِ حباب اب گذرِ سیلِ فنا میں
کس طور کنارہ لگے طوفانِ ہوا میں
سن کر مرے اس نالہ و فریاد و بکا کو
باندھو رسنِ حکم سے اب دستِ ہوا کو

ہے جوش پہ دریائے الم اے دلِ حیدرؑ
رکھا نہ زمانہ نے مجھے خوش کبھی دم بھر
اب غرق ہوا چاہتا ہے آہ یہ مضطر
اوقات کٹے نالہ و فریاد میں اکثر
دیکھا نہ جدا قطرۂ آنسو کو پلک سے
یہ حال رہا اے شہِ دیں جورِ فلک سے

یکجا صفتِ برق کہیں چین نہ پایا
مینہ اشک کا گو دیدۂ پرنم نے گرایا
ہر دم رہا ابرِ غمِ ناشاد کا سایا
پر نخلِ دعا میں ثمرِ عیش نہ آیا
پالا عوضِ عیش پڑا آہ سے ہم کو
پایا گلِ امید کی جا خارِ الم کو

حیران ہیں نرگس کی طرح دیدۂ خونبار
دل مثلِ نسیمِ سحری چلتا ہے ہر بار
سنبل سے زیادہ ہے پریشان دلِ زار
ہے باغِ جہاں اپنے لیے ہر روش خار
نہ یار نہ یاور ہے غریب الوطنی ہے
جز آپ کے کس سے کہوں جو دل پہ بنی ہے

لالہ کی طرح داغ پڑے سینکڑوں دل پر
مرجھا گئے برگِ شجرِ عقل سراسر

آئی چمنِ تن میں خزاں اے دلِ حیدرؑ
سرسبز برائے حسنؑ سبز قبا کر
سرو قدِ زیبا پئے امداد دکھا دے
اے ساقیِ کوثر کے پسر مجھ کو بچا دے

اے منتظرِ دیدہ خونبار مدد کر
ہوں قیدِ تردد میں گرفتار مدد کر
نورِ نظرِ حیدرؑ کرار مدد کر
یا شاہ پئے عابدِ بیمار مدد کر
یہ جورِ فلک دیکھئے اس وقت میں آکر
کس طرح چلے بارِ ستم سر پہ اٹھا کر

بیخوف نہ تھا گردشِ افلاک سے دم بھر
پر اس پہ بھی سمجھا نہ ذرا چرخِ ستمگر
شادی کو سمجھتا تھا سدا مرگ سے بدتر
اب کوہِ الم رکھ دیا بس سر پہ اٹھا کر
ناچار ہوں نہ زور نہ یاور ہے نہ زر ہے
یا حضرتِ عباسؑ فقط تم پہ نظر ہے

پہلے ہی سدا فکرِ معیشت سے دل آزار
نے ہوش ٹھکانے تھا نہ تھی طاقتِ رفتار
آوارہ پھرا کرتا تھا ہر شہر میں ناچار
نے چین تھا غم سے نہ خوشی سے تھا سروکار
سو رنج ہیں شاداں مجھے کس چیز میں پاکر
برگشتہ زمانہ ہوا یا شاہ اب آکر

یاں تیرگیِ فکر سے واللہ سراپا
کیا کیا نہ کیا اخترِ طالع نے تماشا
شکلِ شبِ دیجور ہوا آہ دن اپنا
ہر ماہ ہلالِ غم و اندوہ دکھایا
تاریک جہاں ہے نظرِ مہر دکھا دے
اے عقدہ کشا بخت ہیں خوابیدہ جگا دے

گو رنج دکھاتا ہے مجھے چرخ یہ صدہا
مرنے کی نہیں فکر ہے اپنی مجھے اصلا
پر لطف و کرم پر ترے نازاں ہوں میں شاہا
یا حضرتِ عباسؑ تو ہے مثلِ مسیحا

Presented by www.ziaraat.com

برگشتگیٔ چرخ کا کب خوف یہاں ہے
فرعون جو دشمن ہے تو موسیٰؑ نگراں ہے

چودہ جو ہیں معصوم ہر اک خاصۂ داور
مداح ہے جن بندوں کا خود خالق اکبر
ہر ایک کے صدقہ سے تم اے دلبر حیدرؑ
شاداں کرو اس شائق ناچار کو آکر

مشکل کرو حل حضرت شبیرؑ کا صدقہ
زہرا کا حسنؑ کا شہ دلگیر کا صدقہ

مناقب بجناب علی ابن ابی طالب علیہ السّلام

عیسیٰؑ کے مسیحا ہو دو عالم کی دوا ہو
ممکن ہے کہ نام آپکا لے اور نہ شفا ہو
اعجاز نما راہ نما عقدہ کشا ہو
یا شاہِ نجفؑ آپ کی کیا مدح و ثنا ہو

گر کفر نہ ہوتا تو یہ کہتا کہ خدا ہو

نزلے کے مرض سے تھا میں نزدیکِ ہلاکت
ہر چند دوا کی نہ مرض میں ہوئی خفت
جب آپ سے فریاد کی یا شاہِ ولایت
مجھ کو مرض الموت سے حاصل ہوئی صحت

اس لطف و کرم کا ترے کیا شکر ادا ہو

یعقوبؑ کو دیدارِ پسر تم نے دکھایا
سلمان کو ہے شیر کے پنجے سے چھڑایا
عیسیٰؑ سے سوا آپکو ہر بات میں پایا
چاہا جسے مارا جسے جی چاہا جِلایا

پھر کیوں نہ نصیری کہیں تم کو کہ خدا ہو

حلالِ مہماتِ جہاں آپ ہیں مولا
اللہ نے وہ رتبۂ اعلیٰ تمھیں بخشا
جس کی کہ تمنا میں رہے عیسیٰؑ و موسیٰؑ
معراج کی شب پردہ سے ہاتھ آپ کا نکلا

ثابت ہوا تم دستِ زبردستِ خدا ہو

قوت میں شجاعت میں نہیں آپکا ہمسر
پر کاٹے فرشتوں کے جنوں کو کیا بے سر

حاصل کیا حیدرؑ کا لقب چیر کے اژدر
دو انگلیوں سے تم نے اکھاڑا درِ خیبر

اس قوتِ بازو پہ نبیؐ کیوں نہ فدا ہو

ہے غیظ تمھارا غضبِ خالق باری
اک وار میں دو ہو کے گرا مرحب ناری
کیوں ہوں نہ شجاعانِ عرب جنگ سے عاری
کہتے ہیں جسے موت وہ ہے تیغ تمھاری

چاہو جسے اک وار میں بے مرگ فنا ہو

مختار کی سرکار کے واللہ ہو مختار
بیکس کے طرفدار یتیموں کے مددگار
کہتا ہوں میں کھا کر قسم ایزدِ غفار
جو واسطہ دے آپ کا اللہ کو اک بار

آدمؑ کی طرح اس کی بھی مقبول دعا ہو

معراج کو جس دم گئی احمدؐ کی سواری
ہمراہ نہ تھا کوئی بجز محرم باری
سدرہ پہ پہنچکر ہوئے جبریلؑ بھی عاری
واں احمدؐ مختار تھے یا ذات تمھاری

پھر کون یہ کہہ سکتا ہے احمدؐ سے جدا ہو

جبریلؑ کو سدرہ پہ سبق تم نے پڑھایا
پیاسا تھا خضرؑ آبِ بقا تم نے پلایا
مداح پیمبرؐ کو سدا آپ کا پایا
قرآن تمام آپ کی مدحت میں ہے آیا

پھر تیری ثنا بندہ سے کیا خاک ادا ہو

کیا آپکے القاب ہیں اے صاحبِ منبر
سرتاجِ شجاعانِ جہاں غازی و صفدر
شمشیرِ خدا مالکِ شمشیرِ دو پیکر
احمدؐ کے وصی حق کے ولی خلق کے رہبر

آدمؑ کے شرف نیّرِ اعظم کی دعا ہو

شاہونکو سخاوت میں نہیں آپ سے سبقت
وہ قطرے ہیں تم قلزم زخار سخاوت
کیا تیری شرافت ہو بیاں کیا تری رفعت
کعبہ میں ولادت ہوئی مسجد میں شہادت

کیوں عزّ و شرف تیرا نہ مقبولِ خدا ہو

مشہور ہے عالم میں ترا وصفِ سخاوت
دینے میں نہ سمجھے کبھی کچھ زر کی حقیقت

Presented by www.ziaraat.com

زر کیسا عطا آپ نے کی دین کی دولت
حاتم کو سخاوت میں نہیں آپ سے نسبت

وہ قطرۂ بے مایہ ہے تم بحرِ سخا ہو

داغِ کفِ موسیٰ یدِ بیضا کیا تم نے
ذرّہ کو قمر قطرہ کو دریا کیا تم نے
دکھ درد سے ایوبؑ کو اچھا کیا تم نے
بن باپ کے بیٹے کو مسیحا کیا تم نے

ڈرتا ہوں کہیں منہ سے نہ کہہ بیٹھوں خدا ہو

منصف نہیں دنیا میں کوئی آپ سے بڑھکر
کیا عدل کریگا کوئی اس عدل سے بہتر
مشہور ترا عدل ہے ہر اک کی زباں پر
اک دم میں کیا فیصلہ باز و کبوتر

عادل کی قسم عدل میں تم سب سے سوا ہو

بُت خانہ معبود سے باہر کیئے تم نے
عالم پہ عیاں تیغ کے جوہر کیئے تم نے
مسمار صنم خانہ برابر کیئے تم نے
کفّار کی گردن سے قلم سر کیئے تم نے

مومن کے لیے پر سپرِ حفظِ خدا ہو

دربار ترا نور کا اور فیض کی سرکار
ظاہر ہے من الشمس یہ مخفی نہیں زنہار
اک دام کے طالب کو دیا صرّہ دینار
محروم نہ سائل گیا در سے ترے اک بار

بے شبہ و شک مخزنِ الطاف و عطا ہو

مدّاح تری مدح کے لکھنے میں ہے حیران
قدرت یہ کسی میں نہیں جز خالقِ یزدان
ہر وقت اسی فکر میں رہتا ہے پریشان
اک وقت میں چالیس جگہ تم ہوئے مہمان

ہوتا ہے عیاں اس سے کہ اسرارِ خدا ہو

اے پشت پناہ غربا رحمتِ غفار
کس طرح نہ فریاد کرے آپ سے ناچار
اے دادرس خلقِ خدا راحم دستار
مسکینوں کے مونس ہو یتیموں کے پرستار

قوت ہو جوانوں کی ضعیفوں کے عصا ہو

لولاک پئے ختمِ رُسلؐ حق کا ہے کلمہ
احمدؐ نے کہا جسمک جسمی تمھیں مولا

حاصل ہوا ان دونوں حدیثوں کا نتیجہ
گر آپ نہ ہوتے تو فلک خاک نہ ہوتا

جو چاہو کرو مالکِ سرکارِ خدا ہو

اِک دم میں کیا لشکرِ جن کو تہ و بالا
دو انگلیوں سے مِرہ مرُدود کو مارا
ہے چشمۂ بربیہ پہاڑ آپ نے ڈالا
آزادیٔ دوزخ کا برا کو دیا شقا

بندے تو ہو پر کہہ نہیں سکتا ہوں کہ کیا ہو

جز ختمِ رُسلؐ آپ سے کوئی نہیں بہتر
اعجازِ پیمبرؐ سے ہوا دو مہِ انور
بے وحی کیا آپ نے ہے کارِ پیمبرؐ
کی آپ نے بھی رجعتِ خورشید مکرّر

مختارِ جہاں بعدِ نبیؐ تم بخدا ہو

طُوفان میں تھا نوحؑ کا بیڑا تہ و بالا
کوہِ الم و غم سرِ ایوبؑ سے ٹالا
پر آپ نے کس لُطف سے جاکر ہے سنبھالا
زندہ شکمِ حوت سے یُونسؑ کو نکالا

ہر بندہ کی مشکل میں تمھیں عقدہ کشا ہو

کیا کیا نہ ہُوئی آپکی بندہ پہ عنایت
دُنیا میں رہی اب نہ کسی چیز کی حاجت
ایماں کی بھی دولت ملی دنیا کی بھی دولت
صحت کا طلبگار تھا حاصل ہُوئی صحت

پھر کیوں نہ وزیر آپ پہ سو جان سے فدا ہو

دیگر

دو جگ ہے تیرے نام سے آباد یا علیؑ
رُوح الامیں کے ہو تمھیں اُستاد یا علیؑ
ہیں سارے وصف تجھ میں خُداداد یا علیؑ
کوثر کے جام سے کرو تم شاد یا علیؑ

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مُراد کرو شاد یا علیؑ

سلمان کو ایک دشت میں گھیرے تھا شیر نر
اِس کو چھڑا دیا وہیں اِک پل میں آن کر
مضطر ہو وہ یہ بولا کہ یا شاہ لو خبر
مجھ پر بھی لطف و رحم کی ہو جائے اِک نظر

Presented by www.ziaraat.com

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

جب تیرا نام لے کوئی یا شاہِ ذوالفقار
دو جگ میں کیجیو مجھے یا شاہ کامگار
آسان ہو وہ کیسی ہی مشکل کا ہو پہاڑ
تم بن ہمارا کون ہے والیٔ وغمگسار

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

دو جگ کی مشکلات ہیں سب تیرے آگے حل
کیا خوب یاد آیا ہے اس وقت پر محل
آیا ہے تنگدستی سے اب زیست میں خلل
مشکلکشائی کی تری مشہور ہے مثل

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

سائل نے ایک بار جو آکر کیا سوال
یعنی قطار اونٹوں کی دی بخش بھر کے مال
فی الفور اس کو کر دیا حضرت نے مالامال
مجکو بھی اپنے لطف و کرم سے کرو نہال

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

لکھتا ہے ایک راوی روایت سے یہ خبر
رکھتا تھا اپنے پاس زر و اسپ و شتر
تھا اک محب نثار بہ دل شاہ دین پر
سوداگری کئے ہوئے جاتا تھا اپنے گھر

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

آکر کہا کسی نے یہ اک روز راہ سے
بولا وہ ایک شرط سے نوکر رکھوں تجھے
محتاج ہو کے آیا ہوں نوکر رکھو مجھے
ضامن اگر کسی کو تو اے شخص مجھ کو دے

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ

دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

وہ بولا میرا کوئی نہیں ہے بجز خدا
اُس نے کہا قبول ہے میں نے تجھے رکھا
ضامن کہے تو دوں تجھے میں شاہ مرتضیٰ
تجار تھا وہاں سے کسی ملک کو چلا

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

القصہ ایک سمت کو اُس نے کیا سفر
ضامن کا دل میں کچھ نہ رکھا خوف اور خطر
اور اس کے ساتھ ساتھ چلا وہ بھی خیرہ سر
مارا دغا سے اس کو لیا مال اور شتر

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

کر ذبح اسکو جلدی سے گھوڑے پہ ہو سوار
زوجہ نے اُسکی دیکھا تو بولی پُکار کر ہائے
بولا یہ ساربان سے کہ چل کھینچ اب مہار
ضامن دیا تھا لیجیو خبر شاہ ذوالفقار

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

گاڑی میں روتی جاتی تھی بیتاب زار زار
یہ حال اس کا دیکھ کے بولا وہ نابکار
پردہ اُٹھا کے رستہ کو تکتی تھی بار بار
کیا دیکھتی ہے بولی ہے ضامن کا انتظار

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

کہنے لگا خموش ہو ضامن ہے اب کہاں
وہ بولی اے لعین و بد آئین و بدگمان
چپکی چلی چل اب لیے جاتا ہوں میں جہاں
آتا ہے شیرِ حق کا کوئی دم میں پہ یہاں

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

Presented by www.ziaraat.com

ناگاہ آشکار ہوا گرد اور غبار
اُس کو گرا دیا وہیں گھوڑے سے نیزہ مار
منہ پر نقاب ہاتھ میں نیزہ لیے سوار
لاشہ کی سمت گاڑی کو لایا وہ شہسوار

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

گاڑی جب آئی واں پہ جہاں لاش تھی پڑی
بولی کہ غور کیجیے یا مرتضیٰ علیؑ
گاڑی سے وہ اتر کے وہاں پیٹنے لگی
یہ دشت اور مسافری اور میری بیکسی

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

دیکھا جو اُسکی لاش کو سر تن سے ہے جدا
اُس کے سر بریدہ کو تن سے ملا دیا
گھوڑے سے تب اُتر پڑے واں شاہ لافتا
فرمایا اُٹھ بحکم خدا اُٹھ کھڑا ہوا

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

وہ دونوں یوں پکارے ملی داد یا علیؑ
صدقے تمہارے خوب کی امداد یا علیؑ
پائی مراد دل بھی ہوا شاد یا علیؑ
قرباں تمہارے ہوئے یہ شمشاد یا علیؑ

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

تسبیح تیرے نام کی ہے ورد صبح و شام
سب صدق دل سے سونپ دیے تم کو اپنے کام
پڑھتا ہوں پہلے بھیج کے صلوٰۃ اور سلام
میرے معاملہ کے ہو ضامن تمہیں امام

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

من بعد مصطفےٰ کے ہو برحق تمہیں وصی
تم شاہ دو جہاں ہو میں بندہ ہوں جعفری

محتاج پر کسی کا نہ کیجیو مجھے کبھی
رکھ لیجیو میری آبرو ہے عمر آخری

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

دیگر

اب سر پہ مرے ٹوٹ پڑا کوہ الم ہے
افلاک کی گردش سے مرا ناک میں دم ہے
اور چرخ بھی ہر لحظہ مرے در پے غم ہے
میں قطرہ ناچیز ہوں تو بحر کرم ہے

حل کیجیے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

گردش سے زمانہ کی مرا حال ہے تغیر
محتاج سمجھ کر کوئی کرتا نہیں توقیر
ذلت مجھے دکھلاتا ہے ہر دم فلک پیر
فریاد ہے فریاد ہے اے بازوئے شبیرؑ

حل کیجیے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

اس وقت میں ہوئے گا مرا کون خبردار
آقا مرے اب کس سے کروں درد دل اظہار
مونس ہے نہ ہمدم نہ کوئی یار و غمخوار
سُن لیجیے اب بہر خدا یہ مری گفتار

حل کیجیے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

احوال مرا آپ پہ روشن ہے سراسر
جس دکھ سے ہوا ہوں میں سراسیمہ و مضطر
دن رات غم و رنج میں رہتا ہے یہ مضطر
وہ رنج کرو دور تم از بہر پیمبر

حل کیجیے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

اب واسطہ دیتا ہوں تمہیں شیر خداؑ کا
سُن لیجیے صدقہ حسنؑ سبز قبا کا

Presented by www.ziaraat.com

بعد اس کے جو میدانِ ستم میں ہوا پیاسا
صدقہ اُسی مظلوم کا اور زین العباؑ کا

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

پھر باقرؑ و جعفرؑ کی قسم دیتا ہوں شاہا
اب بہرِ رضاؑ حل کرو مشکل مری مولا
اور موسیٰؑ کاظمؑ کا دلاتا ہوں میں صدقہ
مر جاؤں گا گر دیر کی اے میرے مسیحا

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

از بہرِ نقیؑ رحم کرو حال پہ میرے
اور عسکریؑ کے واسطے مہدیؑ کے کرم سے
از بہرِ نقیؑ شاہِ زمن دیر نہ کیجے
اے ثانیٔ جعفرؑ ترے دلدار کے صدقے

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

بن آپ کے کونین میں کوئی نہیں یاور
برگشتہ زمانہ ہے کہوں کس سے میں جا کر
ہے عار اگر غیر سے سائل ہو یہ مضطر
اب جلد خدا کے لیے ابنِ شہِ صفدر

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

عباسؑ علمدار تری شان کے قربان
حل کر دے مرے عقدۂ لاحل کو تو اس آن
کیا عرض کروں کہتا ہوں ناچار پریشاں
از بہرِ بتولؑ اے شہِ مرداں کے دل و جاں

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

عباسؑ علیؑ قاسمؑ و اکبرؑ کے لیے اب
حُرؑ کیلئے اور مسلمؑ بے پر کے لیے اب
اور عون و محمدؑ کے اور اصغرؑ کیلئے اب
ہاں جلد حبیبؓ ابنِ مظاہر کیلئے اب

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

دو ٹکڑے کیا حیدرؑ کرار نے اژدر
سلمانؓ کو چھڑا شیر سے کاٹا سرِ عنتر
طفلی میں انھیں حق نے کیا حیدرؑ صفدر
تم اُن کے پسر ہو میں غلامِ شہِ قنبرؑ

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

ہے دل سے ثنا خواں یہ نحیف اے مرے مولا
بہرِ حسنینؑ و نبیؐ و حیدرؑ و زہراؑ
ہیں تم پہ فدا صدقہ یہ گھر بار ہے سارا
ہو عرض یہ مقبول مری اے شہِ والا

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علی تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

دیگر

مجھ سے خطا ہوئی ہو تو آقا بحل کرو
دستِ دراز چرخِ ستمگر کو شل کرو
للہ میرے غم کو خوشی سے بدل کرو
مرتا ہوں رنج و غم سے مدد آج کل کرو

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

در چھوڑ کر تمہارا کدھر جائے رُوسیاہ
امداد اس گدا کی کرو کُل کے بادشاہ
یا مرتضیٰ علیؑ میں بہت ہو چکا تباہ
تم نے خبر نہ لی تو نہیں پھر میرا نباہ

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

سلمانؓ نے دشت سے جو کہا تھا پکار کر
فوراً اُسے چھڑا دیا یا شاہِ بحر و بر
یا مرتضیٰ علی مجھے گھیرے ہے شیرِ نر
میں بحرِ غم میں ڈوبتا ہوں لیجئے خبر

Presented by www.ziaraat.com

امیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

اسود کا تم نے دستِ بریدہ ملا دیا
پنجہ سے باز کے تھا کبوتر چھڑا دیا
بے دم کیا نصیری کو اور پھر جلا دیا
حق معرفت کا روح امیں کو بتا دیا

امیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

ایسا الم نے آکے مجھے مضمحل کیا
سردارِ غم نے کشورِ دل پہ عمل کیا
مشکل کو تم نے ہر کس و ناکس کی حل کیا
میں نے بھی اس کا دردِ محل بے محل کیا

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

سردارِ دیں ہو مالکِ کون و مکاں ہو تم
حق کا کلام ہے یہ خدا کی زباں ہو تم
ہر ایک عارضہ کی دوا بیگماں ہو تم
اور کیا کہوں کہ قاسمِ نار و جناں ہو تم

امیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

بارِ الم اُٹھانے کی مجھ میں نہیں ہے تاب
گردش نے آسماں کی مجھے کر دیا خراب
ہوتا ہوں ہمنشینوں میں خجلت سے آب آب
ڈر ہے نظر میں ہوں نہ سُبک یا ابوترابؑ

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

کیا کیا شکایتیں کروں قسمت کے پھیر کی
کی رنج میں جو شام تو غم میں سویر کی
اب تک تو اس غلام نے ہر طرح تیر کی
پیش آئی جو کہ فکر زبردست زیر کی

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو

یا مُرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

خادم میں آپکا ہوں گنہگار ہوں تو ہوں
فریاد آپ سے نہ کروں کس سے پھر کروں
ہے اس پہ اعتقاد مصیبت میں کیوں رہوں
مشکلکشا جو تم سا ہو کیوں دردِ دکھ سہوں

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مُرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

مشکل میں ہمکو سب نے پُکارا ہے یا علیؑ
آفت میں پنجتنؑ کا سہارا ہے یا علیؑ
فکرِ معاش نے مجھے مارا ہے یا علیؑ
آخر تو یہ غلام تمہارا ہے یا علیؑ

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مُرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

دیگر

رنج و محن نے کیسی یہ آفت مچائی ہے
فوجِ الم کی دل پہ گھٹا میرے چھائی ہے
بختِ زبوں نے شکل یہ کیسی دکھائی ہے
آرام چین اُڑ گیا حق کی دوہائی ہے

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مُشکل کشائی ہے

حضرت کا زور جانتی ساری خُدائی ہے
انا فتحنا شان میں مولا کے آئی ہے
خیبر کی نیو آپ نے جڑ سے ہلائی ہے
بُنیادِ کفر بیرِ الم میں گرائی ہے

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

جنگِ اُحد میں آپ ہی نے فتح پائی ہے
کی کُفر کی بھی بدر میں تم نے صفائی ہے
دینِ محمدیؐ نے ضیا تم سے پائی ہے
حصے میں تیرے فتح ہمیشہ سے آئی ہے

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے

Presented by www.ziaraat.com

یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

یا شاہِ ذوالفقارؑ مدد میری کیجئے — شاہوں کے تاجدارؑ مدد میری کیجئے
دُلدُل کے شہسوارؑ مدد میری کیجئے — یا شاہ نامدارؑ مدد میری کیجئے

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

جس نے کہ نام آپ کا وردِ زباں کیا — باقی نہ کوئی دل میں رہا اُس کے مدّعا
مانگا جو آپ سے وہیں بس آپ نے دیا — فدوی پہ رحم کیجئے یا شاہِ دوسرا

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

یا مرتضیٰ علیؑ مرے مطلب ہوں سب حصول — فضلِ خدا سے رحمتِ حق کا ہے نزول
جز یادِ حق نہ جائے مرا وقت کچھ فضول — دُنیا کے غم سے شاہ نہ رکھیو مجھے ملول

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

دنیا کے غم سے ہووے نہ ہرگز مجھے ملال — لیکن غمِ حسینؑ میں میرا ہو انتقال
شاہا غلام کرتا ہے آقا سے یہ سوال — گستاخی ہوتی ہے جو کروں اپنا عرضِ حال

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

سب کیفیتِ حضور پہ بالکل ہے آشکار — راحت ملے غلام کو یا شاہ ذوالفقارؑ
شوریدہ بخت اَلم سے ہوا ہوں میں دلفگار — تم پاس عرض لایا ہوں یا شاہِ نامدارؑ

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

ہوگا نہ مجھ سے کوئی زیادہ گناہگار — دنیا میں مجھ سے بڑھ کے نہیں کوئی نابکار
اب کون میرا ہوئے گا ہمدرد و غمگسار — راہِ خدا سے دُور پڑا ہوں میں سوگوار

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

یا شاہ اب میں جاؤں کہاں کو بتائیے — کل کل سے آتذکی مجھے اب چھڑائیے
لِلّٰہ میرے جو ہیں مطالب دِلائیے — کرتا ہوں عرض مجھ کو نہ در در پھرائیے

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

لوٹا ہوا ہوں حال مرا ہے بہت خراب — روتا ہوں راتدن نہیں آتا ہے مجکو خواب
شاہا گدا ہوں خدمتِ اقدس سے باریاب — اے کُل کے بادشاہ بُلا لیجئے شتاب

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

اپنا جو مدّعا تھا گذارش میں کر چکا — مطلب ہیں میرے جتنے بر آویں پئے خدا
صدقہ نبیؐ کا کیجئے مقبول اب دُعا — بہرِ بتولؑ غم سے رہا کیجئے شہا

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

یا مرتضیٰ علیؑ پئے حسنینؑ پاک ذات — زین العبّاؑ کے صدقے سے ہووے مری نجات
صدقہ امام باقرؑ و جعفرؑ سے ہو یہ بات — کاظمؑ رضاؑ کے واسطے آسان ہوں مشکلات

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

صدقہ تقیؑ نقیؑ کا بر آویں تمام کام — اور بہرِ عسکریؑ امام شہ انام

Presented by www.ziaraat.com

مہدی کے صدقہ سے میں ہوں منظورِ خاص عام   اب دیر کا مقام نہیں شاہِ ذوالکرام

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

اندر نماز کے مجھے ہووے نہ وسوسا   شاہا نماز میری نہ ہووے کبھی قضا
ابلیس آسکے نہ مرے پاس مطلقاً   روزِ ازل سے کیسا عدو ہے یہ بیحیا

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

شاہا بہت میں تنگ ہوا ہوں زمانہ سے   رنج والم ستاتا ہے ہر اک بہانے سے
للہ مجکو چین ہو اپنے بیگانے سے   روزی بھی مجکو دیجئے تو اپنے خزانے سے

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

جود وسخا میں آپ ہیں مشہور یا امام   دینا نماز میں تھا انگوٹھی تمہارا کام
سائل کے مانگتے ہی شتر ہوگئے تمام   سائل پھرا حضور کے در سے نہ بے مرام

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

درخواست میری کیجئے مقبول یا امامؑ   صدقہ سکینہؑ کا ہے عباسؑ نیک نام
ہے دستخط کی آرزو واللہ صبح وشام   گر دستخط ہوں عرضی پہ بر آئیں سارے کام

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

عباس ہے غلام تمہارا جو شاہِ دیں   رنج والم نے اسکو کیا ہے بہت حزیں
اب یہ پھرے بھٹکتا نہ ہر گز کہیں کہیں   طاقت اٹھانے رنج والم کی اسے نہیں

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

دیگر

یا شاہؑ تم کو خالقِ غفار کی قسم	کیجو مدد خدائے جہاندار کی قسم
لیجئے خبر ہماری شتابی سے آن کر	حضرت رسولؐ سیدِ ابرار کی قسم
مولد تمہارا کعبہ و مدفن نجف ہوا	تم کو ہے دونوں مطلعِ انوار کی قسم
تم کو قسم ہے آدمؑ و حواؑ و شیثؑ کی	الیاسؑ و نوحؑ لوطؑ عبردار کی قسم
داؤدؑ کی قسم ہے سلیمانؑ و ہودؑ کی	صالحؑ شعیبؑ موسیٰؑ کے گفتار کی قسم
ذوالکفلؑ ارمیاؑ و عزیرؑ و ذبیحؑ کی	اسحاقؑ اور خلیلؑ کے گلزار کی قسم
یحییٰؑ کی ذکریاؑ کی قسم دانیالؑ کی	ہارونؑ و خضرؑ عیسیٰؑ ہشیار کی قسم
انجیل کی زبور کی توریت کی قسم	قرآں کلام حضرت دادار کی قسم
سرکارِ حق میں تم ہو وسیلہ غریب کا	دلوا دو مدعا میرا عمار کی قسم
دربارِ مصطفیٰؐ میں ہو تم نائبِ رسولؐ	کیجو نگاہ لطف کی دربار کی قسم
چاہوں کرم تمہارا کرو مجھ پہ تم کرم	عباسؑ و حمزہؑ صفدر پیکار کی قسم
تم شیرِ حق ہو نام تمہارا ہے مرتضیٰؑ	تم کو خطاب حیدرؑ کرار کی قسم
اس سخت حادثہ سے چھڑاؤ مجھے شتاب	تم کو عقیلؑ و جعفرؑ طیار کی قسم
مشکل پڑی ہے حل کر دیا شاہ مرتضیٰؑ	خاتونؑ حشر و عترتؑ اطہار کی قسم
گھیرا ہے غم نے مجکو کرو دور درد و غم	حضرت حسنؑ امام نکوکار کی قسم
بیکس پڑا ہوں جلد ہو میرے دستگیر	سبطِ شہیدؑ غازی کفار کی قسم
یا شیرِ حق غریب کی کرنا مدد ضرور	عباسؑ با وفا و علم دار کی قسم

Presented by www.ziaraat.com

غم کے مرض میں سخت گرفتار ہوں شہا — کیجو علاجِ عابدِ بیمار کی قسم
عقدہ پڑا ہے سخت مرے روزگار میں — جلد عقدہ کھولو باقرِ مختار کی قسم
دنیا کے کاروبار میں شدت ہوئی نصیب — کلفت مٹا دو جعفرؑ دیندار کی قسم
مشکلکشا ہو تم کرو حل مشکلات کو — حضرت امامؑ کاظمؑ سردار کی قسم
دیجو مجھے مراد کرو اک نگاہِ لطف — موسیٰؑ رضا علیؑ جہاں دار کی قسم
تاخیر مت کرو مری مشکل کو حل کرو — حضرت تقیؑ محمدؐ غمخوار کی قسم
حاجت روائے خلق ہو حاجت کرو روا — حضرت علیؑ نقیؑ نکوکار کی قسم
دستِ خدا ہو میری تم امداد کیجیو — تم کو امام عسکریؑ سالار کی قسم
دشمن تمام خلق ہے تم دوستی کرو — حضرت امام مہدیؑ مختار کی قسم
میں ہوں غلام آپ کا کیجو مری مدد — قنبر غلام خاص وفادار کی قسم
چاہوں نظر کرم کی کرو مہر کی نگاہ — یا شاہ تم کو بوذرِ غفار کی قسم
سلمان کی قسم تمہیں مقداد کی قسم — اسود کی اور نصیری و عمار کی قسم
جو میرا مدعا ہے سو بخشو مجھے شتاب — یا شاہ تم کو دلدل رہوار کی قسم
میرے مخالفین ہوں ناکام ہر طرح — تم کو ہے ذوالفقار سی تلوار کی قسم
دیجو مجھے مخالفوں پر فتح یا علیؑ — تم کو جہادِ غزوۂ کفار کی قسم
اسرارِ مصطفےٰؐ کے ہو تم رازدار خاص — لیجو خبر تمہیں الٰہی اسرار کی قسم
مجھ پر نگاہ آپ ترحم سے کیجیو — سب مومنین و فرقۂ زوار کی قسم
کیجو کرم قسم تمہیں حج و زکوٰۃ کی — کلمہ نماز روزہ و افطار کی قسم
اللہ سے دلاؤ مجھے مرتبہ بلند — عرش مجید و کرسیِ ستار کی قسم
کیوں دیر اب لگائی ہے کیجئے مدد شتاب — تم کو نجوم ثابت و سیار کی قسم
یا پیر مرتضےٰؑ مرے اب دیجو دل کو چین — دوزخ بہشت آتش و گلزار کی قسم

جو تم سے مانگتا ہوں وہ حاجت کرو روا — حور و فرشتہ صاحبِ اسرار کی قسم
حق کی جناب سے مجھے مقصد دلائیو — روزِ سفید اور شبِ تار کی قسم
پہنچو شتاب میری مدد کو ابوترابؑ — فرشِ زمین و گنبدِ دوار کی قسم

خرم غلام خاص ہے اس پر نظر کرو
یا شاہ ان مناقب و اشعار کی قسم

دیگر

کرتا ہے نفسِ شوم مرے دل کی دلبری — اور شاخِ معصیت کی سدا لہلہاتی ہے ہری
باغِ جہاں میں روز نئی کھلتی ہے کلی — مشکلکشائی کیجئے مشکل ہے آپڑی
انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی — صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

فسق و فجور سے نہیں بچتا کسی گھڑی — گو جانتا ہوں موت کی سر پر ہے کھڑی
راہِ عدم بھی سخت ہے منزل بھی ہے کڑی — مشکلکشائی کیجئے مشکل ہے آپڑی
انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی — صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

ہنگامِ مرگ لذتِ کلمہ زباں پہ ہو — جبتک جیوں ہمیشہ عمل اس قرآں پہ ہو
اور خاتمہ بخیر امیدِ جناں پہ ہو — میری نظر کسی کے نہ ہرگز زباں پہ ہو
انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی — صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

دفنائیں قبر میں جو مجھے خویش و اقربا — تاریکیِ لحد سے میں خائف نہ ہوں ذرا
منکر نکیر سے بھی نہ گھبراؤں میں شہا — ہو نام پاک تیرا معاون دمِ رجا
انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی — صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

دفتر ہے میرے نامۂ اعمال کا سیاہ — کرتا ہوں بیشمار شب و روز میں گناہ
شاہا مجھے بچائیے اور دیجئے پناہ — ہو جاؤں گا میں نامۂ اعمال سے تباہ

Presented by www.ziaraat.com

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

کس منہ سے جاؤنگا میں بھلا پیشِ ذوالجلال روزِ جزا میں ہوئیگا جب مجھ سے کچھ سوال
مرنے کے بعد دیکھئے کیا ہوگا میرا حال جب خود بخود کریگا ہر اک عضو قیل و قال

انجام ہو بخیر مُرادیں ملیں دلی صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

غفلت کے پردہ نے مجھے نابینا کر دیا دُشوار خواہشوں نے مرا جینا کر دیا
اس غم نے آہ زخمی مرا سینہ کر دیا میں صاف دل تھا جسکو پُر از کینہ کر دیا

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

مولا گناہوں سے مجھے اب تو بچائیے جو مغفرت کی راہ ہے اس پر چلائیے
گم کردہ رہ ہوں سیدھا طریقہ بتائیے جز یادِ حق نہ اور کوئی لو لگائیے

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دِلی صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

صدقہ خدائے پاک کا یا شاہِ دوسرا صدقہ رسُولِ پاکؐ کا یا شاہِ اتقیا
صدقہ بتُولِ پاک کا یا شاہِ لافتےٰؑ خیبر کے فتح کرنے کی تم کو قسم شہا

انجام ہو بخیر مُرادیں ملیں دِلی صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

بہرِ حسنؑ حسینؑ شہنشاہِ ذوالکرام زین العبا کا صدقہ مُرادیں ملیں تمام
صدقہ امام باقرؑ و جعفرؑ کا یا امام کاظمؑ رضاؑ کا صدقہ ملے وادی السلام

انجام ہو بخیر مُرادیں ملیں دلی صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

بہرِ نقیؑ تقیؑ مری آفت مدد کرو بہرِ امام عسکریؑ مولا مدد کرو
مہدیؑ کا واسطہ مری شاہا مدد کرو در در پھرا ہوں پشت پناہا مدد کرو

انجام ہو بخیر مُرادیں ملیں دلی صدقہ حسنؑ حسُینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

طفلی سے ہوں غلام تمہارا شہِ انام جز ذاتِ پاک اور کسی سے نہیں ہے کام
کب تک پھروں بھٹکتا ہوا شاہِ ہمام لِلّٰہ مجکو دیجئے جنت میں اب مقام

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

عباس کی یہ عرض ہے اب تم سے یا امام یادِ خدا میں میں رہوں مصروف صبح و شام
جھگڑوں سے اب جہاں کے علیحدہ رہوں مدام میرے شفیع حشر میں ہوں سیّدالانام

انجام ہو بخیر مُرادیں ملیں دلی صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

دیگر

آفت میں ہوں پھنسا مجھے مولا بچائیے صدقہ سے پنجتن کے نہ در در پھرائیے
مضطر ہوں بیقرار ہوں اب رحم کھائیے اعدا پہ میرے قہر کی بجلی گرائیے

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

روزِ ازل سے آپ کا مشکلکشا ہے نام مشکل پڑی ہے جس پہ ہیں آپ آئے کام
اندوہ و غم میں رہتا ہے یہ مُبتلا غلام مُشکلکشائی کیجئے یا شاہِ صبح و شام

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

یا شاہ ہوں میں سخت پریشاں اور ملول گھیرے ہیں مجھکو رنج و الم بے سبب فضُول
یہ رنج دُور ہوں خوشی ہوئے اب حصول صدقہ سے اہلبیت کے یہ عرض ہو قبُول

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

دشمن ہیں بے شمار مری جاں زار ہے رنج و الم سے ہر گھڑی سینہ فگار ہے
سیماب کی طرح میرا دل بیقرار ہے تیرے کرم کا یا علیؑ اب انتظار ہے

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے

Presented by www.ziaraat.com

وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

جو کچھ اثاثہ پاس تھا سب ہو گیا تمام
آمد قلیل خرچ کی افراط ہے مدام
ناداری اب ستاتی ہے یا شاہِ خاص و عام
کس طرح قرض سے ہو سبکدوش یہ غلام

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

مولا ادائے دین کی کیا ہو گی اب سبیل
احباب کے حضور نہ ہرگز ہوں میں ذلیل
نازک ہے وقت کوئی نہ ہو گا مرا کفیل
لیل و نہار رہتا ہوں اس غم سے میں علیل

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

جینے کا لطف جاتا رہا مٹی ہے خراب
اب کیجئے مدد مری اے آسماں جناب
بسمل کیطرح کھاتا ہوں ہر وقت پیچ و تاب
زر ہو عطا خزانۂ حضرت سے بے حساب

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

دولت ہے نہ رفیق نہ رکھتا ہوں کوئی یار
اندوہ و رنج و غم ہے مرے دل پہ بیشمار
پرسانِ حال کیا ہو کوئی ہوں میں بے دیار
پیرِ فلک نے کر دیا بے چین و بے قرار

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

رنج و تعب میں رہتا ہوں ہر وقت صبح و شام
اس رنج سے میں ہوتا پریشان ہوں امام
ہوئے ترقی ورنہ ہو تبدیل یہ غلام
للّٰہ میری عرض ہو مقبول یا امام

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

احوال ہے سقیم میں اب ہو چکا تباہ
تجھ سا سخی ہوا ہے نہ ہو گا خدا گواہ
تو دادرس ہے خلق کا اے کل کے بادشاہ
لطف و کرم کی بندہ پہ اب کیجئے نگاہ

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

فریاد لایا ہوں مری اب داد دیجئے
برباد ہو چکا ہے مجھے آباد کیجئے
قیدِ الم سے عاصی کو آزاد کیجئے
صدقہ سے اہلبیت کے دلشاد کیجئے

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

دکھ درد سے بچائیے مولا مجھے مدام
حاسد رہیں ہمیشہ مرے جلتے صبح و شام
اعدا کے شر سے حفظ و اماں میں رہے غلام
دشمن کا میرے دوزخ اسفل میں ہو مقام

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

دنیا میں مجھ سا کوئی نہ ہو گا گنہگار
مکر و دغا سے بچ نہیں سکتا میں زینہار
ابلیس دھوکے دیتا ہے دن بھر میں بیشمار
اس سے بچائیے مجھے یا شاہِ نامدار

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

ممکن نہیں ہے آپکی توصیف اے حضور
مشکل میں ہر نبی کی مدد کی شہِ غیور
آدمؑ سے پہلے آپ کا پیدا ہوا ہے نور
مجھ سے بھی ہر بلا کو الگ کیجیے حضور

رنج و محن سے اب مجھے آ کر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

دیتا ہوں آپ کو سرِ شبیرؑ کی قسم
بے پردگیِ زینبؑ دلگیر کی قسم

Presented by www.ziaraat.com

اکبرؑ کے خون کی اصغرؑ بے شیر کی قسم — اور سیدہؑ کی چادرِ تطہیر کی قسم

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

عباسؑ کی ہو اِلتجا مقبول یا امام — جو جو کیا ہے عرض پذیرا ہو وہ تمام
خادم حضور کا ہوں نہیں اس میں کچھ کلام — اب شرم تیرے ہاتھ ہے تیرا ہوں میں غلام

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

دیگر

واقف تمہارے جود و سخا سے خدائی ہے — تم نے نبیؐ کے دوش پہ معراج پائی ہے
نادِ علیؑ بھی شان میں حضرت کی آئی ہے — چرخِ کہن نے تازہ مصیبت دکھائی ہے

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُہائی ہے
یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

سلمان کو تم نے شیر سے جاکر چھڑا دیا — پنجہ میں باز کے تھا کبوتر چھڑا دیا
اسود کے تم نے ہاتھوں کو تن سے ملا دیا — راہِ خدا میں آپ نے سر کو کٹا دیا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

چرچا ہے جا بجا ترے عزّ و جلال کا — شہرہ ہے ملک ملک میں فضل و کمال کا
تجھ کو کیا کفیل خدا نے مآل کا — دیتا ہوں واسطہ تجھے احمدؐ کی آلؑ کا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

مولا ہو تم مقربِ درگاہِ کبریا — مشکل میں کام آتے رہے سب کے تم سدا
حضرت تو جانتے ہیں میں ہوں رنج میں پھنسا — ہے دردِ دل بھی آپ پہ روشن ذرا ذرا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ — نائب علیؑ وصیِ رسولِ خداؐ علیؑ
ہادی علیؑ امام علیؑ رہنما علی — لنگر علیؑ جہاز علیؑ ناخدا علیؑ

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

للّٰہ میری آن کے مولا مدد کرو — فریاد رس غریبوں کے آقا مدد کرو
بیمارِ رنج و غم ہوں مسیحا مدد کرو — مولا برائے خالقِ یکتا مدد کرو

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

مولا نبیؐ کی رُوحِ مطہر کا واسطہ — بنتِ رسولؐ و حضرتِ شبرؑ کا واسطہ
آقا حسینؑ کشتۂ خنجر کا واسطہ — زین العباؑ باقرؑ و جعفرؑ کا واسطہ

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُہائی ہے
یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

بہرِ جنابِ موسیٰ کاظمؑ مدد کو آؤ — بہرِ رضاؑ غلام کو اس رنج سے بچاؤ
بہرِ تقیؑ و بہرِ نقیؑ معجزہ دکھاؤ — آقا برائے عسکریؑ عزت مری بچاؤ

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُہائی ہے
یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

سب حال میرا آپ پہ روشن ہے شاہِ دین — ایسا نہ ہو کہ آبرو جاتی رہے کہیں

Presented by www.ziaraat.com

عزت کیواسطے میں سدا رہتا ہوں حزیں
مولا برائے مہدیؑ سلطانِ مومنین

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دم مشکل کشائی ہے

بے چادریٔ زینبؑ دلگیر کے لیے
اور یادگارِ صاحبِ تطہیر کے لیے
اکبرؑ کے اور اصغرؑ بے شیر کے لیے
بے دستیٔ برادرِ شبیرؑ کے لیے

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دم مشکل کشائی ہے

اے شاہِ لافتیٰؑ ترے اعزاز کے نثار
رہتا ہوں رنج وغم سے شب و روز بیقرار
جی چاہتا ہے تیرے تصدق ہوں بار بار
اب کیجیے مدد مری یا شاہِ ذوالفقار

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دم مشکل کشائی ہے

اے لنگر سفینۂ اعجاز انبیاءؑ
محروم کوئی آپ کے در سے نہیں گیا
اے مظہر العجائب برحق ترے فدا
کیجیے دُرِ مراد عطا مجکو بھی شہا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دم مشکل کشائی ہے

مشکلکشا حضور کا مشہور ہے خطاب
عزت غلام کی ہے ترے ہاتھ بوترابؑ
حلالِ مشکلات بھی ہے آپ کی جناب
بہرِ بتولؑ میری مدد کیجیے شتاب

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دم مشکل کشائی ہے

بالیٔ سکینہؑ جان کا صدقہ مدد کرو
بہرِ نبیؐ و فاطمہؑ زہرا مدد کرو
مولا چھڑاؤ رنج سے آقا مدد کرو
بہرِ حسینؑ سیدِ والا مدد کرو

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دم مشکل کشائی ہے

اصغرؑ کا واسطہ علی اکبرؑ کا واسطہ
قاسمؑ کا اور حرؑ دلاور کا واسطہ
سلمان ذی وقار کا قنبر کا واسطہ
عباسؑ اور حبیبؑ مظاہر کا واسطہ

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دم مشکل کشائی ہے

جانکاہ ہے یہ صدمہ رُلاتا ہے صبح و شام
ہر دم اسی خیال میں رہتا ہے یہ غلام
مولا مجھے نہ آتا ہے خوش آب نے طعام
بدنام ہو نہ جائے بزرگوں کا میرے نام

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دم مشکل کشائی ہے

لیجیے خبر غلام کی یا شاہِ مشرقینؑ
ہوئے ادا شتاب مرے سر سے بار دین
مولا بحقِ عونؑ و محمدؑ پے حسینؑ
امداد کیجیے کہ ملے اب تو دل کو چین

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دم مشکل کشائی ہے

مولا تمھیں نے نوحؑ کی کشتی کو دی نجات
یوسفؑ کی چاہ میں بھی کفیل آپ ہی کی ذات
یونسؑ کو بخشا بار دگر خلعتِ حیات
میرا بچانا آپ کے نزدیک کیا ہے بات

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دم مشکل کشائی ہے

راہب کو سات لعل ترے لعل نے دیئے
مرنے کے بعد معجزے لاکھوں عیاں کیئے
دامن درِ مراد سے سائل کے بھر دیئے
جز تیرے کون چاک کو تقدیر کے سیئے

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے

Presented by www.ziaraat.com

یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

ہے جا بجا حضور ہی کی عدل گستری
شفقت سے ہو اگر نظرِ مہر سرسری
اتنا نہیں کوئی جو تشفی کرے مری
فوراً مقدمہ سے ابھی ہوتا ہوں بری

رنج و الم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

کس سے کہوں جو دل پہ الم کا ہجوم ہے
جود و سخا کی آپ کے عالم میں دھوم ہے
برگشتہ میرا بخت ہے تقدیر شوم ہے
تابع ترا ہر ایک جہول و ظلوم ہے

رنج و الم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

آقا مدد تو تم نے مری کی ہے بارہا
اُس وقت بھی حضور ہی نے تھا کرم کیا
پہلے بھی اک مقدمہ میں تھا میں پھنس گیا
للہ اب بھی کیجیے مدد شاہِ لافتا

رنج و الم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

تفویضِ دورہ ہونے کی مشہور ہے خبر
بہرِ نبیؐ چھڑا دو مجھے جلد آن کر
سُن سُن کے واقعات کو لگتا ہے مجکو ڈر
پا کر رہائی جاؤں میں عزت سے اپنے گھر

رنج و الم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

حاکم نے میری قید کا گر حکم دے دیا
جو جو کریں گے جور و ستم مجھ پہ اشقیا
یہ جان لیجیے گویا کہ زندہ ہی مر گیا
کیونکر سہوں گا بہرِ خدا لیجیے بچا

رنج و الم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

آقا میں مدح خواں ہوں تمہارا خدا گواہ
کب تک سہوں فلک کے ستم شاہِ دیں پناہ
مجکو فلک کی کجروی نے کر دیا تباہ
کیجیے شفاعت حق سے وہ بخشے مرے گناہ

رنج و الم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

مدّاح تو تمہارا ہوں پھر کس کے پاس جاؤں
احوال اپنا غیر کو جا کر میں کیا سناؤں
احسان کا بوجھ سر پہ میں کس کس کا اب اٹھاؤں
فرماؤ داد رس کہاں تم سا جہاں میں پاؤں

رنج و الم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

دستِ سوال غیر کے آگے بڑھاؤں کیا
دشمن بہت ہیں دوست نہیں کوئی مطلقا
آتی ہے شرم آپ کا مدّاح ہوں شہا
ہو جائے مجھ پہ اک نظرِ پرورش ذرا

رنج و الم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

بالفرض التجا بھی کہیں لے گیا اگر
آقا تو تیرا آپ ہے مختارِ خشک و تر
چھوٹے بڑے کہیں گے یہ آپس میں بیٹھ کر
کاہے کو التجا لیے پھرتا ہے در بدر

رنج و الم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

مولا دلِ غلام یہ کرتا نہیں قبول
مولا میں کھاتا ہوں قسمِ احمدؐ و بتولؑ
غیروں سے التجا کروں اے نائبِ رسولؐ
مقصد مرا نہ ہوگا بجز آپ کے حصول

رنج و الم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

بیٹھا ہوں در پہ آپ کے مر کے اٹھوں گا میں
خاکِ قدم کو آنکھوں پہ دھر کے اٹھوں گا میں

Presented by www.ziaraat.com

سر کو نثار قدموں پہ کر کے اُٹھونگا میں — دامن درِ مراد سے بھر کے اٹھونگا میں

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ تم مشکل کشائی ہے

آقا خدا کے واسطے اب دیر مت کرو — خادم تمہارا کب سے معطل ہے دیکھ لو
خدمت ملے اب ایسی کہ جو مستقل تو ہو — گوہر کی گود گوہرِ مقصود سے بھرو

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دم مشکل کشائی ہے

دیگر

صاحبِ تاجِ انما بھیجو — احمدؐ پاک مصطفٰے بھیجو
یا نبیؐ شاہ لافتیٰ بھیجو — حل مشکل کو مرتضٰے بھیجو
یا مرے دَرد کی دَوا بھیجو — یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

روز و شب غم مجھے ستاتا ہے — کیا کیا خونِ جگر پلاتا ہے
کیسی کیسی زکیں دلاتا ہے — نام تیرا ہی یاد آتا ہے
یا مرے درد کی دوا بھیجو — یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

یا علیؑ اب تو ہو چکا ہوں تباہ — تیرے در کے سوا نہیں ہے پناہ
تم ہی مری مدد کرو یا شاہ — منتظر آپ کا ہوں بر سرِ راہ
یا مرے دَرد کی دَوا بھیجو — یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

تم نے خیبر کا در اکھاڑا ہے — عمرو عنتر کو تم نے مارا ہے
یہ گنہگار بھی تمہارا ہے — اس لیے آپ کو پکارا ہے
یا مرے دَرد کی دوا بھیجو — یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

گردشِ دَور میں پھنسا ہوں میں — غم میں یا شاہ مبتلا ہوں میں
چرخ کا ظلم اٹھا رہا ہوں میں — دستگیری کرو کھڑا ہوں میں
یا مرے درد کی دوا بھیجو — یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

تم نے سلمان کو چھڑایا ہے — دشت میں شیر سے بچایا ہے
غم نے مجھ کو بہت ستایا ہے — داد خواہ تیرے پاس آیا ہے
یا مرے دَرد کی دَوا بھیجو — یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

جو ترے پاس التجا لاوے — در سے محروم تیرے کب جاوے
دین و دُنیا کا مدعا پاوے — پھر بھلا رُوسیہ کدھر جاوے
یا مرے دَرد کی دوا بھیجو — یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

تم ہو بیشک وصی پیمبرؐ کے — تم ہی مالک ہو حوضِ کوثر کے
تم ہی حامی ہو دینِ داور کے — میرے مولا ہو جیسے قنبر کے
یا مرے درد کی دوا بھیجو — یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

قائمِ دینِ مصطفٰےؐ ہو تم — سرورِ جملہ انبیاء ہو تم
بندۂ خاصِ کبریا ہو تم — یا علیؑ درد کی دوا ہو تم
یا مرے دَرد کی دوا بھیجو — یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

یا امام علیؑ شہِ کونین — بہرِ ارواحِ سیّد الثقلین
از برائے حسنؑ و بہرِ حسینؑ — کر مدد میری سیّدِ دارینؑ
یا مرے دَرد کی دَوا بھیجو — یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

میں حسینی ہوں خادمِ درگاہ — مجھ پہ اک لطف کی بھی ہووے نگاہ
میں تمہارا ہوں جان سے واللہ — میری مشکل کو حل کرو یا شاہ
یا مرے درد کی دَوا بھیجو — یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

Presented by www.ziaraat.com

دیگر

اے دل نہ کر تُو وسوسہ تیرا خُدا تو ہے	دن حشر کے شفیع تیرا مُصطفٰے تو ہے
حامی تیرا مصیبتوں میں مُرتضیٰؑ تو ہے	تیرے مرض کے واسطے وُہ خود دوا تو ہے

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکل کُشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

وُہ شیرِ حق ہیں محرمِ اسرارِ مصطفٰے	اُتری ہیں جن کی شان میں آیات ھل اتٰے
بیشک علیؑ ولی ہیں شہنشاہِ لافتا	در پر گرے ہوؤں کی اُنھیں لاج ہے سدا

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکلکشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

علمِ خُدا کے شہر نبیؐ مُرتضیٰؑ ہیں باب	دستِ خُدا ہیں نفسِ نبیؐ شاہِ بُوترابؑ
سُلطانِ اولیا ہیں امیرِ فلک جناب	غازی حنین و بدر کے خیبر کے فتحیاب

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکل کُشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

دستِ سخا میں شہرتِ حاتم کو کھو دیا	رُستم کا نام تیغ زنی میں ڈبو دیا
طاعت میں حق کے بیج عبادت کا بو دیا	پہنچے مدد کو اس کے جو غم کھا کے سو دیا

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکلکشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

جنگل کے سب درختوں کے بنوائیے قلم	اور صفحۂ زمین ہو اوراق یک قلم
کاتب ہوں جنّ و حُور و ملک آدمی بہم	تو بھی نہ لکھ سکیں صفتِ سرورِ اُمم

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکلکشا تو ہے

حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

آدمؑ سے تا مسیحؑ جو گُذرے ہیں سب نبی	ہر ایک کی مدد میں رہے مُرتضیٰ علیؑ
ختم الرّسلؐ کے عہد میں ظاہر ہوئے ولی	دینِ نبیؐ کو تازہ کیا اور منجلی

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکلکشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

سلمانؓ کو دشت ارژنہ میں آ بچا دیا	اسود کے دونوں ہاتھوں کٹے کو ملا دیا
مرّہ لعین کو قبر سے آ کر فنا کیا	جو پھنس رہا تھا قید میں اس کو چھوڑا دیا

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکلکشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

شیرِ خُدا علیؑ ولی نیک نام ہیں	سرکارِ احمدیؐ کے مدار المہام ہیں
اور چودہ خانوادوں کے برحق امام ہیں	گرتوں کو تھام لینا فقط اُن کے کام ہیں

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکل کُشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

برحق علیؑ ولی ہیں شریعت کے مقتدا	فقرا کے پیر خاص طریقت کے پیشوا
عالم ہیں معرفت کے حقیقت کے رہنما	کرتے مدد ہیں اسکی جو کرتا ہے التجا

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکل کُشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

مومن اگر تیرے پہ جہاں کی بلا پڑی	اور تیرے سر پہ سخت مصیبت ہی آ کھڑی
رو رو کے کیوں لگاتا ہی آنکھوں سے تو جھڑی	بیخوف ہو پکار لے مولا کو ہر گھڑی

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکل کُشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

Presented by www.ziaraat.com

دُنیا کے حادثات میں کیوں تو ہوا ہے بند
کیوں پھنس رہا ہے دامِ تفکر میں مستمند
ڈالا تیرے گلے میں مصیبت نے گر کمند
صدق و یقیں سے پڑھیو تو اس بیت کو بلند
مشکل پڑی تو کیا ہوا مشکل کشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

نائبِ نبیؐ کے خاصۂ ربِّ احد علیؑ
کرتے ہیں اپنے بندوں کے آفات رد علیؑ
ہیں مومنوں کے واسطے محکم سند علیؑ
خرم کی خوب کرتے ہیں آ کر مدد علیؑ
مشکل پڑی تو کیا ہوا مشکل کشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

دیگر

اللہ کی طرف سے ہے مشکلکشا علیؑ
ہر امر میں ہے قدرتِ ربِّ علا علیؑ
ہے جملہ کائنات کا حاجت روا علیؑ
کیونکر کہے نہ قوم نصیری خدا علیؑ
رکھتے ہیں اختیار فنا و بقا علیؑ

خلقت علیؑ ولی کی ہے آدمؑ سے پیشتر
ہر اک نبی کیواسطے حیدرؑ ہوئے سپر
لکھا ہے حق نے نام علیؑ آپ عرش پر
احسان مرتضیٰؑ سے بچا کونسا بشر
مثلِ نبیؐ ہیں حاکم ارض و سما علیؑ

بن میں بچایا شیر سے سلماںؓ کو جس طرح
بخشی رہائی یوسفِ کنعاں کو جس طرح
انگشتری عطا کی سلیماںؑ کو جس طرح
آساں کیا ہے نوحؑ پہ طوفاں کو جسطرح
میری بھی یونہی کیجیئے حاجت روا علیؑ

عیسیٰؑ کو آسماں پہ تم نے چڑھا دیا
یونسؑ رہے نہ پیٹ میں ماہی کے مبتلا
موسیٰؑ نبی کے ہاتھ میں دی مشعلِ ضیا
کچھ کر سکی نہ آتشِ سوزاں خلیل کا

میرے بھی ہو جیئے یوں ہی مشکلکشا علیؑ

سائل تمہارے در سے نہ خالی پھرا کبھی
پیدا کیا خدا نے نہ تم سا کوئی سخی
بخشی قطار آپ نے ہے ستر اونٹ کی
میرا بھی اب سوال ہے سن لیجیئے ذری
دو داد میری بہرِ خدا جلد یا علیؑ

احسان ہیں ملائکہ پر بھی حضور کے
بندے ہزاروں قید سے آزاد کر دیئے
جبرئیلؑ کو بھی کر دیئے تعلیم قاعدے
حرمت مری بچائیو دشمن کے ہاتھ سے
دونوں جہاں کے ہو تمہیں مشکلکشا علیؑ

روشن ہے سب پہ تم ہو مدینہ کے آفتاب
پہنچو میری مدد کو خبر لو مری شتاب
مٹی مری خراب ہے دنیا میں بوتراب
دشمن کی آگ نے مرے دل کو کیا کباب
میری لگی بجھائیے یا مرتضےٰ علیؑ

مولا تمہاری بندہ نوازی کے میں فدا
اولاد کی ہوس ہوئی دل میں مرے ذرا
جو کچھ طلب کیا مجھے گھر بیٹھے مل گیا
فرزند مجھ کو آپ کے فرزند نے دیا
پاتا ہوں پرورش میں ترے در سے یا علیؑ

ناداں کہہ رہے ہیں مجھے غیر و آشنا
حضرت پہ میرا خوب ہے روشن معاملہ
کہتے ہیں اپنے ہاتھ مصیبت میں تو پھنسا
دے درمیان آپ کو دھوکا مجھے دیا
انصاف کی جگہ ہے برائے خدا علیؑ

منصف ہیں آپ اور یہ انصاف کی ہے جا
قرآن کی قسم ہے نہیں سر اٹھا سکا
دے درمیان آپکو اور پھر کرے دغا
کارِ ثواب میں نے کیا کیا گنہ کیا
انصاف تیرے ہاتھ ہے یا مرتضےٰ علیؑ

شائق کا حال یوں ہے کہ جب رنج میں گھرا
اک ہفتہ عشرہ میں مرا بر آیا مدعا
دو چار بار نام تمہارا لیا گیا
پر اب کی بار کیوں نہیں سنتے ہو یا شہا

Presented by www.ziaraat.com

معلوم ہو کہ مجھ سے ہوئی کیا خطا علیؑ

مجھ سے خدانخواستہ حضرت ہوئے خفا / دونوں جہاں میں میرا ٹھکانا کہاں رہا
سہواً جو مجھ سے ہو بھی گئی ہو کوئی خطا / دیتا ہوں عون شاہِ شہیداںؑ کا واسطہ

تقصیر ہو معاف برائے خدا علیؑ

کس کس سے میں نے جا کے نہ فریاد کی شہا / مشکل کا میری ایک سے عقدہ نہ حل ہوا
حلال مشکلات کوئی ہے ترے سوا / مشکل کے وقت آپ نے سب کو بچا لیا

میری کمک بھی ہو بحق مرتضیٰ علیؑ

دشمن کا پاس ہے اگر اے نائبِ رسولؐ / اس واسطے دعا مری ہوتی نہیں قبول
فریاد لے کے جاؤں میں تا روضۂ بتولؑ / اٹھواؤں سعی بنت نبیؐ سے میں دل ملول

لوں گا تمھیں سے داد میں یا مرتضیٰ علیؑ

بہرِ رسولِ پاک خبر لو مری شہا / پہنچو مدد کو میری پئے بنتِ مصطفےٰ
صدقہ حسنؑ کا اور تصدق حسینؑ کا / لو دشمنِ قوی سے مری آبرو بچا

زین العباؑ کے واسطے یا مرتضےٰ علیؑ

صدقہ امام باقر و جعفر کی روح کا / ہو جلد مجھ غریب کی عرضی ملاحظہ
بہر امام کاظم و بہر شہ رضا / بھجوائیے نجف سے مرے درد کی دوا

بہر تقیؑ برائے نقیؑ مرتضےٰ علیؑ

فریادرس غریب کے ہو بہر عسکریؑ / گھیرے ہوئے ہے شاہ مجھے دشمن قوی
جاتی ہوئی بچائیے عزت غریب کی / بہر امام مہدیؑ دیں مرتضےٰ علیؑ

بہر خدا و بہرِ رسولِ خداؐ علیؑ

ہر روز کا یہ اٹھ نہیں سکتا غم و الم / دشمن تو کیا کہ دوست بھی کہنے لگے ستم
یارب معاش سے تو کمر ہو گئی ہے خم / گردش سے اب تو ہند میں ٹکتا نہیں قدم

بلوائیے نجف میں تحیر کو یا علیؑ

دیگر

امداد کیجئے پئے حق مرتضیٰ علیؑ / فریادرس کوئی نہیں تیرے سوا علیؑ
لیجاؤں جز تیرے میں کہاں التجا علیؑ / رنج و الم سے مرتا ہوں یا مرتضیٰ علیؑ

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

حلال مشکلات ہو تم یا امام دیں / مشکل میں کام آتے ہو ہر ایک کے تمہیں
مشکلکشائے خلق ہو مجکو بھی ہے یقیں / پھر التجا قبول مری ہوتی کیوں نہیں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

بیر الم میں کود پڑے آپ بے خطر / کلمہ پڑھایا قوم اجنہ کو سر بسر
اسلام بخشا آپ نے سب کو بکروفر / سہ روز بعد نکلے کنوئیں سے بصد ظفر

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

کونین میں حضور کی ہے ذات بے مثال / کافر تلک کا رد نہ کیا آپ نے سوال
مولا ترے غلام کو تشویش ہے کمال / کیجئے نظر کرم کی تو ہو جائے مالا مال

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

معلوم مجکو حال برہمن ہے سربسر / قسمت میں جسکی ایک بھی لکھا نہ تھا پسر
بخشے اسی کو سات ترے لعل نے گہر / مولا نگاہِ لطف ذرا کیجئے ادھر

Presented by www.ziaraat.com

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مشکل پڑی جو حضرت یوسفؑ پہ چاہ میں
کوئی مدد نہ کر سکا حالِ تباہ میں
تھا کون کام آتا جو خالق کی راہ میں
یوسفؑ نے عرض کی یہ تری بارگاہ میں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

اسود پہ لطف آپنے حد سے سوا کیا
سلماں کو شیر سے بھی تمھیں نے چھڑا دیا
دستِ بریدہ اُسکے دیئے شانوں سے ملا
دعبل کا ایک لمحہ میں بر لائے مدعا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

کھولے انگوٹھے دیو کے تم نے بصد عطا
کاشی کی خوب آپ نے امداد کی شہا
یونسؑ کی تم نے کی مدد اے شاہؑ لافتا
لیجیئے خبر مری بھی یونہی اے شہؑ ہدا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

طوفان سے بیڑا نوحؑ کا دم میں بچا لیا
چنگال باز سے تھا کبوتر چھڑا دیا
یعقوبؑ سے پسر کو تم ہی نے ملا دیا
اور مار کر نصیری کو تم نے جلا دیا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مقبولِ رب ہو تم بخداوندی خدا
میزان و نار و خلد پہ قبضہ ہے آپ کا
نازل ہے تیری شان میں لا سیف و ھل اتیٰ
مشکلکشائے کل ہو تم اے فخرِ دوسرا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ

مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

کوثر ہے تیرے قبضۂ قدرت میں یا امام
میں مدح خواں ہوں آپکا یا شاہِ خاص و عام
کامل یقین ہے مجکو رہوں گا نہ تشنہ کام
کوثر پہ ہے یقیں مجھے بھر کر ملے گا جام

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

اے بادشاہِ ہر دوسرا کل کے پیشوا
اے مرحبا علیؑ ولی شیرِ کبریا
اے نائبِ رسولِ زمن فخرِ دوسرا
مولا قبول کیجئے فدوی کی التجا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

توریت میں زبور میں قرآن میں جابجا
اعجاز دیکھ دیکھ نصیری یہ بول اُٹھا
انجیل میں بھی آپ کی تعریف ہے شہا
کوئی خدا نہیں ہے سوا تیرے مرتضیٰ

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

اعجاز تیرا دنے ہے یا شاہِ بحر و بر
خالق نے اس کو بخشا تھا اک گلبدن پسر
لکھا ہے شاہِ چین تھا اک شخص پیشتر
اُس کی مدد کی آپنے اک پل میں آن کر

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

یعنی تھا عشق دخترِ شاہِ خطا اُسے
رہتا تھا رات دن یہی سودا لگا اُسے
جز عشق کے نہ بھاتی تھی کوئی غذا اُسے
حضرت نے اُس مرض کی دوا کی عطا اُسے

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

Presented by www.ziaraat.com

آخر ہوا وداع پدر سے وہ رشکِ ماہ
شہرِ خطا کے شوق میں کی جلد طے وہ راہ
تیار پانچ کشتیاں کر کے بعزّ و جاہ
لیکن تھی یاد دل میں تمہاری خدا گواہ

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

طوفان اٹھا جو بحر سے اے شاہِ بحر و بر
فوراً بچایا آپ نے اے ثانیِ خضرؑ
ڈوبا معہ رفیقوں کے شہزادہ خوش سیر
دنیا میں جا بجا ہے ترے فیض کا اثر

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

جب مل چکا پدر سے وہ فرزندِ لاکلام
ہمراہ تھے رفیق و محب جو مرے تمام
قدموں پہ سر جھکا کے کیا آپ سے کلام
اُن کو بھی تو نکالیے یا شاہِ خاص و عام

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

جس وقت یہ حضورؑ نے اُس کا سُنا بیاں
یہ کہہ کے ہاتھ بحر میں ڈالا بعزّ و شاں
فرمایا سہل ہو گی یہ مشکل ابھی جواں
لے آئے ایک ہاتھ میں تم پانچوں کشتیاں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

پھر رو کے بولا آپ سے سلطانِ چیں کا لعل
آقا ہوا ہے عشق میں حن کے یہ میرا حال
مولا غلام کو تو ابھی بھی رنج ہے کمال
افسوس ہے نہ اُس کا میسّر ہوا وصال

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کُشا علیؑ

شاہِ خطا کو آپ نے نامہ رواں کیا
نامہ کو پا کے خوش ہوا دل میں شہِ خطا

بیٹی کا عقد ابنِ شہِ چیں سے کر دیا
یہ کیا انھیں کے حصّہ میں تھا لطف میں فدا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مَیں مدح گو ہُوں آپ کا یا شاہِ ذُوالفقارؑ
یا مرتضیٰ علیؑ مجھے بھاری دورِ روزگار
آقا مدد کرو میری از بہرِ کردگار
اس روزگار میں مرا ہوتا نہیں گزار

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

آمد تو کم ہے خرچ زیادہ کروں میں کیا
فدوی پہ آسمانِ غم و رنج گر پڑا
اِک جانِ زار لاکھ تردّد میں مُبتلا
مولا مدد کرو میری از بہرِ کبریا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

آتی ہے شرم غیر سے احوال کیا کہوں
کبتک اسیرِ فکرِ غم و رنج میں رہُوں
مشہور دو جہان میں مدّاح تیرا ہوں
اب تا بکے زمانہ کے ظلم و ستم سہُوں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

بالفرض حال بھی کیا گر غیر سے عیاں
برداشت اتنی بات کی لاؤنگا میں کہاں
اور کچھ خدا نخواستہ وہ بولا بد زباں
طعنہ زنی سے پہنچیگی اُس دم لبوں پہ جاں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

اے شاہؑ باکرم مرے اُوپر کرو کرم
دشمن بہت ہیں درپئے ایذا رفیق کم
واقف ہیں خوب آپ جو کچھ مجھ پہ ہے ستم
فریاد کس سے جا کے کروں میں اسیرِ غم

Presented by www.ziaraat.com

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

اے بادشاہ ہر دو سرا کل کے پیشوا
عقدہ کشائے خلق ہو تم شک نہیں ذرا
صدقہ نبیؐ کی روح کا اے مصدر عطا
مشکل مری بھی حل کرو میں تم پہ ہوں فدا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

فریاد کس سے جا کے کروں میں شکستہ پا
بتلا دیں آپ اپنے سوا کوئی دوسرا
مشکلکشا ہے اور کوئی آپ کے سوا
پھر آپ سے کروں نہ کبھی کوئی التجا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

پر مجکو ہے یقیں کوئی عقدہ کشا نہیں
حضرت کے معجزہ کی تو کچھ انتہا نہیں
ثانی تمہارا کوئی جہاں میں ہوا نہیں
وہ کون ہے جو در پہ تمہارے جھکا نہیں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

لیجاؤں التجا کہاں بتلایئے مجھے
مولا مراد دل کی تو میں لوں گا آپ سے
ہے کون ایسا داد جو خادم کو تیرے د
آقا ہی ناز اٹھاتے ہیں اپنے غلاموں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

افلاس نے کیا ہے یہاں تک مجھے حقیر
تم کو کیا ہے خلق کا خالق نے دستگیر
ہوتے ہیں خنداں حال پہ میرے جوان و
تم یا امام ہو شہ لولاک کے وز

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ

مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

شاہوں کا سر ترے در دولت پہ خم رہا
آب رواں بھی حکم سے حضرت کے تھم رہا
کافر پہ بھی تو آپ کا لطف و کرم رہا
مولا مگر غلام اسیر محن رہا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا غلام ہوں ترے قنبر کا بے درم
تم ناخدائے کشتی دیں ہو بصد حشم
مولا محب ہوں آپ کا اللہ کی قسم
بیڑا مرا بھی پار لگا دو شہ امم

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا غلام زادے کو راحت نصیب ہو
میں دائم المریض ہوں اور تم طبیب ہو
بعد فنا لحد مری تیرے قریب ہو
تم یا علیؑ حبیبؐ خدا کے حبیب ہو

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا بچانا مجکو لحد کے عذاب سے
منکر نکیر دیکھیں گے چشم عتاب سے
ڈرتا ہوں یا علیؑ میں سوال و جواب سے
اُس دم بچائیو مجھے حال خراب سے

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

تم یا علیؑ ہو بادشہ کشور کرم
دشمن ستا رہے ہیں مجھے آپ کی قسم
احوال میرا تم کو ہے معلوم یک قلم
چبھتا ہوں مثل خار میں آنکھوں میں دمبدم

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

Presented by www.ziaraat.com

تم مظہر العجائب برحق ہو یا امام
بگڑا ہر اک نبی کا تمہیں نے سنوارا کام
لیکن یہ جائے ذکر ہے اور حیف کا مقام
فریاد کس سے جا کے کرے آپ کا غلام

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

یا شیرِ حق مقامِ مدد ہے کرو مدد
دشمن ستانے میں مرے اب کر رہے ہیں کد
دیتے نہیں ہیں چین مجھے بانیٔ حسد
نام آپ کا سُنا ہے کر ہے ضیغمِ اسد

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

تم یا علیؑ ہو واقفِ اسرارِ کائنات
کونین میں ہے افضل و اعلیٰ تمہاری ذات
تم راحتِ حیات ہو تم لذتِ ممات
اللہ نے کیا تمہیں حلالِ مشکلات

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

خالق نے تم کو طاہر و اطہر بنایا ہے
کعبہ تمہیں نے واسطے میلاد پایا ہے
لا سیف تیری شانِ مبارک میں آیا ہے
مولا فلک نے مجکو بہت دکھ دکھایا ہے

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

تم حال سے غلام کے واقف ہو سر بسر
مخفی نہیں ہے راز مرا کچھ حضور پر
تم دیکھتے ہو رنج ہے خادم کو کس قدر
مولا خبر غلام کی اب لیجئے جلد تر

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

تم یا علیؑ ہو احمد مرسلؐ کی یادگار
خالق نے تم کو عرش سے بھیجی ہے ذوالفقار

اللہ نے دیا ہے تمہیں کل کا اختیار
امداد کیجئے مری آ کر بصد وقار

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

تم جانتے ہو میرا عقیدہ ہے جو شہا
کرتا ہوں جان نام پہ حضرت کے میں فدا
اچھا ہوں یا بُرا ہوں پہ خادم ہوں آپ کا
فریاد کس کے پاس میں لے جاؤں التجا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا بحقِ فاطمہؑ دُخترِ رسولؐ
مولا بحقِ شبرؑ و شبیرؑ دل ملول
مولا بحقِ سیّد سجادؑ نیک اصول
باقرؑ کا واسطہ کرو یہ التجا قبول

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا بحقِ جعفرؑ صادق امامِ دیں
مولا بحقِ موسیٰؑ کاظم شہِ مبیں
مولا پئے امام رضا شاہِ مومنین
مولا پئے تقیؑ و نقیؑ سُن بھی لو کہیں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا بحقِ عسکریؑ شاہِ دو جہاں
مولا بحقِ مہدیؑ ہادی شہِ زماں
مولا بحقِ حضرتِ عباسؑ نوجواں
حاجت روائی کیجئے میری بعزّ و شاں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

قاسمؑ کا واسطہ تمہیں اے شیرِ ذوالجلال
اکبرؑ وہ نوجوان جسے اٹھارواں تھا سال
دیتا ہوں واسطہ میں اُسی کا بصد ملال
دے کر مرادِ دل مجھے مولا کرو نہال

Presented by www.ziaraat.com

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

اصغرؑ کا واسطہ مری امداد کیجئے
دل چاہتا ہے جام مئے شوق کو پیجئے
خادم کی اپنے آکے خبر جلد لیجئے
مولا دُرِ مراد مجھے جلد دیجئے

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا بحقِ حُرِّ جری یاورِ حسینؑ
مولا بحقِ دُخترِ خاتونؑ مشرقین
مولا بحق عونؑ و محمدؑ بزیب وزین
مولا بحق ابن حسنؑ دیجئے مجکو چین

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

صدقہ سکینہؑ جان کا لیجئے مری خبر
ہوتی ہے قرضخواہوں سے نیچی مری نظر
روزی لگا دُو بھاری شہنشاہِ بحر و بر
کس طرح مدرسہ میں ہو مولا مری گزر

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

فریاد تم سے کرتا ہوں اے شاہِ خوش نژاد
مولا عجیب غم میں ہے حضرت کا خانہ زاد
ڈالی ہے چرخ نے یہ عجب مجھ پہ اوفتاد
گوہر کو یا علیؑ ملے اب گوہر مُراد

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

دیگر

تم امامِ انس و جاں ہو یا علیؑ
واقفِ رمزِ نہاں ہو یا علیؑ

خلق کے روزی رساں ہو یا علیؑ
مالکِ کون و مکاں ہو یا علیؑ
تم یداللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

کی مدد سب کی بہ حکم کبریا
ہر نبیؑ کا ساتھ حضرتؑ نے دیا
حضرت آدمؑ سے لے تا مصطفےؐ
لو خبر میری بھی شاہِ لافتےٰ
تم یداللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

یا علیؑ تم ہو وصیِ مصطفےٰؐ
حل کرو مشکل مری بہرِ خدا
اور تمھیں کہتے ہیں سب مشکل کشا
باز برائے حضرتِ خیر النسا
تم یداللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

نامِ اعلیٰ سے علیؑ مشتق ہوا
رزق و روزی کی کمی بیشی شہا
قاسمِ نار و جناں حق نے کہا
تیرے قبضہ میں ہے شاہِؑ لافتےٰ
تم یداللہ بے گماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

تم نے بُت کعبہ کے توڑے بیشمار
تم کو حق نے کی عنایت ذوالفقار
تم ہوئے دوشِ محمدؐ پر سوار
احمد مرسلؐ کے تھے تم پیش کار
تم یداللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

تم نے خیبر کو اُکھاڑا آن میں
ہل اتیٰ ہے سب تمھاری شان میں
قتل عنتر کو کیا میدان میں
جا بجا تعریف ہے قرآن میں
تم یداللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

یا علیؑ تم پیشوائے خلق ہو
یا علیؑ حاجت روائے خلق ہو
یا علیؑ تم رہنمائے خلق ہو
یا علیؑ مشکل کشائے خلق ہو
تم یداللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

یا علیؑ تم مصطفےٰ کے واسطے
حضرتِ خیرُ النساء کے واسطے

Presented by www.ziaraat.com

اور غمِ زین العبا کے واسطے
لو خبر میری خدا کے واسطے
تم ید اللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

لو خبر شبّرؑ کا صدقہ یا علیؑ
حضرتِ جعفرؑ کا صدقہ یا علیؑ
اور شبّرِ بے پر کا صدقہ یا علیؑ
موسیٰؑ طاہر کا صدقہ یا علیؑ
تم ید اللہ بے گماں ہو یا علی
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

ضامنِ ثامن رضا کا واسطہ
اور نقیؑ رہنما کا واسطہ
اور تقیؑ با صفا کا واسطہ
عسکریؑ پیشوا کا واسطہ
تم ید اللہ بیگماں ہو یا علی
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

درپئے ایذا ہیں دشمن دیر سے
تم نے سلماں کو چھڑایا شیر سے
رفع کر دو حیدری شمشیر سے
لو بچا اعدا کی اب تدبیر سے
تم ید اللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

گردشِ افلاک طغیانی پہ ہے
فیصلہ میرا دعا خوانی پہ ہے
شیطنت اعدا کی جولانی پہ ہے
آقا تیری مرتبہ دانی پہ ہے
تم ید اللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

دمبدم ہے آپ سے یہ التجا
کیجئے جلدی مدد میری شہا
دیر کا موقع نہیں بالکل رہا
واسطہ دیتا ہوں حق کی ذات کا
تم ید اللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

بجنابِ امام حسین علیہ السلام

یا شاہِ کربلا تیری مدحت محال ہے
دعویٰ جو اس کا کیجئے نقصِ کمال ہے
میں کیا زبانِ بلبلِ سدرہ کی لال ہے
تو فاطمہؑ کا ماہ ہے حیدرؑ کا لعل ہے

قرآں میں وصف جب ترا ربِ علا کرے
بندہ کی کیا مجال جو وصف و ثنا کرے

پر دل کے ولولے نے ہے بیتاب کر دیا
نیت سے میری آپ ہیں واقف شہِ ہدا
رکتا ہے اب قلم ہی نہ ذہن رسا مرا
طالب ہوں میں رضا کا نہ انعام و نام کا

طاعت خدا کی تیری اطاعت سمجھتا ہوں
مدح و ثنا کا ذکر عبادت سمجھتا ہوں

فضل و کرم کا شکر ترے کیا کروں ادا
کیا کیا ہوئے علاج ملا پر نہ مدعا
برسوں رہا میں نزلہ کی آفت میں مبتلا
عاجز ہوا تو آپ سے کی رو کے التجا

گو تھا قریبِ مرگ پہ صحت ملی مجھے
شیرینیٔ حیات کی لذت ملی مجھے

یہ کیا ہے تم نے مردے جلائے ہیں بیشمار
نوکِ سناں پہ سر ہوا حضرت کا بیقرار
لاشہ پسر کا لائی ضعیفہ جو اشک بار
جی اُٹھا وہ ملے جو لب خشک ایکبار

جب قم کہا حضور نے وہ اُٹھ کھڑا ہوا
عالم کو دیکھ کر یہ تحیّر بڑا ہوا

حضرت پہ ہے عنایتِ خالق کا اتمام
شبّرؑ کو مصطفےٰؐ نے خدا نے تمہیں دیا
ظاہر ہے سب پہ بچہ آہو کا ماجرا
ملبوس عید ماں سے جو رو کر طلب کیا

حزن آپ کا ہوا نہ گوارا غفور کو
پوشاک عید بھیجی جناں سے حضورؑ کو

اعجاز کا حضور کے ممکن نہیں شمار
خالق نے ہر طرح کا دیا تم کو اختیار
اک سر سے تا بہ شام ہوئے معجزے ہزار
مشکل میں ہر نبیؑ کے ہوئے تم معین دیار

ادریسؑ کو بہشت دی فطرس کو پر دیئے

Presented by www.ziaraat.com

طالب ہوا پسر کا جو راہب پسر دیئے

پیدا ہُوئے ہیں گرچہ پیمبر کئی ہزار
مانا وہ رتبہ جس کا ہے کانشمس آشکار
لیکن نسب میں کوئی نہیں تم سا ذولوقار
بابا وہ ہے کہ بھیجی جسے حق نے ذوالفقار

جعفر چچا ہے کشتۂ الماس بھائی ہے
ماں وہ ہے جس کو چادر تطہیر آئی ہے

رجعت ہوئی ہے مہر کو بہر ابوتراب
جس وقت تشنگی سے رہی آپ کو نہ تاب
روزہ رکھا جو آپ نے طفلی میں اے جناب
قبل زوال چھپ گیا مشرق میں آفتاب

یہ کیا ہے حکم پائیں جو عیسیٰؑ جناب کا
سر پر لگائیں آن کے چھتر آفتاب کا

تم سا دلیر ہوگا نہ دُنیا میں دوسرا
عابد جہاں میں آپ سا پیدا نہ ہوئیگا
نو لاکھ سے اکیلے لڑے واہ وا
خنجر پھرا گلے پہ نہ سجدہ سے سر اُٹھا

عشقِ خدا میں راحت و آب و غذا چھٹی
سر کٹ گیا قدم سے نہ راہِ رضا چھٹی

کیوں پیار حق کا تم پہ نہ ہوئے زیادہ تر
جھولے سے تم کو لے گئے جبرئیلؑ عرش پر
اللہ کے رسولؐ کے ہو پارہ جگر
خاطر یہ آپ کی تھی کہ دو ہو گیا گہر

جو بات تم نے عرض کی حق نے قبول کی
چاہا جو تم نے بخشدی اُمتِ رسولؐ کی

قہر آپ کا ہے قہر جناب ابوترابؑ
آیا جلال آپ کو نازل ہوا عتاب
در آیا ایک ترک جو روضہ میں بے حجاب
اِک ضرب میں طمانچے کے منہ پھر گیا شتاب

کیا ضرب تھی زمیں پہ یہ گر کر تپاں ہُوا
نارِ سقر کی سمت وہ ناری رواں ہُوا

Presented by www.ziaraat.com

حضرت سا رحم دل نہ کوئی ہوگا زینہار
روتی تھی ہرنی بچہ کے چھٹنے سے بار بار
صیاد نے جو بچۂ آہو کیا شکار
حضرتؑ کے جب حضور میں آئی وہ اشکبار

رونے نے اس کے آپ کے دل کو ہلا دیا
صیاد سے حضورؑ نے جا کر چھڑا دیا

شمس الضحیٰ نبیؐ ہیں تو بدرالدجیٰ ہیں آپؑ
زہراؑ ہیں بحرِ نور دُرِ بے بہا ہیں آپؑ
مشکلکشا علیؑ ہیں تو عقدہ کشا ہیں آپؑ
شبرؑ ہیں سبز پوش تو گلگوں قبا ہیں آپؑ

اعزاز آپ کے نہیں آتے بیاں میں
وارث ہو انبیائے سلف کے جہاں میں

وجہ قبولِ توبہ آدمؑ تھا کون؟ آپؑ
یونسؑ کا بطنِ حوت میں ہمدم تھا کون؟ آپؑ
ذوالکفلؑ کا کفیل دمِ غم تھا کون؟ آپؑ
تعویذ حفظِ عیسیٰؑ مریمؑ تھا کون؟ آپؑ

کس کس کے سر سے تم نے بلا جا کے رد نہ کی
مثلِ علیؑ حضور نے کس کی مدد نہ کی

نورِ خدا رسولؐ کے نورِ نظر بھی ہو
چشمِ ابوترابؑ ہو شمس و قمر بھی ہو
جان و تنِ بتولؑ بھی لختِ جگر بھی ہو
بازو حسنؑ کے تاب و توانِ کمر بھی ہو

جبرئیلؑ نے شرف تری خدمت سے پائے ہیں
میوے طبق طبق تمھیں جنت سے آئے ہیں

ہیں سب امام برجِ شرافت کے آفتاب
گنجینۂ رموزِ خدا مخزنِ ثواب
اِک ایک ہے مدینۂ علم نبیؐ کا باب
پر خاص یہ شرف ہیں تمھارے لیے جناب

بھائی امام اور پدر بھی امام ہے
خود بھی امام لختِ جگر بھی امام ہے

بس اے زباں بسکہ ادب کا مقام ہے
کر عرض مدعا کہ مناقب تمام ہے

اب آگے التماس میں طولِ کلام ہے
زینت کا تیری عالم و دانا امام ہے

جس طرح سے وزیر ہوئی ہے شفا تجھے
یوں ہی طلب کریں گے شہ کربلاؑ تجھے

قصیدہ بجناب علی مُرتضیٰ علیہ السّلام

قیاس و وہم سے باہر ثنائے شاہ مرداںؑ ہے
ملک تابع نبیؐ مادح خدا جس کا ثنا خواں ہے
کہ نورِ کبریا نامِ خدا وہ شیر یزداں ہے
جہاں میں سب پہ روشن مثلِ خورشید اسکا احساں ہے

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

بلاشک نام ہے اس کا دوائے دردِ بیدرماں
یہ ہے وہ اسمِ اعظم جس کے باعث چرخ ہے گرداں
شفا پاتے ہیں بیمارانِ عالم جس سے ہر عنواں
فلک کا ہے وظیفہ اور فلک اس پر سدا قرباں

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ خواں ہے حرزِ طفلاں ہے

یداللہ فوق ایدیہم ہے اس کی شان میں آیا
شبِ معراج گردوں پر نبیؐ کا جب پڑا سایا
خدا نے ہل اتیٰ اور قل کفیٰ قرآں میں فرمایا
ملک ہر اک لبوں پر اپنے اُس دم یہ سخن لایا

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

یہ وُہ ہے نام جس سے مشکلیں سب کی ہوئیں آساں
ہے اس مہرِ امامت سے منور کشورِ ایماں
کہ اسکی شانیں آئی ہیں کیا کیا آیتِ قرآں
نہ کیونکر وہ سخن ہوئے زباں پر بر لبِ خنداں

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

Presented by www.ziaraat.com

ملا جس کو علیؑ مرتضیٰ سا رہبرِ کامل
عذابِ گور و محشر سے نجات اسکو ہوئی حاصل
تو آساں ہو گیا ہر مرحلہ طے ہی ہر اک منزل
کرے وردِ زباں کیونکر نہ پھر ہر دم وہ رد شکل

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

یہ نام پاک ہے وہ جس کے باعث ہے ہوا عالم
رُخِ مہ اس سے ہے روشن منورِ نیرِّ اعظم
ازل سے ہے پئے تسلیم پشتِ پیرِ گردوں خم
زباں پر قدسیوں کے ہے وظیفہ یہ سخن ہر دم

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

یہی نام مُقدّس ہے بلاشک عرش کا زیور
اسی کے نور سے ہے نورِ اجرامِ فلک انور
یہی ہے زینتِ کرسی یہی ہے رونقِ منبر
زمین و آسماں کا ہے گماں یہ نام ہے لنگر

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

علیؑ کی ذات ہے نورِ خدائے پاک بیہمتا
جو گزرے ہیں ولی سب سے زیادہ اس کا ہے رُتبا
کرو مدح و ثنا جو کچھ کہ ہے اس شاہ کو زیبا
نہ کیونکر اہلِ دیں کو اسمِ اعظم نام ہو اس کا

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

ہے ذاتِ پاک حیدرؑ افتخارِ عالم و آدمؑ
قدم سے اس ولی کے ہے بنائے دین مستحکم
خدا کا برگزیدہ مصطفیٰؐ کا یاور و ہمدم
پھر اس کے اشارہ سے فلک پر نیرِّ اعظم

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

علیؑ ہے مظہرِ خالق مجسم نورِ یزدانی
پیمبرؐ کے سوا جس کا دو عالم میں نہیں ثانی

بشر کی کیا بضاعت جو کرے اسکی ثناخوانی
کہ جسکی شان میں نازل ہوئیں آیاتِ قرآنی

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

غبارِ راہ ہے اُسکی جبین عرش پر صندل
بنی خاکِ قدم کے واسطے چشمِ فلک مکحل
ہے دُودِ شمع عارض حورِ عیں کی آنکھ کا کاجل
یہی مضمون ہے وردِ زبانِ قدسیاں ہرپل

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

سنا یہ برملا سب نے مدینہ کے جو تھے ساکن
کہ حق میں مرتضیٰؑ کے یہ کہا خورشید نے اِک دن
علیؑ اوّل علیؑ آخر علیؑ ظاہر علیؑ باطن
علیؑ ہادی علیؑ مرشد علیؑ حامی علیؑ محسن

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

ہے ذاتِ پاک حیدرؑ شہرِ علمِ مصطفٰےؐ کا در
مجسّم نورِ یزداں اور قسیمِ جنّت و کوثر
محیطِ رحمتِ ایزد شفیعِ عرصۂ محشر
اُکھاڑا جسنے دو انگلی سے لوہے کا درِ خیبر

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

تصوّر کے قلم سے دل پہ کھینچوں اُس کا گر نقشہ
تو روشن نور سے ہو دل مرا مثلِ یدِ بیضا
نہ مثل اس کے ہوا کوئی نہ ہوگا پھر کوئی پیدا
پیمبرؐ اس پہ تھا شیدا خدا کا وہ رہا شیدا

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

شریکِ رتبۂ لولاک ہے وہ عاشق داور
کلام اللہ ہے ناطق محبوبِ بے گماں حیدرؑ
جو اس کا قول ہے وہ ہے بلاشک قولِ پیغمبرؐ
مددگارِ غریباں ہے وُہ نورِ خالقِ اکبر

10

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

قدم سے اُس ولی کے دین کا سرسبز ہے گلشن
ضیائے مہرِ عارض سے ہے قندیلِ فلک روشن
عداوت جس کو ہے اُس سے وہ ہے اللہ کا دشمن
جُھکا دے اُس کے آگے کیوں نہ ہر خورد و کلاں گردن

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

پڑا ہے بندگی کا طوق مہر و مہ کی گردن میں
وُہ اس کے تابعِ فرماں ہیں جسکی جان ہے تن میں
ہے ابرِ فیض سے اُس کے بہار و رنگ گلشن میں
چھڑایا شیر سے سلماں کو اس نے دشتِ ارجن میں

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

کہوں کس کس سے رتبہ ہی فزوں اس شیرِ یزداں کا
وُہی مشکل میں ہے مشکلکشا ہر ایک انساں کا
محبّوں کے لیے اس کے بنا ہے باغِ رضواں کا
ملک کا وردِ ہر دم اور وظیفہ حور و غلماں کا

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

جو اُس کے مرتبے ہیں مجھ سا بے علم اِن کو کیا جانے
خُدا جانے اُسے جبرئیلؑ جانے مصطفٰےؐ جانے
بشر کو چاہیئے اُس کو شفیعِ دوسرا جانے
امام و پیشوا و سرورِ حاجت روا جانے

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

رہے محتاج سب اُن کے نبیؐ کے بعد تا این دم
ہے روشن اس کے جلوہ سے چراغِ نیّرِ اعظم
ہوا پر آسماں قائم زمیں ہے آب پر ہر دم
وُہ تھا جبرئیلؑ کا اُستاد پیش از خلقتِ آدم

علیؑ کا نام بھی نامِ خُدا کیا راحتِ جاں ہے

Presented by www.ziaraat.com

عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

ہے اس کے رتبۂ عالی میں عقلِ قدسیاں حیراں
ملک نورِ خدا کہتے ہیں اس کو اور ولی انساں
کمیت فکر ہو سکتا نہیں اس راہ میں جولاں
نصیری سمجھے ہیں اسکو خدا ان کا یہ ہے ایماں

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہی حرزِ طفلاں ہے

ہوئے اس نورِ خالق سے نمایاں معجزے اکثر
ہوا ہاتھوں میں آہن موم لکڑی ہو گئی اژدر
جلائے بارہا مُردے بحکمِ خالقِ اکبر
اشارے میں پھرا مغرب سے مشرق خسروِ خاور

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

ہوا جو انبیاءؑ سے کام وہ یاروکیا اس نے
ہزاروں سال کے مُردے دمِ میں جلا اس نے
دکھائے معجزے کیا کیا نہیں نامِ خدا اس نے
کٹے ہاتھوں کو اسودؔ کے دیا تن سے ملا اس نے

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

نگاہِ لطف سے دیکھے اگر وہ راکبِ دُلدل
تمامی اخگرِ سوزاں شگفتہ ہوں برنگِ گل
تو زائل صاف ہو جائے حرارت آگ کی بالکل
بنے گلزار آتش اور ہو جائے دھواں سنبل

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

غرض ذاتِ مقدس ہی علیؑ کی قدرتِ یزداں
الٰہی پھر دکھا مجھ کو مزارِ سرورِ ذیشاں
عجب نامِ مبارک ہے میں ہوں اس نام کے قرباں
پڑھوں یہ بیت انکی قبر پر جا کر بعزّ و شاں

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

خداوندا بحقِ مصطفےٰ آل رسول کامل
نہ اپنی یاد سے اک دم مجھے دنیا میں رکھ غافل
دو عالم میں کر اپنے فضل سے آساں مری مشکل
کبھی خالی مئے ذکرِ علی سے ہو نہ جامِ دل

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

عطا اپنے کرم سے مجکو توفیقِ عبادت کر
رہے دل پر ہمیشہ نقشِ حُبِّ حیدرؑ و صفدر
نہ اپنی یاد سے غافل مجھے رکھ خالقِ اکبر
نہ میں یہ بیت پڑھنے سے کبھی خاموش ہوں دم بھر

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

حسامِ خستہ جاں کی ہے دعا اللہ سے یا رب
رہے جاروب کش اُس روضۂ انور کا روز و شب
کر پھر آنکھوں سے دیکھے جا کے قبرِ مرتضیٰ یا رب
تمنا منقبت کی دل کو ہے تو ذکر سے مطلب

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

دیگر

لکھوں جو منقبت کرم اپنا کرے علیؑ
لفظوں کو رشکِ گوہرِ یکتا کرے علیؑ
حرفوں کو مہر و ماہ کا ہالا کرے علیؑ
کوثر کی موج مصرعہ میں پیدا کرے علیؑ
طبعِ رواں کو فیض کا دریا کرے علیؑ

مصرعِ ہر ایک طول سے اعلیٰ کرے علیؑ
اس نظم کو وسیلۂ فردا کرے علیؑ
حرفوں کے دائرے یدِ بیضا کرے علیؑ
اس منقبت پہ صاد جو اپنا کرے علیؑ
بیشک بہ از مخمّس طغرا کرے علیؑ

مطلع طلوعِ مہرِ درخشاں سے کم نہ ہو
خطِ شکست بھی خطِ ریحاں سے کم نہ ہو

Presented by www.ziaraat.com

ہر قطعہ قطعۂ خطِ خوباں سے کم نہ ہو — ہر لفظ بو میں غنچۂ بستاں سے کم نہ ہو
ہر مصرعۂ بلند کو طوبیٰ کرے علیؑ

قبل اس کے جو قصیدہ کہا بوترابؑ کا — کیا لاجواب قول ہے ہر شیخ و شاب کا
ہو فیض گر علیؑ ولی کی جناب کا — پھر ہو جوابِ منقبتِ لاجواب کا
امید ہے کہ قول یہ پورا کرے علیؑ

طبعِ علیؑ کو مائلِ اعجاز گر وہ پائے — اک کوزۂ حباب میں بحرِ گراں سمائے
آبِ رواں کو موج کی زنجیر باندھ لائے — کم ظرف کو جو اپنی وہ دریا دلی دکھائے
ہر ساغرِ حباب کو دریا کرے علیؑ

مشہور ہے یہ حضرتِ یوسفؑ کا معجزہ — تھا ایک طفل مہد میں گویا اسے کیا
یوسفؑ نے شیر خوار کو گویا کیا تو کیا — جنبش میں آئیں گر لبِ اعجازِ حق نما
تصویرِ شیر خوار کو گویا کرے علیؑ

اعجاز اپنا آکے مسیحاؑ اگر دکھائے — ممکن یہی ہے مُردۂ صد سالہ کو جلائے
یہ قدرت اس طرح کی مسیحاؑ کہاں سے لائے — طبعِ امامِ دیں جو اسی معجزہ پہ آئے
تو مُردہ کو جلا کے مسیحاؑ کرے علیؑ

داؤدؑ کا ہے معجزہ مشہورِ شیخ و شاب — آہن کو موم ہاتھ سے کرتے تھے وہ جناب
یہ معجزہ دکھائے کسی کو جو بوترابؑ — لوہے کو موم، موم کو پانی کرے شتاب
وہ پانی اور پانی سے پتلا کرے علیؑ

حافظ جو زیر دست کا وہ حق پرست ہو — چڑیا پہ آئے باز تو اس کو شکست ہو
بالا زمینِ شعر ہو عرش اس سے پست ہو — کرسی پہ حرف حرف کی فوراً نشست ہو
رتبہ جو میری نظم کا بالا کرے علیؑ

چاہے علیؑ تو ہمکو دکھا دے یہیں بہشت — مانندِ شکلِ حور ہو ہر ایک روئے زشت

فردوس کے چمن ہوں یہی سبزہ زار کشت — لعل و گہر کے قصر بنیں ہیں جو سنگ و خشت
سایہ ہمارا سایۂ طوبیٰ کرے علیؑ

گر خضرِ راہ حیدرِؑ صفدر کا نور ہو — ظلمات میں جو شب ہو وہ صبحِ نشور ہو
باغِ جہاں میں نور کا ہر سو ظہور ہو — جس نخل پر نگاہ کرے نخلِ طور ہو
اک ایک برگ کو یدِ بیضا کرے علی

حافظ ضعیف کا ہو اگر شاہ باکمال — کیا مال ہے فلک جو کرے اسکو پائمال
برگشتہ بہرِ ظلم جو ہو چرخِ بد مآل — دے چرخ آسیا کی طرح شاہِ خوش خصال
الٹا جو نہی پھرے وہیں سیدھا کرے علیؑ

بیشک ہے اسکی بادشہی ایسی رہنما — گر دست و پائے مردمِ آبی سے ہو خطا
ہر ہر حباب ہاتھ میں ہو جائے آبلہ — طوقِ گلو ہو حلقۂ گرداب بر ملا
ہر موج بحر سلسلہ پا کرے علیؑ

گلزارِ وصفِ شاہ کی وسعت لکھوں میں کیا — جنت بھی ایک برگ ہے اس باغ لطف کا
ہے شعلہ زن جہاں میں سقر قہرِ مرتضیٰؑ — دوزخ وہاں بس ایک شرر سے نہیں سوا
خلد و سقر جہان میں پیدا کرے علیؑ

شعلے جو آگ کے ہیں وہ ہو جائیں مثلِ آب — جب ہو دھواں بلند تو بن جائے وہ سحاب
لو ہو ہوائے سرد و خنک بہرِ شیخ و شاب — ہو برفِ منجمد سے سوا قرصِ آفتاب
گر انقلاب موسمِ گرما کرے علیؑ

گلزار میں اگر گذرِ بوترابؑ ہو — ہر پھول عکسِ رخ سے گلِ آفتاب ہو
قامت سے سروِ باغ ہر اک کامیاب ہو — زلفوں کی بو سے سنبلِ تر مشکناب ہو
نرگس کو اک نگاہ سے بینا کرے علیؑ

وسعت دکھائے حسنِ خداداد کی اگر — سو اونٹ ایک سوئی کے ناکے سے ہوں گذر

Presented by www.ziaraat.com

ذرہ محیطِ دشت ہو اس کو یقیں کر
گر شک نہ معجزاتِ وصیِٔ رسولؐ پر
صحرا کو ذرّہ ذرّہ کو صحرا کرے علیؑ

حامی معین گو شہِ مرداں رہا کرے
آہو سے گرگ کو خطرِ جاں رہا کرے
روبہ کا شیر آپ نگہبان رہا کرے
مغلوب زال رستمِ دستاں رہا کرے
کنجشک نر کا باز کو طعمہ کرے علیؑ

وہ بحرِ شعر چشمۂ آبِ حیات ہو
بیتِ جہاں میں تقویتِ ممکنات ہو
مصرعہ جو اس میں ہو وہ صراطِ نجات ہو
ہر رکن بیتِ شاہ کا رکنِ صلوٰۃ ہو
گر ایک شعر حمد میں انشا کرے علیؑ

دریا میں جلوہ گر ہو اگر نورِ بوترابؑ
ہر بوند بوند موجِ تبسم سے کامیاب
ہر موج کہکشاں ہو تو ہوں مہر و مہ حباب
دریا کے قطرہ قطرہ کو کر دے دُرِ خوش آب
دنداں جو وقتِ خندہ زنی وا کرے علیؑ

کیا قدرِ مہر چہرۂ تاباں کے سامنے
کیا نورِ ماہ کا شہِ مرداں کے سامنے
اک برگِ زرد ہے یہ گلستاں کے سامنے
ہو بے نقاب گر مہِ کنعاں کے سامنے
یوسفؑ کو منہ دکھا کے زلیخا کرے علیؑ

تاثیر کیطرف جو وہ شفقت سے منہ کرے
اُڑ کر تلاشِ خار کی گل چارسو کرے
ذرہ کی مہر قطرہ کی دُر جستجو کرے
وہ شاہ زرد رو کو اگر سرخرو کرے
چنپے کا پھول لالۂ احمر کرے علیؑ

گل مست بوئے الفتِ حیدرؑ رہے مدام
دونوں پہ مہرباں اگر ہو مرا امام
نالاں علیؑ کے عشق میں بلبل ہے صبح و شام
گل کا تو بوئے وحدتِ حق سے بھرے مشام
بلبل کو قافِ قرب کا عنقا کرے علیؑ

پائے جو فیضِ نطقِ شہِ نامدار سے
کستوری ہو فصیح زیادہ ہزار سے

Presented by www.ziaraat.com

خارا سے لالہ نکلے تو گل نکلے خار سے
موسم سوا خزاں کا وہ کر دے بہار سے
قدرت کے باغ کا جو تماشا کرے علیؑ

زوجہ علیؑ کو مالکِ جنت ہوئی نصیب
ہاتھوں کو حق کی طاقت و قوت ہوئی نصیب
بیٹے وہ پائے جنکو امامت ہوئی نصیب
پاؤں کو کتفِ شاہِ رسالت ہوئی نصیب
اب کیا رہا کہ جس کی تمنا کرے علیؑ

بازو کے زور پر درِ خیبر گواہ ہے
گر سر کے بل چلے یہی جنت کی راہ ہے
نقشِ قدم علیؑ کا ہر اک سجدہ گاہ ہے
نفسِ نبیؐ ہوا تو رسالت پناہ ہے
اب اور فخر اس سے سوا کیا کرے علیؑ

دیگر

جلالِ مہماتِ جہاں حیدرؑ صفدر
شاہنشہِ آفاقِ جہاں حیدرؑ صفدر
گنجینۂ اسرارِ نہاں حیدرؑ صفدر
ہے ماہوشِ کون و مکاں حیدرِؑ صفدر
احمدؐ کے وصی حق کے ولی یا اسدؑ اللہ
ہے وردِ زباں نادِ علیؑ یا اسدؑ اللہ

یہ نام وہ ہے عرشِ معظم پہ رقم ہے
ایوبؑ کا تعویذ ہے آدمؑ کا یہ دم ہے
سلماں کا مددگار سلیماںؑ کا حشم ہے
موسیٰؑ کا عصا سیفِ خدا میرِ اُمم ہے
یہ نام علیؑ نامِ خدا مظہرِ حق ہے
حق یہ ہے کہ جبریلؑ کا پہلا یہ سبق ہے

جو حق کی رضا ہے وہی منظورِ علیؑ ہے
جبریلِؑ امیں کاتبِ منشورِ علیؑ ہے
جو نورِ محمدؐ ہے وہی نورِ علیؑ ہے
ذرہ ہوا بھی مہر وہ مقدورِ علیؑ ہے
ہر درد کا درماں ہے ہر آفت کی دوا ہے

دنیا میں مریضوں کا یہ تعویذِ شفا ہے

معراج میں کوئی نہ تھا ہمراہ علیؑ تھا
اور پردۂ قدرت میں بھی واللہ علیؑ تھا
وہ غیر نہیں تھا اسداللہ علیؑ تھا
جب کچھ بھی نہ تھی خلقت اللہ علیؑ تھا

موسیٰؑ نے جو برقِ شجرِ طور کو دیکھا
بینائی سے دیکھا تو اسی نور کو دیکھا

آدم کا کہیں نام نہ تھا جب سے علیؑ ہے
اُستاد ہے جبریلؑ کا خالق کا ولی ہے
اس نام کی تسبیح فرشتوں نے پڑھی ہے
یہ دفترِ کونین کا فردِ ازلی ہے

خالق نے یہ جس وقت جہاں خلق کیا تھا
اُس وقت بھی یہ نورِ خدا جلوہ نما تھا

عیسیٰؑ نے ترا نام لیا حل ہوئی مشکل
ادریسؑ نے کی آہ دیکھا حل ہوئی مشکل
موسیٰؑ نے کہا عقدکشا حل ہوئی مشکل
زکریاؑ نے جب ذکر کیا حل ہوئی مشکل

اے دادرسِ خلق مری داد دلا دو
عقدہ ابھی کھل جائے جو تم ہونٹ ہلا دو

بخشی جسے اونٹوں کی قطار ایک گدا تھا
ہاتف کی صدا آئی وہ محتاج بڑا تھا
کیا مجھ سے زیادہ وہ گرفتارِ بلا تھا
دعوائے غلامی اُسے کیا مجھ سے سوا تھا

بندہ کی طرف چشمِ عنایت نہیں کرتے
میں ایسا ہوں مجرم کہ حمایت نہیں کرتے

چاہو تو ابھی عقدہ کشائی مری کر دو
مفلس کو اگر چاہو تو تم لعل و گہر دو
محتاج کے کاسہ کو زر و سیم سے بھر دو
اس مضطر و مجرم کی دعاؤں میں اثر دو

پیشانی میں جو کچھ ہے وہ تحریر بدل جائے
تم چاہو تو مولا ابھی تقدیر بدل جائے

محجوب مرا دل ہے گناہوں کی ہے کثرت
مغلوب مری عقل ہے غالب ہے ندامت
معیوب مرا نفس ہے طاعت کی ہے قلت
میں سخت بداعمال ہوں مجرم ہوں بشارت

یا ایزدِ غفار پیمبرؐ کا تصدق
ہو بخشش عصیاں مری حیدرؑ کا تصدق

مقبول ہو توبہ مری میں کرتا ہوں توبہ
توبہ ہے اس آفت میں پڑا مرتا ہوں توبہ
ڈر ڈر کے میں ہر وقت قدم دھرتا ہوں توبہ
توبہ میں مزا پا چکا اب ڈرتا ہوں توبہ

غفار ہے تو عقدۂ لاحل مرا حل کر
حسنینؑ کا صدقہ مرے عصیاں کو بحل کر

بیکس ہوں میں مجبور ہوں ناچار ہوں مولاؑ
بیکار ہوں بے یار ہوں نادار ہوں مولاؑ
محتاج ہوں مفلس ہوں قرضدار ہوں مولاؑ
سو طرح کی آفت میں گرفتار ہوں مولاؑ

اس بیکس و مظلوم کی یا شاہ خبر لو
للہ خبر لو مری للہ خبر لو

مونس نہیں ہمدم نہیں یاور نہیں کوئی
اب تیرے سوا اپنا تو رہبر نہیں کوئی
ہمدرد نہیں اپنا برادر نہیں کوئی
میرا تو بجز خالقِ اکبر نہیں کوئی

حل کر مری مشکل کو تو خالق کا اسد ہے
اے کُل کے مددگار یہی وقتِ مدد ہے

جو مجھ پہ مصیبت ہے اگر کوہ پہ آ جائے
دریا کو ہو یہ ضبط نہ خاک سما جائے
سُرمہ کی طرح برقِ ستم اس کو جلا جائے
تحریر کروں میں تو قلم سے نہ لکھا جائے

یہ عقدہ کرے حل کوئی مقدور ہے کس کا
جُز شاہِ ولایت کہ علیؑ نام ہے جس کا

یا شاہ مری عرض سماعت نہیں کرتے
درگاہِ الٰہی میں شفاعت نہیں کرتے

Presented by www.ziaraat.com

رحمت کا طلبگار ہوں رحمت نہیں کرتے — امداد مری شاہِ ولایت نہیں کرتے
پھر کس سے کہوں شافعِ محشر بھی تمہیں ہو
یا عقدہ کشا ساقیٔ کوثر بھی تمہیں ہو

یا عقدہ کشا فاطمہؑ دلگیر کا صدقہ — یا شیرِ خداؑ اصغرِ بے شیر کا صدقہ
یا شاہِ نجفؑ شبر و شبیرؑ کا صدقہ — یا میرِ عرب قیدیٔ زنجیر کا صدقہ
کرتا ہوں دعا میں کہ ہے ہنگام دعا کا
اور واسطہ دیتا ہوں میں خونِ شہداؑ کا

بچھڑا ہوں عزیزوں سے ملادے مرے والی — جو دل میں ہے وہ شکل دکھادے مرے والی
اتنا دے مجھے بہرِ خدا اے مرے والی — مقروض ہوں مقدور یا دادے مرے والی
جو مقصدِ دل ہے وہ برانجام ہو آقا
آغاز سے بہتر مرا انجام ہو آقا

دیگر

بحرِ علومِ حق کا گہر مرتضےٰ علیؑ — علمِ نبیؐ کے شہر کا در مرتضیٰ علیؑ
گلزارِ انما کا شجر مرتضیٰ علیؑ — باغِ محمدیؐ کا ثمر مرتضیٰ علیؑ
افلاک و آسماں کا قمر مرتضیٰ علیؑ

ہے انما ولیکم اللہ جس کی شان — اور نون والقلم ترے اوصاف کا بیان
ہے انما یرید اسی قدر کا نشان — ہے کاف لام میم صفت اسکی فی القرآن
والفجر کی ضیا ہے سحر مرتضیٰ علیؑ

وہ آبدار گوہرِ موصوف ہل اتیٰ — وہ منبعِ فضائلِ ممدوحِ قل کفیٰ
جس کو ہوا العلی العظیم حق نے ہی کہا — جس کو نبیؐ نے لحمک لحمی کہا سدا

والیل والقدر کا شجر مرتضیٰ علیؑ

وصفِ جمال جس کا خدا نے ہے یہ کیا — پرتو ہے اس کے نور کا والشمس والضحیٰ
ادنیٰ صفات جس کی ہے یٰسین و لافتا — واللیل جس کی زلفِ معنبر کی ہے ثنا
ہے قادرِ قضا و قدر مرتضیٰ علیؑ

اے خارجی نہ بحث کرے ساتھ دوبدو — جو دشمنِ علیؑ ہے نہیں اس سے گفتگو
حق میں علیؑ کے دیکھ یہ آیا ہے ہوبہو — مصحف کے بیچ قدرہٗ اللہ قدرہٗ
رکھتے ہیں اس قدر تو قدر مرتضیٰ علیؑ

کعبہ میں ہے خدا نے دیا جس کو یہ شرف — پیدا ہوئے ہیں یعنی یہاں پر شہِ نجف
نازل ہوئی ہے شان میں اسکے ہی لو کشف — کفار اپنے کفر سے ہو جائیں منحرف
دکھلا دیں اپنا معجزہ گر مرتضیٰ علیؑ

کیا ہی وہ گھر ہے جس کا کہ معمار ہو خلیلؑ — مزدوری اس جگہ کی کرے آکے جبرئیلؑ
وہ چاہ کھودنے کا خضرؑ ہو وہاں خلیل — اس گھر کو اپنا گھر کہے پھر ایزدِ جلیل
گھر میں خدا کے رکھتا ہے گھر مرتضیٰ علیؑ

تیار ہو کے جس گھڑی وہ خانہ بن چکا — معبود نے کیا اُسے مسجودِ اتقیا
جس دن کہ واں پہ پیدا ہوئے شاہِ مرتضیٰؑ — سجدہ کیا فرشتوں نے اور دل سے یوں کہا
صلوٰۃ بر محمدؐ و بر مرتضیٰ علیؑ

چشمِ یقیں سے دیکھ یہ رتبہ ہوا کسے — دوشِ رسالت اوپر ہیں کس نے قدم رکھے
نامِ خدا ہیں مہرِ نبوت پہ وہ چڑھے — بت توڑے بیتِ کعبہ کے کیا کیا تھے حوصلے
پشتِ نبیؐ پہ پاؤں کو دھر مرتضیٰ علیؑ

میری خدا سے اب ہے شب و روز یہ دعا — حبِ علیؑ مجھے دو جہاں بیچ کر عطا
اور مجھ کو دربدر تو نہ محتاج تو پھرا — مدفن بھی بعدِ مرگ مرا ہو تو کربلا

Presented by www.ziaraat.com

بخشو مری دعا کو اثر مرتضیٰ علیؑ

میں کمترین اور غلامانِ شاہ ہوں ۔۔۔ عصیاں میں غرق اور بحال تباہ ہوں
ہرچند رو سیاہ ہوں اور بیگناہ ہوں ۔۔۔ میں آپ اپنے جرم سے اب عذرخواہ ہوں

مجھ پر کرو کرم کی نظر مرتضیٰ علیؑ

بہرِ حسینؑ و ابنِ حسینؑ اے امام دیں ۔۔۔ جس کا لقب جہان میں ہے زین العابدین
بہرِ امام باقرؑ و ہادیٔ اہلِ دیں ۔۔۔ بہرِ امام جعفرؑ و موسیٰؑ ہمنشیں

مجکو ذلیل و خوار نہ کر مرتضیٰ علیؑ

تیری جناب سے مری اب عرض ہے یہی ۔۔۔ یہ ذریاتِ جنتی کہ دنیا میں ہے تری
بہرِ تقیؑ و بہرِ نقیؑ بہرِ عسکری ۔۔۔ بہرِ امام مہدیؑ کرو میری رہبری

میں آپڑا ہوں اب ترے در مرتضیٰ علیؑ

دل کو مرے یقین ہے کہ یہ کام تم سے ہو ۔۔۔ یعنی کہ پھر زمانہ کی اصلاح تم کرو
جس جس کی نوکری تھی وہ اب پھر بحال ہو ۔۔۔ تنخواہ سب کی اپنے خزانے سے شاہ دو

دے لشکری کو بھر کے گہر مرتضیٰ علیؑ

میں اس دعا کو مانگ کے خاموش جب ہوا ۔۔۔ ہاتف کی غیب سے یہ سنی اس گھڑی صدا
افلاس پر تو اپنے نہ اخلاقِ غم یہ کھا ۔۔۔ دونوں جہاں میں والی ہے شاہِ نجفؑ ترا

دلویں گے مجھ کو غیب سے زر مرتضیٰ علیؑ

دیگر

سب طرف سے ہو لاچار یا مشکلکشاؑ ۔۔۔ بیکسی میں کون ہے اب یار یا مشکلکشاؑ
غیر سے کہتے کا ہے انکار یا مشکل کشاؑ ۔۔۔ دردِ میرا تم پہ ہے اظہار یا مشکلکشاؑ

مت کرو مطلب کو میرے بار یا مشکلکشاؑ

Presented by www.ziaraat.com

تم نے آدم کے عوض کھایا سدا نانِ جویں ۔۔۔ تم نے سلمانؑ کو عطا کی تھی انگوٹھی بانگیں
تم ہو بیشک درس فرما حضرتِ روح الامیں ۔۔۔ پیٹ سے ماہی کے تم یونسؑ کو لائے برزمیں

غم کے دریا سے مجھے کر پار یا مشکلکشاؑ

غم سے تھا یعقوبؑ نے جب گریہ و نالہ کیا ۔۔۔ چاہ میں یوسفؑ کا حق نے تم کو رکھوالا کیا
تم نے ابراہیمؑ پر آتش کو بس لالہ کیا ۔۔۔ قلعۂ خیبر کو ہے تم نے تہ و بالا کر دیا

داغِ غم دل سے مرے بردار یا مشکل کشاؑ

بارہا بھیجا ہے تم نے آپ کو راہِ خدا ۔۔۔ آتی ہے ہر سمت سے تیری ہی بخشش کی صدا
تم نے اسود کے دیا ہاتھوں کو ہے تن سے ملا ۔۔۔ نوحؑ کی کشتی کے طوفاں میں تمھیں ہو ناخدا

میرا بیڑا بھی لگا دو پار یا مشکل کشاؑ

صبر میں ایوبؑ کے شامل تمھیں تھے مرتضیٰؑ ۔۔۔ آرہ سے جرجیسؑ کو چیرا تو تم نے دی ندا
یاد کر روزِ ازل کے عہد کو اے پیشوا ۔۔۔ صبر کیجیو صابروں کا جانتے ہو مرتبا

مجھ پہ بھی ہے وقت یہ دشوار یا مشکلکشاؑ

ہاتھ میں داؤدؑ کے آہن نہ کیونکر موم ہو ۔۔۔ جس کے دل پر نام تیرا اس قدر مرقوم ہو
زکریاؑ کے سر پہ یوں آرہ نہ کیوں موہوم ہو ۔۔۔ بے مدد تیری مرا کس طرح غم معدوم ہو

ہے مدد تیری مجھے درکار یا مشکلکشاؑ

مہد میں یا مرتضیٰ تم نے ہی کی تھی حیدری ۔۔۔ تم نے اک انگشت سے توڑا حصارِ خیبری
یا علیؑ جنگِ احد میں تھی دکھائی صفدری ۔۔۔ دی رکوع میں تم نے سائل کو نگیں انگشتری

گرم کر بخشش کا اب بازار یا مشکل کشا

یا علیؑ تم شیرِ حق بیشک ہو تاجِ اتقیا ۔۔۔ دلدل و شمشیرِ حق نے تم کو حیدرؑ تھا دیا
دشت میں سلماں جو آفت میں ہوا تھا مبتلا ۔۔۔ شیر سے تم نے چھڑا کر اس کو گلدستہ دیا

کر مجھے سرسبز اور گلزار یا مشکل کشاؑ

تم وصیِ مصطفےٰؐ بیشک ہو تاجِ اولیا
مخبرِ صادقؐ نے تم کو نائبِ مطلق کیا
تم کو ہی خیر الوریٰ نے لحمک لحمی کہا
حل کیا ہر ایک مشکل کے تئیں یا مرتضیٰؑ

حل کرو یہ عقدۂ دشوار یا مشکل کشاؑ

واسطے حسنینؑ کے اے دستگیرِ بیکساں
باقرؑ و جعفرؑ کا صدقہ پیشوائے مومناں
واسطے زین العباؑ کے قبلۂ ہر دو جہاں
واسطے کاظمؑ رضاؑ کے سن مری آہ و فغاں

اب نہیں تم بن کوئی غمخوار یا مشکلکشاؑ

از برائے خاطرِ حضرت تقیؑ شرف التقیٰ
عسکریؑ و حضرت مہدیؑ کا صدقہ پیشوا
از برائے خاطرِ حضرت نقیؑ نور الہدےٰ
جلد میری داد کو پہنچو علیؑ مرتضیٰ

مت کرو تم دیر اب زنہار یا مشکلکشاؑ

جلد لو میری خبر اے شہسوارِ لافتا
ایک سائل نے جو ردیؑ کا سوال آ کر کیا
آج تک سائل ترا محروم ہو کر کب پھرا
مال سے پُر کر کے اونٹوں کی قطار اس کو دیا

دے مجھے گنجینۂ اسرار یا مشکل کشاؑ

تم سوا کس سے کہوں دکھ درد اپنا یا علیؑ
سب طرف سے کر چکا دل سرد اپنا یا علیؑ
کس کو دکھلاؤں میں چہرہ زرد اپنا یا علیؑ
کون ہے بتلایئے ہمدرد اپنا یا علیؑ

جلد دکھلاؤ مجھے دیدار اپنا یا مشکلکشاؑ

مدعا ناقص ہے میرا آپ کے ارشاد بن
کس طرح مطلب کو پہنچوں میں تری امداد بن
میں بھٹکتا پھرتا ہوں سرور تمہاری یاد بن
ذرِ مطلب کی معطل ہے تمہارے صاد بن

غم کا دکھلاؤں کسے طومار یا مشکل کشا

لی انگوٹھی راہ میں تم نے نبیؐ سے شیرِ حق
یا علیؑ داماد احمدؐ کے ہو بیشک تم بحق
پھر ہوئے معراج میں جا مصطفےٰ اسم طبق
پاک حق نے خود کیا ہے تیری عصمت کا ورق

مت کرو تم میرے حق میں بار یا مشکل کشاؑ

یا علیؑ روزِ ازل سے میں تمہارا ہوں غلام
تم سوا کس سے کہوں درد اپنا یا امام
اور ہے طفلی سے میرا حیدری آزاد نام
دل سے میں تم پر کیا کرتا ہوں یا حضرت سلام

ہر گھڑی ہر پل میں سو سو بار یا مشکلکشاؑ

دیگر

کیا تجھے اے دل ہوئی ہے بے کلی
میں تجھے کرتا نصیحت ہوں بھلی
شدتِ غم سے پڑی ہے ہل چلی
عرض کر در خدمتِ شاہِ ولی

یا علیؑ للہ للہ یا علیؑ
مشکلم بکشائے للہ یا علیؑ

گر ہوا ہے حال تیرا اب خراب
مان میری بات مت کر اضطراب
آتشِ غم سے جگر تیرا کباب
عرض کر پیشِ جنابِ بوترابؑ

یا علی للہ للہ یا علیؑ
مشکلم بکشائے للہ یا علیؑ

گر تجھے مشکل پڑی آ کر کٹھن
صدق دل سے مان تو میرا سخن
ظلم پر ہے گردشِ دورِ زمن
عرض کر پیشِ حضورِ بوالحسنؑ

یا علیؑ للہ للہ یا علیؑ
مشکلم بکشائے للہ یا علیؑ

وہ شہنشاہِ ولایت بارگاہ
ان کے آگے عرض کر لے خوب سا
نورِ حق نفسِ نبیؐ عالم پناہ
پڑھ تو ان الفاظ کو شام و پگاہ

یا علیؑ للہ للہ یا علیؑ
مشکلم بکشائے للہ یا علیؑ

وہ امامِ دین امیر المومنینؑ
زحمتِ غم سے نہ ہو ہر گز حزیں
خاصۂ درگاہِ رب العالمین
عرض کر حضرت سے با صدق و یقیں

یا علی للہ للہ یا علیؑ
مشکلم بکشائے للہ یا علیؑ

مشکلِ دنیا میں گر ہے مبتلا
ہے ترا حامی جنابِ مرتضیٰؑ

Presented by www.ziaraat.com

حل کرے مشکل کو وُہ مشکلکشا — مانگ تو اس بادشہ سے یہ دُعا
یا علیؑ لِلّٰہ لِلّٰہ یا علیؑ — مشکلم بکشائے لِلّٰہ یا علیؑ

انبیا کا مُرتضیٰؑ غمخوار ہے — اولیا کی فوج کا سردار ہے
گر تجھے اب خوش دلی درکار ہے — عرض کر شہ سے کہ وہ مختار ہے
یا علیؑ لِلّٰہ لِلّٰہ یا علیؑ — مشکلم بکشائے لِلّٰہ یا علیؑ

شدتِ غم نے کیا تجھ کو ظہیر — اور ستارے کی نحوست میں اسیر
ہاتھ اُٹھا کر صدقِ دِل سے اے فقیر — عرض حاجت کر بدر بارِ امیرؑ
یا علیؑ لِلّٰہ لِلّٰہ یا علیؑ — مشکلم بکشائے لِلّٰہ یا علیؑ

عقدۂ مشکل ترے کُھل جائیں گے — شاہِؑ دیں تیری مدد فرمائیں گے
حق سے مطلب سب ترے دلوائیں گے — یہ دُعا پڑھ مرتضیٰؑ جلد آئیں گے
یا علیؑ لِلّٰہ لِلّٰہ یا علیؑ — مشکلم بکشائے لِلّٰہ یا علیؑ

گر تجھے اندوہ وغم دِن رات ہے — جان تیری موردِ آفات ہے
غم نہ کھا یہ کوئی دن کی بات ہے — شاہؑ تیرا قاضیُ الحاجات ہے
یا علیؑ لِلّٰہ لِلّٰہ یا علیؑ — مشکلم بکشائے لِلّٰہ یا علیؑ

وُہ امامُ الحقؑ وصیِ المصطفےٰؐ — ساقیِ کوثر علیؑ المرتضیٰ
تجھ کو سب آفات سے دیں گے بچا — اِس دُعا کو مانگ تو صبح و مسا
یا علیؑ لِلّٰہ لِلّٰہ یا علیؑ — مشکلم بکشائے لِلّٰہ یا علیؑ

یا علیؑ خُرّم تمھارا ہے حزیں — فکرِ ناحق اس کے دل میں جاگزیں
رات دن فکروں میں ہے اندوہگین — اب مدد کر یا امیرالمومنینؑ
یا علیؑ لِلّٰہ لِلّٰہ یا علیؑ — مشکلم بکشائے لِلّٰہ یا علیؑ

دیگر

یا علیؑ اب کِس کے آگے التجا لے جائیے — جز تمھارے کس کے آگے ہاتھ اب پھیلائیے
ٹھوکریں اتنی نہ یا مشکلکشا کھلوائیے — اپنے سائل کو نہ شاہا دربدر پھروائیے

جلد شفقت کی نظر بہرِ خُدا فرمائیے
یا علیؑ مشکل کشا میری مدد کو آئیے

اے مرے فریاد رس پہنچو مری فریاد کو — بیکسوں کے دادرس دلواؤ میری داد کو
شاد کر دیجیے شہا میرے دلِ ناشاد کو — یا علیؑ بہرِ نبیؐ آؤ مری اِمداد کو

جلد تر عرضی پہ میری دستخط فرمائیے
یا علیؑ مشکل کشا میری مدد کو آئیے

آگئی کشتی مری گرداب میں یا مرتضیٰؑ — چھُٹ گیا ہاتھوں سے لنگر بہہ چلا کھیوا مرا
ہوں پھنسا منجدھار میں کس کو پکاروں اب بھلا — کون جز دستِ خُدا بیڑا مرا دیوے لگھا

لُطمۂ بحرِ حوادث بس نہ اب کھلوائیے
یا علیؑ مشکل کُشا میری مدد کو آئیے

یا علیؑ بس ختم ہے مُشکلکشائی آپ پر — آپ ہی کرتے ہیں سبکی حل مشکل آن کر
آپ سے سب ملتجی ہوتے ہیں شاہِ بحر و بر — آپ ہی فریاد رس ہیں بیکسی کے وقت پر

آپ ہی فریاد کو میری شہا سُن جائیے
یا علیؑ مشکل کُشا میری مدد کو آئیے

یا علیؑ تیرے سوا اب کون ہے حامی مرا — تو ہی ہے مشکلکشا میرا مرے مُشکلکشاؑ
کون مجکو قیدِ غم سے یا علیؑ کردے رہا — کون میری آبرو رکھے بھلا تیرے سوا

جان پر اب آبنی ہے آبرو بچوائیے

Presented by www.ziaraat.com

یا علیؑ مشکل کشا میری مدد کو آئیے

تم نے شاہا خلق کی مشکلکشائی کی صدا — کی فرشتوں کی مدد مشکل میں ہے تم نے شہا
کون ہے مشکلکشائی میں بھلا ثانی تیرا — تو اخی ہے اس کا جو شہ ہے حبیبِ کبریا

اے شہِ معجز نما اب معجزہ دکھائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

یا علیِ مرتضیٰؑ تم نے مدد آدمؑ کی کی — تم نے طوفاں سے بچائی آکے کشتی نوحؑ کی
کی مدد یونسؑ کی تم نے اے ولیِ ایزدی — اور خلیل اللہؑ پر گلزار آتش ہوگئی

مجکو بھی اس آگ سے یا مرتضیٰؑ بچوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

رنگ اب کچھ ہے زمانہ کا دگرگوں ہو رہا — دوست دشمن ہوگئے ہیں یہ مخالف ہے ہوا
خویش و بیگانہ عزیز و اقربا ہیں بے وفا — جن سے امیدِ وفا تھی ان سے ہوتی ہے جفا

شکوہ بیجا بھلا کس کا زباں پر لائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

یا علیؑ اس ہند میں ہے اب تو جی گھبرا گیا — کش مکش سے دہر کی ہر دم لبوں پر آگیا
طعن کرتا ہے ہر اک شخص اپنا اور آیا گیا — ابرِ اندوہ و الم بے طرح دل پر چھا گیا

اب درِ دولت پہ شاہا جلد تر بلوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

تو ہے شاہِ دو جہاں سب ہیں ترے در کے گدا — خلق سب محتاج ہے اور تو شہِ حاجت روا
کیوں نہ تو مشکل کشا ہووے کہ ہے دستِ خدا — کر دے اب عقدہ کشائی اے شہِ عقدہ کشا

ناخنِ الطاف سے عقدہ مرا کھلوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

دل پھڑکتا ہے نہایت جان کو ہے اضطراب — ایسی حالت ہے کہ آقا زندگانی ہے خراب
اے وصیِ خاص احمدؐ اے شہِ عالیجناب — لائیے تشریف جلدی لو خبر میری شتاب

انتظاری میں نہ اب اتنا مجھے ترسائیے
یا علیؑ مشکل کشا میری مدد کو آئیے

گو کہ مجرم تو ہے یہ عاصی سراسر تا بہ پا — عمر بھر کوئی عمل اچھا نہیں اس سے ہوا
مرتکب ہر دم گناہانِ کبیرہ کا رہا — شرم اب اس روسیہ کی ہاتھ ہے تیرے شہا

تیرا دامن اب تو تھاما ہے مجھے بچوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

حیف کی جا ہے کہ میں تیرا کہا کر یا علیؑ — غیر سے تیرے سوا کونین میں ہوں ملتجی
بھیجئے اپنے خزانہ سے شہا روزی مری — دیجئے اس بندِ غم سے اب شتابی مخلصی

کب تلک فریاد کیجئے کب تلک چلائیے
یا علیؑ مشکل کشا میری مدد کو آئیے

یا علیؑ مشکل کشا بہرِ جنابِ مصطفےٰؐ — یا علیؑ اپنا تصدق مجھ پہ کر لطف و عطا
یا علیؑ بہرِ جنابِ فاطمہؑ خیر النساؑ — یا علیؑ مشکلکشا بہرِ امامِ مجتبیٰؑ

روضۂ اقدس پہ شاہا اب مجھے بلوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

یا علیؑ مرتضیٰ بہرِ شہیدِؑ کربلا — کربلا میں لے بلا کر بٹ بلا سے لے چھڑا
یا علیؑ بہرِ اسیری شہ زینؑ العبا — کر اسیری الم سے جلد اب مجھ کو رہا

میری حاجت بہرِ باقرؑ یا علیؑ بر لائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

از برائے جعفرِ صادقؑ امامِ دوسرا — رحم کر اب رحم کر اب رحم کر یا مرتضیٰؑ

Presented by www.ziaraat.com

حضرت موسیٰ کاظم کے تصدق میں شہا
از برائے ضامنِ ثامن امامِ باعطا

دستخط میری ضمانت پر شہا فرمائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

یا علیؑ مشکل کشا بہرِ نقیؑ یا اتقیا
عسکریؑ کیواسطے اس لشکرِ غم سے چھڑا
یا علیؑ مشکلکشا بہرِ نقیؑ مقتدا
بہرِ شاہِ مہدیؑ دیں کفر سے لیجیو بچا

مہدیؑ دیں کو حمایت کے لیے بھجوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

حضرتِ حمزہؑ کا صدقہ اور جعفرؑ کے لیے
حضرتِ عباسؑ اور عونؑ غضنفر کے لیے
قاسمؑ و اکبرؑ کی خاطر اور اصغرؑ کے لیے
یا علیؑ اب میہمانِ شاہ مضطر کے لیے

روضۂ پُر نور شاہِ کربلا دکھلائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

آرزو ہے روضۂ پُر نور پر آکر شہا
خاکِ تربت کو ملوں منہ پر کہ ہے خاکِ شفا
آستانِ پاک پر آنکھیں ملوں یا مرتضیٰ
تا دمِ مردن نہ ہوں پھر تیرے روضہ سے جدا

بعد مردن نعش میری پھر وہاں گڑوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

آرزو ہے یہ مع تلمیذ یا شیرِ خداؑ
اس سلیس خستہ دل کو واں طلب کر کے شہا
اس علائق اس الم کی قید سے کر کے رہا
اور زباں بھی ہو اسی مداح کی یا مرتضیٰؑ

یہ مناقب روضۂ پُر نور پر پڑھوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

دیگر

جو میں نے دیکھا نہ دشمن کو بھی دکھلائے خدا
مدد کرو کہ اس آفت سے اب بچائے خدا
کسی بشر کو نہ وُہ درد و غم سُنائے خدا
جفا کی قید سے جلدی کہیں چھڑائے خدا

میں کس سے دردِ دل اپنا کہوں سوائے خدا
مدد کو پہنچو مری یا علیؑ برائے خدا

عدو نے مجکو یہ ناحق دکھائے جَور و جفا
وطن بھی چھٹ گیا گھر لُٹ گیا تباہ ہُوا
ٹھکانا بیٹھنے کے واسطے نہیں ملتا
اور اُس پہ آہ یہ رنج و محن اسیری کا

میں کس سے دردِ دل اپنا کہوں سوائے خدا
مدد کو پہنچو مری یا علیؑ برائے خدا

جو مجھ پہ ظلم ہوئے ہیں حضور پر روشن
ستم ہے اور کہ خواہاں ہیں جان کے دشمن
کہ غم کے تیروں سے بالکل گیا کلیجہ چھن
سوا اس غلام نے پکڑا ہے آپ کا دامن

میں کس سے دردِ دل اپنا کہوں سوائے خدا
مدد کو پہنچو مری یا علیؑ برائے خدا

سوائے ذاتِ مُبارک کے اے مرے آقا
کوئی غلام کو فریادرس نہیں ملتا
میں کس سے جا کے کہوں حال اس تباہی کا
غلام آپ ہی سے داد اپنی لیوے گا

میں کس سے دردِ دل اپنا کہوں سوائے خدا
مدد کو پہنچو مری یا علیؑ برائے خدا

گناہگار تو ہوں اس قدر معاذ اللہ
پر اب یہ جائے کہاں روسیاہ بخت سیاہ
کہ جس کو دیکھ کے ہر اک کہے پناہ پناہ
تمھیں کو شرم ہے اس خاکسار کی یا شاہ

میں کس سے دردِ دل اپنا کہوں سوائے خدا

Presented by www.ziaraat.com

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

صدائے لافتیٰ ہے وصف کس کا صفدر حیدرؑ کا
بھلا ذوالسیف کا چرچا ہے کس کا شاہِ صفدر کا
عیاں ہے معرکہ خندق اُحد کا اور خیبر کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

بھلا کیا ذکر ہے ضربِ یداللہ شیرِ داورؑ کا
اُڑایا کوہ مثلِ کاہ باندھا بند بربر کا
اِک آوازہ ہوا ہے شش جہت میں ضربِ صفدرؑ کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے حیدرؑ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

در آیا جب درِ خیبر میں پنجہ شیرِ داورؑ کا
دو عالم میں عیاں اس وقت اِک عالم تھا لشکر کا
زمینوں میں ہوا چاروں طرف شہرہ دلاورؑ کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

درِ علمِ نبیؐ نے جب اُکھاڑا بابِ خیبر کا
نہ تھا روئے زمیں پر پاؤں بھی اس شیرِ داور کا
یہ ہے اعجاز اور اعجاز حرب و ضربِ حیدرؑ کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

ملا دستِ خدا کو بعد میں رایت جو لشکر کا
تو پہنچا غیظ میں بپھرا ہوا وہ شیرِ داورؑ کا
ہوا غُل جب اکھاڑا انگلیوں سے بابِ خیبر کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

خدا کا کلمہ ہے ولیؑ ساقی وہی ہے حوضِ کوثر کا
وہی ہے جانشیں خیر البشرؐ محبوبِ داور کا
بڑھا اُسکی ولادت سے شرف اللہ کے گھر کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

وہی ہے نفسِ پاکیزہ شفیعِ روزِ محشر کا
وہی ہے مقتدا امثالِ سلمانؓ و ابوذرؓ کا
بیاں کیا کر سکے کوئی بھلا اِس شوکت و فر کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

وہی ہے زوج وکفو فاطمہ احمدؐ کی دختر کا
وہی ہے بابِ سبطینؑ نبیؐ شبیرؑ و شبرؑ کا
اسی سے ہوگیا روشن جہاں میں نام اختر کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

دیگر

بہ شکلِ آئینہ ہو نہ حیراں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ
برنگِ سنبل نہ ہو پریشاں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ
ابھی تو نکلیں گے دل کے ارماں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ
دلا عبث تو نہ ہو ہراساں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

ابھی تو ہوتی ہے مشکل آساں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

نبیؐ جو علمِ خدا کا گھر ہے یقیں جانو یہ اُسکا در ہے
علیؑ کا در کیا عجیب در ہے کہ جس سے حاصل جہانِ گھر ہے
نہ کچھ خلل ہے نہ کچھ ذلل ہے نہ کچھ ضرر ہے نہ کچھ خطر ہے
میں صاف کہتا ہوں کس کا ڈر ہے علیؑ جدھر ہے خدا ادھر ہے

بصدقِ نیت بصدقِ ایماں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

علیؑ کا دل سے جو یار ہوگا تو اس پہ خالق کا پیار ہوگا
علیؑ سے جسکو کہ پیار ہوگا تو بندہ اُس کا نہ کا ہوگا
علیؑ سے جس کو غبار ہوگا تو خاک حاصل قرار ہوگا
علیؑ ہی جب آکے یار ہوگا تو بیڑا آفت سے پار ہوگا

اگر ہو بحرِ جہاں میں طوفاں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

خلیلؑ باری کو جب ستایا تو ناریوں نے انھیں جلایا
ہر ایک جانب کو سر اٹھایا مگر نہ دلسوز کوئی پایا
اُٹھا کے سر کو کہا خدایا ترا ہی کافی ہے مجھکو سایا
یہ حرف جس دم زباں پہ لایا تو مژدہ ہاتف نے یہ سنایا

بنے گی آتش یہ سب گلستاں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

اگرچہ گردوں تباہ کر دے تو حیدرؑ آ کر نباہ کر دے
وہ کوہِ مشکل کو کاہ کر دے بلند وہ عز و جاہ کر دے
یہ زنگ شیرِ آلہ کر دے کرم کی جس پر نگاہ کر دے
محب اگر کوئی آہ کر دے تو آکے امداد شاہ کر دے

دلا امیری کا ہے جو ارماں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

Presented by www.ziaraat.com

علیؑ ہی اوّل علیؑ ہی آخر علیؑ ہی باطن علیؑ ہی ظاہر
علیؑ ہی بیشک جہاں میں صابر علیؑ ہی رنج و غم میں شاکر

علیؑ ہی علم خدا کا ماہر علیؑ ہی طیب علیؑ ہی طاہر
وہ تیغ براں نبیؐ کی ناصر خدا نے بخشی علی کی خاطر

کہ جس سے عنتر ہوا ہے بیجاں علی علیؑ کہہ علی علی کہہ

ہی فوق ایدی خدا کا فرماں عیاں و ظاہر علیؑ کی شاں
جلائے پل میں ہزاروں بیجاں نصیری لایا تھا اُس پہ ایماں

زلیف خرما بہ بند دیواں ہی فتح خیبر سے عقل حیراں
علیؑ ہے دیں اور علی ہی ایماں متاع دنیا علیؑ پہ قرباں

اگر ہے رنج و بلا میں غلطاں علی علیؑ کہہ علی علی کہہ

علی بند دیگر

خدا کا بندۂ یکتا علیؑ بن ابی طالب
وصیِ مصطفےٰ حقا علیؑ بن ابی طالب

انیس و شوہر زہراؑ علیؑ بن ابی طالب
پدر شبیرؑ و شبرؑ کا علیؑ بن ابی طالب

شجاعِ لافتا الا علیؑ بن ابی طالب

شفیعِ روزِ میزاں پردۂ بازارِ رسوائی
نسب دارِ علیؑ یا ایہا و کنت مولائی

وصی و مہر دار مصطفےٰ معیارِ یکتائی
امینِ سرِ حق گنجینہ دارِ علّتِ غائی

کلید کنزِ مخفی تھا علیؑ بن ابی طالب

ہمارا نفس مطلب بلکہ نفسِ مصطفےٰ ہی وہ
خدا کا بندہ ہے لیکن نصیری کا خدا ہے وہ

واتممت علیکم نعمتی کا مدعا ہے وہ
کہ اکملت لکم ہے تاجدارِ انما ہے وہ

سریر آرائے تطہیر علیؑ ابن ابی طالب

گئے معراج کو جبریلؑ کے ہمراہ پیغمبرؐ
وہاں پہنچے فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں جس جا پر

مگر پردہ سے آتی تھی یداللہ کی صدا باہر
عطائے عصمت و عظمت میں سرِ ادکشف ہو کر

لما ازددت یقیناً تھا علیؑ بن ابی طالب

ہے سورہ نور کا یارب کہ اُسکی نور کی صورت
اور ابروئے مبارک آنکھ ہے قرآن کی آیت

وہ سب جلد بدن ہے جلد قرآن رحل ہی قامت
حدیثوں سے بھی ثابت ہی کتاب اللہ و العترت

کتابِ عالم بالا علی بن ابی طالب

نبیؐ کا گوشت سارا خون سب حیدرؑ کا ہے ذاتی
دلالت کرتی ہی اس پر حدیث لحمک لحمی

پھر اس پہ نفسک نفسی جو دم مارا ہوئے خاطی
اگر مجھ سے کوئی پوچھے تو بیشک ہیں یہی معنی

ہوا مثل نبیؐ گویا علی بن ابی طالب

امیر المومنین حیدرؑ امام المتقین حیدرؑ
ہے سرِ فوق ایدیہم سرِ عرش برین حیدرؑ

امامِ الانس والجنہ بنا زیرِ زمیں حیدرؑ
فروعِ شرعِ دیں حیدرؑ ظہورِ ماء و طیں حیدرؑ

ظہیرِ آدمؑ و حواؑ علیؑ بن ابی طالب

ہوئی دنیا میں جب ذاتِ جنابِ مصطفےٰ پیدا
سُنا ہے طاقِ کسریٰ شق ہوا یہ رعب چھایا تھا

خدا کے گھر میں جب حیدرؑ نے اپنا مکہ بٹھلایا
یہاں دیوارِ کعبہ شق ہوئی یہ رعب تھا اس کا

ہوا کعبہ میں جب پیدا علیؑ بن ابی طالب

وہ قفلِ ہفت دوزخ ہی کلیدِ ہشت جنت ہے
امام و مالکِ رضواں شریکِ رنج و راحت ہے

فلک رفعت قمر طلعت خدا کا ابرِ رحمت ہے
بشر صورت ملک سیرت ہی خود صانع کی قدرت ہے

خدا کے نور کا جلوا علی ابن ابی طالب

درِ گلزارِ جنت نردبانِ نہ فلک حیدرؑ
لکھے ہیں سب رموزِ لوحِ محفوظ اسکے ناخن پر

خطِ پیشانی حور و قصور و کرسی و محشر
سحابِ آبروئے نہرِ تسنیم و لبن کوثر

بہارِ سدرۂ طوبیٰ علیؑ بن ابی طالب

وہ قطبِ آسمان و آسمانِ ہفت اختر ہے
ضیائے آفتاب و آفتابِ ہفت کشور ہے

سحابِ ہفت قلزم قلزمِ تسنیم و کوثر ہے
رکینِ رکن و رکنِ مسجد و محراب و منبر ہے

خدا کا برزخِ کبریٰ علیؑ بن ابی طالب

دیا جو شب کو پایا صبح کو پھر رکھ لیا روزہ
غریبوں کو لٹایا صبح کو پھر رکھ لیا روزہ

Presented by www.ziaraat.com

یتیموں کو کھلایا صبح کو پھر رکھ لیا روزہ ۔۔۔ اسیروں کو دلایا صبح کو پھر رکھ لیا روزہ

سخی جبریلؑ نے پایا علیؑ ابن ابی طالب

چھڑایا دیو و دد سے کیا سلیمانؑ و سلیمانؑ کو ۔۔۔ خلیلؑ و نوحؑ پر ساکت کیا آتش کو طوفاں کو
خسوفِ چاہ سے بخشی خلاصی ماہ کنعاں کو ۔۔۔ بچایا یونسؑ و ایوبؑ کو جرجیسؑ بے جاں کو

غرض ہر اک کے کام آیا علیؑ ابن ابی طالب

پڑھا سورج کے عامل نے جو اسمِ اعظم حضرت ۔۔۔ پاتو کھینچا پر یہ اس کی ہو گئی نوبت
کرن تارِ گریباں بن گئے اللہ ری وحشت ۔۔۔ جلالی اسم تھا جب تو ہوئی خورشید کو رجعت

خدا کا اسمِ اعظم تھا علیؑ ابن ابی طالب

کسے ہی جنگ کا یارا مرے پر مرہ کو مارا ۔۔۔ کنوئیں میں جب وہ للکارا گردہ جنیاں ہارا
ہوا جو اُس سے صف آرا وہ لشکر دو ہوا سارا ۔۔۔ بنی ہاشم کا مہ پارہ نبیؐ کو دل سے تھا پیارا

خدا کے عرش کا تارا علیؑ ابن ابی طالب

جہاد دل سے نبیؐ کو کس قدر خوشنود کرتا تھا ۔۔۔ عجب انصاف لڑتے ہیں وہ بحرِ جود کرتا تھا
جو اس کا سامنا آ کر کوئی مردود کرتا تھا ۔۔۔ سراپا وہ برابر نیست اور نابود کرتا تھا

بنا دیتا تھا شکل لا علیؑ ابن ابی طالب

درِ خیبر کی بھی کچھ اصل بھی جو اک اشارہ ہو ۔۔۔ اشارہ ہوتے ہی بھونچال آئے حشر برپا ہو
قیامت ہو نئے اوپر ابھی دنیا کی دنیا ہو ۔۔۔ زمین و آسماں چکر میں آ کر اک ہنڈولا ہو

ابھی کر دے تہ و بالا علیؑ ابن ابی طالب

علیؑ کے نام پر ہے عین دیکھو صنعتِ داور ۔۔۔ عدد ہیں کُن کے ستر اور حرفِ عین کے ستر
ہوئی ہے کُن کی کھیتی کائنات اک بار سر تا سر ۔۔۔ مگر یہ بار اٹھا لینا گراں تھا ایک عالم پر

وہ اپنے سر پہ رکھ لایا علیؑ ابن ابی طالب

غلام و اسپ و تیغ و زن وفاداروں میں سب یکساں ۔۔۔ غلام ایسا کہ جو سر تاج خان قیصر و خاقان

وہ اسپ و تیغ جن سے تھے مہ و مریخ لرزاں ۔۔۔ زنؑ ایسی زن کہ جس کا مالک و وارث شہِ مرداںؑ

وفا کے تاج کا طرّہ علیؑ ابن ابی طالب

خدا کی راہ میں سر دینے والا تھا مرا مولا ۔۔۔ نکالا تیر سجدے میں اُسے صدمہ نہ کچھ پہنچا
نمازِ عاشقاں ترکِ وجود است اس کو زیبا تھا ۔۔۔ حضورِ قلب و الاعمالُ بالنیّت کا دیباچا

مرادِ ربی الاعلیٰ علیؑ ابن ابی طالب

سرِ مسجد ابن ملجم نے کعبہ دین کا ڈھایا ۔۔۔ خدا کے گھر میں جا کر میرا مولا سرخرو آیا
تہ محراب تیغ النعام والجد و اقترب پایا ۔۔۔ زمیں لرزی علی سجدہ میں تڑپے عرش تھرایا

فوا مولاہ وا ویلا علیؑ ابن ابی طالب

علیؑ نے جامِ شربت ایسا بھیجا ابن ملجم کو ۔۔۔ کہ اُس کا ایک قطرہ سرد کر دیتا جہنم کو
وہ کیوں پینا کہ پینا آپ تیراں تھا اُس ظالم کو ۔۔۔ جو یہ ہے تو لبِ کوثر بھلا بھولے گا کیوں ہم کو

سخا و فیض کا دریا علیؑ ابن ابی طالب

علی نفسِ نبیؐ تھا اُس سے بہتر کیا کوئی ہوتا ۔۔۔ یہ ناممکن تھا احمدؐ کا برادر گر کوئی ہوتا
نبوت گھر میں تھی آخر امامت پر کوئی ہوتا ۔۔۔ پیمبر بعد ختم المرسلینؐ کیونکر کوئی ہوتا

اگر ہوتا تو پھر ہوتا علیؑ ابن ابی طالب

علیؑ کی ذات سے کامل ہوا اسلام و دیں میرا ۔۔۔ ہر اک ساعت ہر اک لحظہ ہر اک دم ہے معیں میرا
معاذ اللہ جو بھولوں ٹھکانا ہے کہیں میرا ۔۔۔ عمر ہو بکر ہو خالد ہو پر کوئی نہیں میرا

مرا مولا مرا آقا علیؑ ابن ابی طالب

تولائے علیؑ کے ذولے ہیں جوشِ مستانہ ۔۔۔ نفس کی دم کشی جرعے ہیں نقدِ جاں ہے بیعانہ
رگیں نل بن گئیں دل ہے قرابہ آنکھ پیمانہ ۔۔۔ مرا سینہ خُمِ مے ہے غدیرِ خم ہے میخانہ

وہاں پیرِ مغاں میرا علیؑ ابن ابی طالب

سلام اے قبلۂ دیں السلام اے قبلۂ عالم ۔۔۔ سلام اے نورِ اسود السلام اے چشمۂ زمزم

Presented by www.ziaraat.com

سلام اے وارثِ نوحؑ السلام اے وارثِ آدمؑ

سلام اے حجۃُ اللہ السلام اے آیتِ اعظم

سلام اے مصحف گو یا علیؑ بن ابی طالب

سفینہ نوحؑ کا ہیں اہلبیت سرورِ طاہا
وہ ناجی ہوگیا جس نے تہ دل سے تمہیں چاہا
مگر نوحؑ اس سفینہ پر تمہاری ذات ہے شاہا
دل اگکند میم بسم اللہ مجریہا و مرساہا

لگا دو پار بیڑا یا علیؑ بن ابی طالب

خمارِ نشئہ دنیا سے مولا حال ہے ابتر
قیامت میں یہی کہتا ہوا پہنچوں لبِ کوثر
نہ چھپ سکتا ہے دردِ دل نہ اٹھ سکتا ہے دردِ سر
الا یا ایہا الساقی کوثر دم ہے ہونٹوں پر

ادرکا سا و نا دلہا علیؑ بن ابی طالب

زمانہ پھر گیا تقدیر پلٹی سب نے منہ پھیرا
یہاں بھی آسرا تیرا وہاں بھی آسرا تیرا
غمِ دنیائے دوں نے شیر بن بن کر مجھے گھیرا
سوا تیرے نہیں فریاد رس کوئی کہیں میرا

اغثنی انت مولا یا علیؑ بن ابی طالب

بسر اچھی ہوئی اب تک ترے اقبال سے مولا
چھڑا مجکو خدا کیواسطے جنجال سے مولا
مگر بندہ ترا آفت میں ہے دو سال سے مولا
چہ غم میں چلا ہشیار میرے حال سے مولا

سنبھال اے عروۃ الوثقیٰ علیؑ بن ابی طالب

مرے دل کو سرور آنکھوں کو نور اے نورِ ایماں دے
رہائی پنجۂ ادبار سے اے شیرِ یزداں دے
درِ مقصودِ دنیا میں مجھے اے نورِ عرفاں دے
خلاصی مجکو قیدِ فقر سے اے شاہِ مرداں دے

اسیرِ شامؑ کا صدقہ علیؑ بن ابی طالب

علمبردارِ شاہؑ بیکس و مظلوم کا صدقہ
سکینہؑ شہربانوؑ زینبؑ و کلثومؑ کا صدقہ
تمہیں قاسم کا صدقہ عابدِ مغموم کا صدقہ
علیؑ اکبر کا صدقہ اصغرِ معصوم کا صدقہ

مجھے ادنیٰ سے کر اعلیٰ علیؑ بن ابی طالب

حسنؑ کا واسطہ تجکو مجھے سرسبز کر مولا
حسینِؑ پاک کا صدقہ رہوں میں سرخرو ہر جا

پئے سجادؑ چمکا دے مری تقدیر کا لکھا

ابھی ہو خطِ پیشانی کا میرے کچھ سے کچھ نقشا

جو پھر جائے قلم تیرا علیؑ بن ابی طالب

تصدق باقرؑ و جعفرؑ کا صدق القول ہو کامل
رضاؑ کے فیض سے راہِ رضا پر دل رہے مائل
پئے کاظمؑ مجھے کر کاظمین الغیظ میں شامل
تقیؑ کا واسطہ تجکو جو تو چاہے تو کیا مشکل

نہ ٹوٹے اب مرا تقویٰ علیؑ بن ابی طالب

تصدق میں نقیؑ کی خاک سے میں پاک ہو جاؤں
نہ فوجِ غم میں گھر کر ہند میں غمناک ہو جاؤں
منقی کر گناہوں سے نجف کی خاک ہو جاؤں
نہ پامالِ سپاہ گردشِ افلاک ہو جاؤں

تصدق عسکریؑ کا یا علیؑ بن ابی طالب

ثریٰ سے تا ثریا آنکھوں کے آگے اندھیرا ہے
غمِ افلاس نے دجال بن کر مجکو گھیرا ہے
فلاکت نے گلے پر خنجر اب پھیرا ہے
بحبِ قائم آلِ عباؑ یہ حال میرا ہے

مجھے دے اِس سے چھٹکارا علیؑ بن ابیطالب

بٹھایا رنج کے کہسار نے تیری دوہائی ہے
اڑایا قہقہہ دیوار نے تیری دوہائی ہے
رتایا چرخِ کجرفتار نے تیری دوہائی ہے
دبایا گنبدِ دوّار نے تیری دوہائی ہے

مرے خیبر شکن مولا علیؑ بن ابی طالب

مرا بختِ سیہ مارِ سیہ ہے سر بسر مولاؑ
اماں دے الامان والحفیظ والحذر مولاؑ
یہ ناگن سانپ پیچھے پڑ گیا آٹھوں پہر مولاؑ
کہ گہوارہ میں اژدر تو نے پھینکا چیر کر مولاؑ

دوہائی ہے دوہائی یا علیؑ بن ابی طالب

غضب ہے گردشِ ایام یہ بھی لکھا میرے لئے
مرے مولا مرے حق میں ترا کافی اشارہ ہے
ستم کا سامنا ہے آسماں آفت کا ٹوٹا ہے
ہوئی ہے رجعتِ خورشید سورج تو نے پھیرا ہے

مرے دن پھیر دینا یا علیؑ بن ابی طالب

تم ہی مشکلکشا ہو اب دم مشکلکشائی ہے
تم ہی نے جانِ سلماں شیر سے مولا بچائی ہے

Presented by www.ziaraat.com

مدد کو دوڑیئے للہ میری باری آئی ہے
اکیلا پا کے شیرِ غم نے گھیرا ہے دہائی ہے
مرے شیرِ خدا مولا علیؑ بن ابی طالب

پئے قرآں مجھے بھی علم سے ہو بہرہ اندوزی
جہادوں کا تصدق ہو عدو پر مجکو فیروزی
پئے آلِ نبیؐ اولاد سے ہو خانہ افروزی
برائے فاقہء آلِ عبا ہو وسعتِ روزی
مجھے دے منہ مرا مانگا علیؑ بن ابی طالب

ہوا ہے قدر بیقدر آجکل مداحِ حضرتؑ کا
علیؑ بند اسم رکھا باندھکر گلدستہ مدحت کا
یہ برگِ سبز لے آیا ہے تحفہ کس لیاقت کا
یہی اِس کا صلہ ہے بس فقط چشمِ اجابت کا
تم اس پر صاد کر دینا علیؑ بن ابی طالب

چند مناقب و قصیدہ بزبانِ فارسی

مختصر قصیدہ علوی از حافظ شیرازی

مقدریکہ زآثارِ صنع کرد اظہار
سپہر و مہر و مہ و سال و ماہ و لیل و نہار
بدوستیِ نبیؐ و ولیؑ اساس نہاد
جہان و ہرچہ درو ہست ایزدِ جبّار
اگر نہ ذاتِ نبیؐ و ولی بُدے مقصود
جہاں بکتمِ عدم رفتے ہمچو اوّل بار
نوشتہ بردرِ فردوس کاتبانِ قضا
نبیؐ رسولؐ و لیکن حیدرِ کرّار
امامِ جنّی و انسی علیؑ بود کہ علیؑ
زجملہ خلقِ فزوں است از صغار و کبار
علیؑ امام و علیؑ امین و علیؑ ایماں
علیؑ امین و علیؑ سرور و علیؑ سردار
علیؑ علیم و علیؑ عالم و علیؑ اعلم
علیؑ حکیم و علیؑ حاکم و علیؑ گفتار
علیؑ نصیر و علیؑ ناصر و علیؑ منصور
علیؑ مظفر و غالب علیؑ سرو سردار
علیؑ عزیز و علیؑ عزّت و علیؑ افضل
علیؑ لطیف و علی انور و علیؑ انوار
علیؑ سلیم و علیؑ سالم و علیؑ مسلم
علیؑ قسیمِ قصور و علیؑ است قاسمِ نار

علیؑ صفی و علیؑ صافی و علیؑ صوفی
علیؑ وفی و علیؑ صفدر و علیؑ کرّار
علیؑ نعیم و علیؑ ناعم و علیؑ منعم
علیؑ بود اسد اللہ قاتلِ کفّار
علیؑ زبعد محمدؐ زہرچہ ہست بہ ہست
گرت تو مومن پاکی نظر دریغ مدار
بحقِ نورِ محمدؐ بہ آدمؑ و بہ خلیلؑ
بحقِ شیثؑ و شعیبؑ و ہودؑ کم آزار
بحقِ یوسفؑ و یعقوبؑ و یحییٰؑ و لقمانؑ
بحقِ نوحؑ نجی درمیانِ دریا بار
بحقِ دانشِ اسحٰقؑ و شوقِ اسمٰعیلؑ
کہ در رضائے خدا کرد جانِ خویش نثار
بحقِ یوشعؑ و الیاسؑ و لوطؑ و اسکندر
بحقِ نغمہء داؤدؑ و صوتِ خوش گفتار
بحقِ مہرِ سلیمان و زہدِ ابراہیمؑ
بحقِ عیسیٰؑ و موسیٰؑ و یونسِؑ غمخوار
بحقِ قوتِ جبریلؑ و صورِ اسرافیل
بحقِ قابضِ ارواح در یمین و یسار
بحقِ حاملِ عرش و بقربِ میکائیل
بحقِ چار کتابِ ستودہء جبّار
بحقِ دینِ محمدؐ بخونِ پاکِ حسینؑ
بحقِ مردمِ نیک مہاجر و انصار
کہ نیست دینِ ہدیٰ را بقولِ پاکِ رسولؐ
امامِ غیرِ علیؑ بعدِ احمدِؐ مختار
سپاسِ منّت و عزّت خدائے را کہ نمود
رہِ نجات و شدم از حیات برخوردار
بدشمنانِ منشیں حافظا تولا کن
نجاتِ خویش طلب کن بجانِ ہشت و چہار

مناقب علوی از جامی علیہ الرحمۃ

علیؑ شاہِ عالم اماماً کبیرا
کہ بعد از نبیؐ شد بشیراً نذیرا
زمیں آسماں عرش و کرسی بحکمش
علیؑ داں علیٰ کلِّ شیءٍ قدیرا
ز اطعامِ لذّاتِ دنیائے فانی
علیؑ کرد مختارِ خبزاً شعیرا
بود یطعمون الطعام از تو شاہا
بہ مسکین و دیگر یتیماً اسیرا
علیؑ اولیاء را دلیل است برحق
علیؑ انبیاء را ولیاً نصیرا

Presented by www.ziaraat.com

علی ابن عم محمد رسولش — چو موسیٰ اخی گفت ہاروں وزیرا
چہ پاک است معراج مولا علی را — زیوماً عبوساً و زو قمطریرا
سقاہم ربہم من شراباً طہورا — بہ کوثر نہ بیند ولا زمہریرا
کسے را کہ مہر علی ہست در دل — شود ایمن از شرہ مستطیرا
بہ بدخواہ اولاد حیدر خدا گفت — یدعو ثبوراً و یصلیٰ سعیرا
زہر کس کہ بوئے ولائے تو آید — چہ حاجت کہ پرسند منکر نکیرا
ز تو نیست پوشیدہ احوال جامی — کہ ہستی علیماً سمیعاً بصیرا

دیگر

علی دست خدائے ما علی حاجت روائے ما — علی معجز نمائے ما علی مشکلکشائے ما
دریں رنج و بلائے ما دریں درد و عنائے ما — دریں محنت سرائے ما علی راحت فزائے ما

نصیری اش خدا گفتہ خدا لیش خود ثنا گفتہ
عطائش ہل اتیٰ گفتہ علی شاہ عطائے ما

علی حبہ جنہ قسیم النار و الجنہ — امام الانس و الجنہ علی مصطفائے ما
زباں تا در دہاں دارم بجاں سوز نہاں دارم — عیاں در زباں دارم علی مشکلکشائے ما

علی مالک علی سالک علی سرور علی رہبر
علی حیدر علی صفدر علی خیبر کشائے ما

بہر رنج و غم و آفت بہر رنج و ہم و محنت — بہر حال و بہر حالت علی راحت فزائے ما
بہ بند غم گرفتارم نحیف و زار و ناچارم — ضعیف و سخت بیمارم توئی ہر دم دوائے ما

لقائے تو ولائے تو عطائے تو دعائے تو
بقائے ما شفائے ما عصائے ما دوائے ما

نقابت را طلبگارم ولایت را بدل دارم — عطایت را سزاوارم دعایت جانفزائے ما
بجام عشق تو مستم غلام قنبرت ہستم — بنام حیدر یا دستم بگیر اے پیشوائے ما

ولی الاولیا ہستی تقی الاتقیا ہستی
وصی المصطفیٰ ہستی امام رہنمائے ما

نبی را جانشیں ہستی مکانش را مکیں ہستی — شفیع المذنبیں ہستی بدرگاہ خدائے ما
الٰہی غرق عصیانم سراپا محو نسیانم — توئی غفار و رحمانم بکن عفو خطائے ما

بغفلت سالہا ماندم بہ ندامت بر زباں دارم
مگر لا تقنطوا خواندم توئی رحمت نمائے ما

توئی رزاق معبودم توئی خلاق مسجودم — توئی غفار و معبودم توئی برحق نمائے ما
ز ما جرم و خطائے ما ز تو عفو و عطائے ما — بحق مصطفائے ما ببخش اے کبریائے ما

ز غفلت ہا کہ می دارم ندامتہا بسا دارم
بچشم زار میزارم خجل از کردہائے ما

گنہگارم سیہ کارم جفا کارم دل آزارم — خطا دارم سزاوارم بپاداش خطائے ما
مگر سر بر درت دارم در دیگر نمی دانم — بجرم جودت اقرارم بعفو تو رجائے ما

ز حد بگذشت عصیانم پریشانم پشیمانم
ہراسانم نمی دانم چہ باشد انتہائے ما

چہ عمر اولیں رفتہ بعشرتہا چنیں رفتہ — نہ چیں ہم بر جبیں رفتہ چہ بودن ابتدائے ما
کنوں رنج و غم و ایذا مصیبتہا و آفتہا — بما شد جا بجا پیدا چہ ہست ایں انتہائے ما

غموہم رو برو گشتہ ہموہم مو بمو گشتہ
غموہم کو بکو گشتہ شدہ عسرت فزائے ما

منم عاصی تو غفاری منم ناسی تو ستاری — کن اے باری تو یکباری نظر بر ہائے وائے ما

Presented by www.ziaraat.com

منم طالب تو مطلوبی منم عاشق تو محبوبی — بدیں خوبی و مرغوبی بشو حاجت روائے ما

توئی اول توئی آخر توئی ظاہر توئی باطن
توئی حاضر توئی ناظر توئی ناصر برائے ما

الٰہی انت معبودی الٰہی انت مسجودی — الٰہی انت مقصودی بسویت چشمہائے ما
لنا العصیان و النسیان لک الاحسان و الغفران — فیا منان و یا رحمان ز تو عفو خطائے ما

الٰہی انت منشارٌ الٰہی انت غفارٌ
و انی مذنبٌ ضارٌ خجل از کردہ ہائے ما

الٰہی منک غفرانٌ الٰہی منک احسانٌ — و منی آہ عصیانٌ سیہ شد نامہائے ما
الٰہی انت خلاقی الٰہی انت رزاقی — انا المرزوق والراجی بدستت رزقہائے ما

صرفت العمر فی العصیان حسنت النفع فی النقصان
فمنک العفو یا رحمان ہمیں از تو رجائے ما

قبیحٌ کلٌ افعالی طریحٌ حسن اعمالی — صریحٌ فرد اتقالی دریغا کردہ ہائے ما
بحق آدمؑ و حوا بحق مریمؑ و عیسیٰؑ — بحق نوحؑ و ہم موسیٰ رسولان خدائے ما

بحق مصطفےٰ رہبر بحق مرتضیٰؑ حیدر
بحق فاطمہؑ اطہر دوائے دردہائے ما

بحق شاہ النس و جاں بجان و راہ دیں قرباں — حسنؑ آفاق را ایماں امام و پیشوائے ما
بحق سبط پیغمبر حسینؑ شافع محشر — ذبیح نصرت داور شہید کربلائے ما

بحق عابدؑ حق جو بحق باقرؑ حق گو
بحق جعفرؑ خوش خو امام رہنمائے ما

بحق رہبر ناظم امام موسیٰؑ کاظمؑ — بحق عامل عالم شہ موسیٰؑ رضائے ما
بحق حضرت عالی تقیؑ و ہم نقیؑ ہادی — بحق عسکریؑ مہدیؑ امام پیشوائے ما

بہ تن تا روح جاں باند بشکرت تر زباں ماند
بحرمت واد ہاں ماند اجابت کن دعائے ما

بند دل رہائی دہ دل ما را صفائی دہ — بدل یاد خدائی دہ توئی بر حق خدائے ما
عدو گردد بدو باشد ضرر چوں کینہ جو باشد — بہر سوز دروں باشد خجل از فتح ہائے ما

بہر کارے کہ خواہد دل مراد ما شود حاصل
نماید خرم و خوشدل حصول مدعائے ما

دم آخر بیکباری من غفلت شود طاری — بماند ذکر تو جاری بلب از وردہائے ما
شود اولاد با ایماں سعید و تابع فرماں — بماند خرم و شاداں دریں دار فنائے ما

الٰہی ذاکر پر غم بذکرت روز و شب ہر دم
بماند بے غم و خرم ہمیں ہر دم دعائے ما

منقبت بجناب سرورِ کائنات فخرِ موجودات محمد مصطفےٰؐ

اے صدر دیوان رسل وے شمع نور انبیا — خورشید برج سلطنت جمشید بخت کبریا
نامت محمدؐ آمدہ محمود و احمدؐ آمدہ — دین تو سر آمدہ قاسم زکینت ترا
طٰہٰ و یٰسین نام تو انا فتحنا کام تو — قرآں ز حق پیغام تو اے آفرینت مرحبا
اے صدر بزم عالمی اے تاج بخش آدمی — ہم انبیا را خاتمی ہم مصطفےٰ ہم مجتبیٰ
جنت سرائے بار تو رضوان امانت دار تو — وے از گل رخسار تو فردوس اعلیٰ راضیا
تو گوہری آدمؑ صدف تو رہبری با ہر خلف — بر انبیا داری شرف چند انکہ برمس کیمیا
ترک فلک ہندوئے تو نور فلک از روئے تو — واللیل وصف موئے تو نعت جمالت والضحیٰ
احکام تو حبل المتین حاجب ترا روح الامیں — اے رحمۃ للعالمین ہستی امام انبیا
اے تاج بخش سروراں وے خاتم پیغمبراں — ہستی توئی صاحب قرآں در دین و دنیا پیشوا

Presented by www.ziaraat.com

روئے تو ماهِ انور راست اے تو شمعِ خاورا خلق تو عینِ کوثر است دست تو دریائے عطا
ہر دم ہزاراں آفریں بر جانت از جاں آفریں بیحد و پایاں آفریں بر رُوحِ پاکت از خدا
انجم ترا خیل و سپاه ہر خرگہ تو قبہ ماه طاقِ سپہرت بارگاه عرشِ مجیدش متکا
برطرزِ چرخ و اختری بہتر زیادہ مشتری بر دعوی پیغمبری آمد ترا آہو گواه
مقصود لولاک آمدی پس چست و چالاک آمدی از عالمِ پاک آمدی جانہا نثارت مرحبا
اے اخترِ برجِ کرم از روضہ بیروں نہ قدم تا از رخت چوں صبحدم گیرد ہمہ عالم ضیا
از شوق رویت در چمن گل چاک کردہ پیرہن با گیسویت مشکین ختن گردم زند باشد خطا
پشت و پناهِ ما توئی اقبال و جاهِ ما توئی چوں عذر خواهِ ما توئی در باب آخر کار ما
دلِ خستگاں را شاد کن از بندِ غم آزاد کن در عاشقانت یاد کن بخرام در کوئے وفا
رسوا مکن در محشرم آزار کن از ہر درم چوں طبع مدحت گسترم گوید ترا جانِ ثنا
نورِ دل آدم توئی کامِ ہمہ عالم توئی ہر درد را مرہم توئی اے دردمنداں را دوا
از حضرتِ حق جرمِ ما در خواه از لطف و عطا درمانده ایم و بینوا از شدتِ خوف و رجا

چوں احمدِ جامی نہاں در درگہِ تو بیکراں
از حق بخواه اے کامراں جرم و گناهِ ایں گدا

در منقبت جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام
من تصنیف حافظ شیرازی علیہ الرحمة

اے گلبنِ باغِ وفا داں سرِ دبستانِ صفا خورشید اوجِ مصطفیٰ یعنی علی مرتضا
مقصودِ امرِ کن فکاں مطلوبِ اسمِ جسم و جاں مفتیِ درسِ انس و جاں معنیِ حرفِ انما
دُرجِ ولایت را صدف برجِ کرامت را شرف شاهِ عرب ماهِ نجف چابک سوارِ لافتا
دانندهِ عقل و ہنر بینندهِ نفع و ضرر مفتیِ احکامِ قدر منشیِ دیوانِ قضا

Presented by www.ziaraat.com

نفسِ رسولِ مجتبیٰ زوجِ بتولِ پارسا قائمِ مقامِ مصطفیٰ صاحب نصابِ انبیا
عالیِ علم و الاہمم شیرِ خدا میرِ امم شاهِ عرب ماهِ عجم سلطانِ جملہ اولیا
بدر الدجیٰ صدر التقی کہف الوریٰ نور الہدیٰ نجمُ العلیٰ شمسُ الضحیٰ یعنی وصیِ مصطفیٰ
اعظم امیر المومنین صدر امام المتقین آں کاشفِ سرِّ یقین واں صاحبِ تاج و لوا
آں حیدرِ عالی نسب واں صفدرِ والا حسب آں عالمِ علم و ادب واں مفخرِ آلِ عبا
آں مقتدائے ہاشمی واں رہنمائے متقی واں یاورِ شرعِ نبی آں ناصرِ دینِ ہدا
سرِّ حدیثِ لوکشف گشت از زبانش منکشف دانش بعلمش معترف بینش بعقلش رہنما
گنجِ سلونی در دلش علمِ لدنی حاصلش جان و تن و آب و گلش با علم و حکمت آشنا
دینش بعلمِ لم یزل خالی ز نقصان و خلل طبعش منزه از زلل دانش مبرا از ریا
خورشید برجِ مہتری سیتارهٔ نیک اختری درجِ کرم را مشتری پیکِ قدم را پیشوا
با خضر ہمراز آمده با نوح دمساز آمده با عیسیٰ انباز آمده در عالمِ علمِ بقا
یوسف بسیمِ سوختہ خود را بدوا فروختہ قارون از و آموختہ قانونِ علمِ کیمیا
ادریس با ارشادِ او حیراں با ستعدادِ او موسیٰ ز استمدادِ او کرده عصا را اژدہا
منشورِ دینِ احمدی مشہورِ ملکِ سرمدی نگزشتہ بر طبعش بدی نارفتہ در لطفش خطا
ماهِ سپہرِ مکرمت خورشیدِ کیواں منزلت شاهِ سریرِ سلطنت بحرِ کرم کانِ سخا
فغفور دربانِ درش قیصر غلامِ قنبرش خاقاں کمینہ چاکرش با حشمتش قاروں گدا
کرده نبی نامش علی خوانده خداوندش ولی در عہدِ ایامِ صبی بدرید کامِ اژدہا
از ضربتِ صمصامِ او وز ہیبتِ ضرغامِ او شیرِ فلک در دامِ او چوں روبہی بیدست و پا
دستِ ستم برتافتہ نافِ زمیں بشگافتہ از عکسِ رویش یافتہ شمعِ فلک نور و ضیا
آں حیدرِ درنده مے واں صفدرِ فرخنده پے واں مفخرِ کاؤس و کے واں سرورِ خیبر کشا
آں ماهِ برجِ ابتدا واں دُرِّ درجِ اقتدا واں میرِ دیوانِ قضا واں شیرِ میدانِ دغا

ابنِ عم پیغمبری بابِ شبیرؑ و شبریؑ
نقش نگین خاتمہ صاحب یقینِ عاملہ
آں مجمع فضل و ہنر آں منبع عقل و نظر
آں یک امیرِ محتشم واں یک امامِ محترم
آں روز و شب اندر طلب ایں سال و مہ اندر تعب
از دستِ طعن کافراں وز شوخی ایں منکراں
باداں ہزاراں آفریں از فضلِ ربّ العالمیں
از باقرؑ و جعفرؑ سخن گر میکنی کاظمؑ بکن
مہر تقیؑ را با نقیؑ گر ختم کنی با عسکریؑ
اے مہدیؑ آخر زماں بنمائے روئے خود عیاں
آرم بہ پیشِ ہر کسے زاری و دردِ دل بسے
من کیستم سرگشتہ ام از جان و دل برگشتہ ام

ساقی حوضِ کوثری در موقفِ خوف و رجا
خاتونِ جنت فاطمہ گلدستۂ باغِ صفا
واں مخزنِ علم و خبر واں معدنِ صدق و صفا
واں دُرِّ دریائے کرم آں گوہرِ کانِ سخا
واں خستۂ زہر و تعب ایں کشتۂ تیغِ جفا
واں یک اسیرِ کوفیاں ویں یک شہیدِ کربلا
بر روحِ زین العابدینؑ آں قدوۂ اہلِ صفا
اے دل تو تحلِ دیدہ کن خاک در موسیٰؑ رضاؑ
گرد دل و جانت زکی گیرد ہمہ کارت روا
تا چند باشی در نہاں خود را نمائی رہنما
تا از میان گیرد کسے دستِ من رند گدا
برگرد در و برگشتہ ام بر بوئے احسانِ شما

حافظ خموشی پیشہ کن و ز کارِ خود اندیشہ کن
قطعِ نظر زیں پیشہ کن گر بیاید مر ترا

مجموعہ مناقب فارسی

مرتبہ : سید زمان علی شاہ صاحب

رباعیات

یارب برسالت رسولُ الثقلینؐ عصیاں مرا دو حصہ کن در عرصات	یارب بغزار کنندۂ بدر و حنین نیمے بحسنؑ بہ بخش و نیمے بحسینؑ

رباعی

باغِ بہشت وصفِ جمالِ محمدؐ است ہر کس بہ آرزوئے جمالِ محمدؐ است	ختمِ رسلؐ صفات کمالِ محمدؐ است مقصودِ ما محمدؐ و آلِ محمدؐ است

رباعی

ساقی شرابِ حوضِ کوثر حیدرؑ پوچھے جو کوئی کون ہے آقا تیرا	حامی و شفیعِ روزِ محشر حیدرؑ میں قبر سے چلاؤں کہ حیدرؑ حیدرؑ

رباعی

در شان کسے کہ گفت تطہیر اللہ آزردن او و باز امیدِ نجات	پس قولِ رسولؐ من اذا است گواہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

رباعی

سادات کہ پاکیزہ بود گوہرِ شاں آنانکہ بکذب آلِ یٰسین شدہ اند	تاجِ سرِ عالم است خاکِ درِ شاں اے سین سیادت ارّہ شو بر سرِ شاں

رباعی

نے ذکرِ خفی و نے جلی را دانم مولائے خود و پیرِ خود و مرشدِ خود	نے شیخ و مشائخ نہ ولی را دانم اللہ و محمدؐ و علیؑ را دانم

رباعی

آنکہ او را با علیؑ از جہل ہمسر میکنی گر ترا باور نمی آید ز روئے اعتقاد	نیست فخرش ہیچ فخرِ کفشِ قنبر داشتن حقِ زہراؑ خوردن و دینِ پیمبرؐ داشتن

رباعی

کتابِ خدا چار و اصحاب چار علیؑ مصحف آمد ازاں در شمار	کتابِ خدا ہم بریں راسخ است کہ آں ہر سہ منسوخ و ایں ناسخ است

Presented by www.ziaraat.com

تضمین

تو اپنے ایک جام پہ نازاں ہے ساقیا
چودہ پلانے والے ہیں پروا ہے تیری کیا

میخانوں کا تجھے میں دیئے دیتا ہوں پتہ
بطحا و کاظمین و خراسان و سامرہ

خورشید مدعا مرا برج شرف میں ہے
اک کربلا میں اک مرا ساقی نجف میں ہے

رباعی

در مذہب ما کلام حق ناد علیؑ است
طاعت کہ قبول حق بود یاد علیؑ است

از جملہ آفرینش کون و مکان
مقصود خدا علیؑ و اولاد علیؑ است

قطعہ

مشہور شش جہت میں شرف پنجتن کا ہے
پہلے تو نام پاک رسولؐ زمن کا ہے

بعد اس کے نام خسرو خیبر شکن کا ہے
اور اسم پھر بتولؑ اسیر محن کا ہے

چوتھے جوانوں میں حسنؑ سبز فام ہیں
اور پانچویں حسینؑ علیہ السلام ہیں

مفردات

شفیع و مطاع و نبیؐ و کریم
قسیم و وسیم و جسیم و نسیم

فرد

چراغ و مسجد و محراب و منبر
علیؑ و فاطمہؑ شبیرؑ و شبرؑ

فرد

علیؑ امام من است و منم غلام علیؑ
ہزار جان گرامی فدائے نام علیؑ

فرد

شبے در خواب دیدم من جمال ساقی کوثر
علیؑ بن ابیطالب امیر المومنین حیدرؑ

فرد

من خاکپائے عالم اصحاب کلہم
لعنت بر آں کہ منکر یک یار می شود

فرد

یا علیؑ گفتی چو درمانی بفریادت رسم
یا علیؑ درماندہ ام اکنوں بفریادم برس

فرد

گردد عالم پر از ولی باشد
پیر ما مرتضیؑ علیؑ باشد

رباعی

خلق گوید بر یزید و قوم او لعنت مکن
تا کہ گرداند خدا جا گہ زاہل جنتش

آنکہ او با آل احمد کرد بخشیدش خدا
ہم مکن بخشد اگر صد بار گویم لعنتش

رباعی

بر دشمنان علیؑ ولی لعنت باید
بر دوستان علیؑ وصی رحمت باید

ہر کس کہ زند دم بدوستی شہ مرداں
گر لعن بدشمنانش نکند بر او لعنت باید

قطعہ

داستان پسر ہندہ مگر نشنیدی
کہ چہا از ستم او بہ پیمبرؐ برسید

پدر او در دندان پیمبرؐ بشکست
مادر او جگر عم پیمبرؐ بمکید

او بناحق حق داماد پیمبرؐ بگرفت
پسر او سر فرزند پیمبرؐ ببرید

بر چنیں قوم کہ لعنت نکند لعنت باد
لعنت اللہ یزیداً و علیٰ قوم یزید

حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

اَحداً سامع المناجاتی
صمداً کافی المہماتی

زیر و بالا نمی توانم گفت
خالق الارض والسمواتی

حاجت خویش از تو می طلبم
زانکہ قاضی جملہ حاجاتی

Presented by www.ziaraat.com

ہیچ پوشیدہ از تو پنہاں نیست	عالمُ السّرِّ والخفیاتی
شکرِ فضلِ تو کے توانم گفت	حافظٌ فی جمیعِ حالاتی

جامی علیہ الرحمۃ

یا رسولِ عربی شاہِ سوار مدنی	بلبلِ مکّہ و بطحا وَ سہیلِ یمنی
در حریمِ حرمِ خاص تو جبریلؑ مدام	کمتریں بندۂ درگاہ اویسِ قرنی
تو کہ در باغِ رسالت چو قدت سرو تر است	سرو باغِ ملکوتی و گلِ یاسمنی
رُخ براں روضہ کن و خاک درش شو جامی	زانکہ تو بلبلِ آں باغ و فائے چمنی

قدسی علیہ الرحمۃ

مرحبا سیّدِ مکّی مدنی العربی	دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
من بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم	اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بوالعجبی
نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدمؑ را	بہتر از عالم و آدمؑ تو چہ عالی نسبی
نسبتِ خود بسگت کردم و بس منفعل ام	زانکہ نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی
ذاتِ پاک تو دریں ملکِ عرب کرد ظہور	زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی
چشمِ رحمت بکشا سوئے من انداز نظر	اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی
نخلِ بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام	زاں شدہ شہرۂ آفاق بشیریں رطبی
ما ہمہ تشنہ لبانیم توئی آبِ حیات	لطف فرما کہ ز حد می گزرد تشنہ لبی
شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گزشت	بمقامیکہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی
سیّدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی	آمدہ سوئے تو قدسی پے درماں طلبی

جامی علیہ الرحمۃ

روحی فداک اے صنمی ابطحی لقب	آشوبِ ترک و شورِ عجم فتنہ عرب
کس نیست در جہاں کہ ز حسنت عجب نماند	اے در کمالِ حسن عجب تر ز ہر عجب

ہر کس نیافت جرعۂ از جامِ وصلِ تو	زیں بزمگاہ تشنہ جگر رفت و خشک لب
تا زلفِ تو شب است و رخت آفتابِ حسن	واللیل والضحیٰ است برآورد روز و شب
کامے ز لب بہ بخش کہ عشاق خستہ را	صد خار خار در جگر افتاد زاں طلب
رفتن بسر طریقِ ادب نیست در رہت	ما عاشقیم و مست نیاید زما ادب
دل باد منزلِ غم و سر خاکِ مقدمت	کیں موجبِ شرف بود آں مایۂ طرب
مطلوبِ جامی از طلبم گفتہ کہ چیست	مطلوبِ او ہمیں کہ دہد جاں دریں طلب

نعمت اللہ علیہ الرحمۃ

دمبدم دم از ولائے مرتضیٰؑ باید زدن	دستِ دل بر دامنِ آلِ عبا باید زدن
نقشِ حبِ خانداں بر لوحِ دل باید نگاشت	مُہرِ مہرِ حیدری بر جانِ ما باید زدن
رو بروئے دوستانِ مرتضےٰ باید نہاد	مدّعی را تیغِ تیزت بر قفا باید زدن
دم مزن با ہر کہ او بیگانہ باشد از علیؑ	ور نفس خواہی زدن با آشنا باید زدن
لافتیٰ اِلّا علی لاسیف اِلّا ذوالفقار	ایں سخن را از سرِ صدق و صفا باید زدن
در دو عالم چاردہ معصوم می باید گزید	پنج نوبت بر درِ دولت سرا باید زدن
کربلائے آید از عشقِ شہیدِؑ کربلا	آں بلا را عاشقانہ مرحبا باید زدن
ہر درختے کاں ندارد میوہ از حبِ علیؑ	اصل و فرعش را قلم سرتا بپا باید زدن
دوستانِ خانداں را دوست باید داشتن	بعد ازاں دم از وفائے مرتضیٰ باید زدن
سرخی روئے موالی سکۂ نامِ علیؑ است	بر رخِ دنیا و دیں چوں بادشا باید زدن
بے ولائے آں ولی لافِ ولایت میزنی	لاف می باید چہ دانی از کجا باید زدن
با ولائے از ولائے آں ولی افراشتیم	طبل در زیرِ گلیم آخر چرا باید زدن
پیشوا باید ترا جستن ز اولادِ رسولؐ	پس قدم مردانہ در راہِ خدا یا باید زدن
بر درِ شہرِ ولایت خانۂ باید گرفت	خیمہ در دارالسلام اولیا باید زدن

از زبانِ نعمتُ اللہ منقبت باید شنید / در کفِ نعلین سیدؒ بوسہ ہا باید زدن

شمس تبریز علیہ الرحمۃ

در صورتِ پیوند جہاں بُود علی بُود / تا نقشِ زمیں بُود زماں بود علیؑ بود
ہم اوّل و ہم آخر و ہم ظاہر و باطن / ہم عابد ہم معبد و معبُود علیؑ بود
ہم آدمؑ و ہم شیثؑ و ہم ادریسؑ و ہم ایوبؑ / ہم یونسؑ و ہم یوسفؑ و ہم ہودؑ علیؑ بود
ہارون و لایت کہ پس از موسیٰؑ عمران / واللہ علیؑ بود علیؑ بُود علیؑ بود
ایں کفر نباشد سخن کفر نہ ایں است / تا ہست علیؑ باشد و تا بود علیؑ بود
عیسیٰؑ بوجود آمد و فی الحال سخن گفت / آں نطقِ و فصاحت کہ بدو بود علیؑ بود
موسیٰؑ و عصا و یدِ بیضا و نبوت / در مصر بفرعون کہ بنمود علیؑ بود
جبرئیلؑ کہ آمد ز پسِ خالق بیچوں / در پیشِ محمدؐ شد و مقصود علیؑ بود
آں تحمک لحمی بشنو تا کہ بدانی / آں یار کہ او نفسِ نبیؐ بود علیؑ بود
آں شاہِ سرافراز کہ اندر شبِ معراج / با احمدؐ مختار یکے بُود علیؑ بود
چندانکہ نظر کردم و دیدم بحقیقت / از ہر دو جہاں مقصد و مقصُود علیؑ بود
آں قلعہ کشائے کہ درِ قلعۂ خیبر / برکند بیک حملہ و بکشود علیؑ بود

سعدی علیہ الرحمۃ

منم کز جان شُدم مولائے حیدرؑ / امیر المومنینؑ آں شاہِ صفدر
علیؑ کو را خدا بیشک ولی خواند / بامرِ حق وصی کردش پیمبرؐ
بحقِ پادشاہِ ہر دو عالم / خدائے بے نیاز و فردِ اکبر
بحقِ آسماں ہا و ملائک / کز آں جا ہیچ جائے نیست برتر
ز پنج ارکانِ شرع ہفت اقلیم / با فلاک دہ و دو برج دیگر
بکرسی و بعرش و لوحِ محفوظ / بحقِ جبرئیلؑ آں خوب منظر

بہ میکائیلؑ و اسرافیلؑ و صورش / بعزرائیلؑ و ہول گور و منکر
بتوریت و زبور و صحفِ انجیل / بحقِ حرمت ہر چار دفتر
بحقِ آیۃُ الکرسی و یٰسین / بحقِ سورہ طٰہٰ سراسر
بحقِ آدمؑ و نوحؑ ستودہ / بحقِ شیثؑ و ہودؑ داد گستر
با براہیمؑ و قرباں کردن او / باسحاقؑ و باسمٰعیل و ہاجر
بختمِ انبیاء احمدؐ کہ باشد / شفیع عاصیاں در روزِ محشر
بہ تعظیمِ رجب یا قدرِ شعبان / بحقِ روضہ و تصدیقِ داور
بحقِ مکہ و بطحا و زمزم / بحقِ مروہ و رُکنِ معمر
برنجِ اہلبیتؑ و آلِ زہراؑ / بخونِ ناحقِ شبیرؑ و شبرؑ
بآبِ دیدۂ طفلانِ مرحوم / بسوز و سینۂ پیرانِ بے پر
کہ بعد از مصطفیٰؐ در جملۂ عالم / نہ بد فاضل تر و بہتر ز حیدرؑ
مسلم بد سلونی گفتن او را / کہ علمِ مصطفیٰؐ را بُود او در
یقین اندر سخا و علم و عصمت / نہ شد پیدا و او را ہیچ ہمسر
اگر دانی بگوئی جز علیؑ نیست / کہ دُلدل زیرِ رانش بود خوشتر
چہ گویم وصفِ آں شاہے کہ جبرئیلؑ / گہے مداح بودش گاہ چاکر
بداں گفتم کہ تا خلقاں بدانند / کہ سعدی زیں سعادت نیست بے بر
الا سعدی تو نیکو اعتقادی / ز دین و اعتقادِ خویش برخور

حریف دہلوی علیہ الرحمۃ

بہر ایجادِ جہاں شانِ علی ساماں شد / سر بسر فضل شد و جود شد و احساں شد
پرتوِ عارضِ آں زیبِ دہِ ارض و سما / مہر شد و ماہ شد و انجم نور افشاں شد
ہیں چہ فیض است کہ خوئی از رُخِ شہ کرد ظہور / دجلہ شد لجہ شد و بحر شد و نیساں شد

Presented by www.ziaraat.com

ذوالفقارش بدم چشم بفرق اعدا   رعد شد برق شد و شعلہ شد و لمعان شد
انتظامش چہ باصلاح ضوابط آمد   امر شد نہی شد و حکم شد و فرماں شد
شاہ ما خواست کہ طرحے فگند بہر زمیں   مور شد مار شد و جن شد و انساں شد
ایں ہم از معجزۂ حکمت او بد کاں جا   ابن سینا شد و بقراط شد و لقماں شد
خالص از بہر نشاط دل منظور آنش   روضۂ خلد شد و خورشید شد و غلماں شد
تا کہ بے بہرہ نماند کسے از انتابش   علم شد فال شد و دال شد و برہاں شد
ہمگی از سر تعظیم بشانش نازل   نص شد و آیہ شد و سورہ شد و قرآں شد
ہمعناں است سعادت بحریف دہلی   گر غلام آں شد و ایثار شد و قرباں شد

شمس تبریزی علیہ الرحمۃ

اے تخت امامت تو زیبندہ و لائق   فرمان تو حکم بقضا ہست موافق
ہم ذات تو مجموعۂ ابواب مکارم   ہم صحن تو دیباچۂ دیوان حقائق
مولائے تو با فسق و مسلمان و موحد   بدخواہ تو با طاعت و ملعون و منافق
در عالم ایجاد بود ذات تو مسبوق   در روئے فضائل بجہاں از ہمہ خالق
دین نبیؐ و امر حق و کار جہاں را   تو حافظ و تو ناصر و تو لائق و فائق
تو عنصر فضلی و فضائل ز تو حاصل   تو عاشق معبودی و عالم بتو عاشق
جسمی و ثابت بتو اغراض مکارم   روحی و تو زندہ بتو احسان خلائق
ہم نفس تو انوار شرف راست مطالع   ہم رائے تو احرام خرد راست مطابق
نسبت چہ کنی با تو کسے را چو تو بیشک   ہم خواجۂ مخلوقی و ہم بندۂ خالق
نفس تو بحق نفس شہی بود کہ جانش   بالائے نہم چرخ زوا ز قدر سرادق
آں کیست کہ مثل تو بود بعد پیمبرؐ   اے ذات ترا غیر نبیؐ مثل و نہ لائق
از بعد نبیؐ ہر کہ بہ غیر تو کند روئے   از ملت اسلام شود خارج و فارق

زیرا کہ تو معصومی و غیر از تو گنہگار   ہادیٔ خلائق نشود مرتد و فاسق 13
در ظلمت و دوزخ ابدالدہر بماند   چوں صبح ہر آں دل کہ نشد بہر تو صادق
بروئے دگرے راکہ از جہل مقدم   کیں نوع جہالت نکند عاقل و حاذق
درخانۂ دیں ہست علیؑ در بحقیقت   از در نہ رود ہر کہ بود خائن و سارق
برشمس بود عرصۂ جنت تو جہنم   یک دم زدن از مدح تو گر گشت مفارق

حسن کاشانی علیہ الرحمۃ

دلا تا در جہاں باشم بہ امر خالق اکبر   نگردانم جہاں را جز بمدح خواجہ قنبر
ثنا گویم امامے را کہ بیشک ہست بے شبہ   بقرآں در ہمہ سورۂ خدا بستودہ پیغمبرؐ
بہر چیزے کہ میگویم بہ فضل ایزد بیچوں   علیؑ والی علیؑ عالی علیؑ اعلی علیؑ سرور
بعلم و علم و فخر و فرد بود و معینش اکبر   علیؑ دائم علیؑ قائم علی صائم علی سرور
دریں ظلمات ویرانی ز بہر شوق انسانی   علیؑ رحمت علیؑ راحت علی جنت علیؑ کوثر
بوحش و طیر و انس و جن بہر چیزے کہ میدانی   علیؑ شاہ و علیؑ ماہ و علیؑ راہ و علیؑ رہبر
دریں دریائے خونخوارہ ز بہر حال بیچارہ   علیؑ گوشہ علیؑ توشہ علیؑ کشتی علیؑ لنگر
ز لوح آسماں نازل ز بہر انس و جاں یکدل   علیؑ اسم و علیؑ جسم و علیؑ جان و علیؑ گوہر
بغیر از وے کسے نبود وکیلے انس و الجاں را   علیؑ بحر و علیؑ مہر و علیؑ شاہ و علیؑ سرور
جزائے مومن و مشرک سزائے ہر دو را آخر   علیؑ نار و علیؑ نور و علیؑ تیغ و علیؑ جوہر
میان مار و اژدرہا چو کس تنہا بود او را   علیؑ مونس علیؑ یونس علیؑ حا[illegible] علیؑ ناصر
کسے کو رامی داند یقیں داند کہ در ماند   علیؑ حاکم علیؑ عادل علیؑ شاہ و عی [illegible] ور
نمی دانی کہ در قرآں دراں نازل شدہ شاں   علیؑ کل و علیؑ جزو و علیؑ مخفی علیؑ مظہر
برائے جان ہر کافر فرستاداست حیدرؑ را   علیؑ حرب و علیؑ ضرب و علیؑ جنگ و علیؑ جوہر
کہ بعد از احمدؐ مرسل خطاب آمد کہ اے مردم   علیؑ پیر و علیؑ میر و علیؑ بالا علیؑ برتر

Presented by www.ziaraat.com

بہ بستانِ مسلمانی زبہرِ شوقِ انسانی — علیؑ بلبل علیؑ گلبن علیؑ سنبل علیؑ احمر
ندارم در نظر دنیا نخواہم جنّت و عقبیٰ — چو جاں کردم فدا بہر امیر المومنین حیدرؑ
حسن مدّاحِ خوش خوانم محبِّ آلِ عمرانم — ز نفس شہر کا شانم ز امرِ ایزدِ داور

واقف لاھوری علیہ الرحمۃ

بر من دو اسپہ ساختہ غم یا علیؑ مدد — اے صاحبِ لوائے علم یا علیؑ مدد
گم کردہ راہم و بجنابِ تو ملتجی — اے ہادی و امامِ امم یا علیؑ مدد
اے لطف دادِ من بستاں زیں غریب کس — تا کے کشم ز چرخِ ستم یا علیؑ مدد
محرومیم ببین و ز رحمے نما بمن — اے محرمِ حریم و حرم یا علیؑ مدد
درماندہ ام بمفلسی و عجز و احتیاج — دریائے جود و بحرِ کرم یا علیؑ مدد
خاطر مرا ز صحبتِ مردم گرفتہ شد — گردیدہ ام ندیمِ ندم یا علیؑ مدد
بے بہرہ ام مدار ز فیضِ نوالِ خویش — اے قاسمِ رحیق و نعم یا علیؑ مدد
تنہا نہ نامِ پاکِ تو وردِ زبانِ ماست — بر دل نمودہ ایم رقم یا علیؑ مدد
راہم نما بسوئے حضور و سرورِ عیش — سرگشتہ ام بوادیٔ غم یا علیؑ مدد
خوش گفت دوش واقفِ آزادہ از دو کون — من بندۂ غلامِ توام یا علیؑ مدد

مُسدّس

سر دفترِ ستائشِ حمدِ خدا توئی — بسم اللہ صحیفۂ ہر مدعا توئی
زوجِ بتولؑ و ابنِ عمِ مصطفےٰ توئی — اے جانشینِ حق رسولِ خداؐ توئی
کفر است چوں نصیری کہ گویم خدا توئی
یا مرتضیٰ علیؑ بخدا رہنما توئی

اے شہسوارِ عرش کہ نامت غضنفر است — بالروئے کوہ پیکرت از مہدِ حیدرؑ است

Presented by www.ziaraat.com

سابہ ات بہ خیبر و بربر برابر است — مغفر شگاف تارکِ صد کفر حیدرؑ است
مرد نبردِ معرکۂ لافتا توئی
یا مرتضیٰ علیؑ بخدا رہنما توئی

از کینِ خنجرِ ستم آرائی زنیب — افتادہ چوں حسینؑ بکرب و بلا غریب
بیمار دل شکستہ و مجروح بے طبیب — از بہرِ آں شہیدؑ شہادت شود نصیب
در بارگاہِ عرش وکیلِ خدا توئی
یا مرتضیٰ علیؑ بخدا رہنما توئی

کمتر کمینۂ ز محبّانِ حیدرؑ ام — از روئے صدق خاکِ کفِ پائے قنبر ام
شاعر بروزِ حشر چہ پروائے محشر ام — ہر چند روسیاہ و گنہگار و ابتر ام
دارم یقیں کہ حامیِ روزِ جزا توئی
یا مرتضیٰ علیؑ بخدا رہنما توئی

با مہرِ تست سینہ و دل نقشِ جسم و جاں — غیر از درت پناہ نہ دارم دریں جہاں
یا مرتضیٰ علیؑ بشرِ صاحبُ الزماں — از ہر چہ بنگرم ز زمیں تا بہ آسماں
چوں آفتاب نور فگن جا بجا توئی
یا مرتضیٰ علیؑ بخدا رہنما توئی

کلبِ تو طاہر است بصدق و صفا قسم — خود دیدہ ام حرم بہ حریمِ رضا قسم
یکبار دیگرم بشرِ انبیاء قسم — اے نورِ دیدہ دیدہ بآں خاکِ پا قسم
اے خضرؑ پے نجستہ مرا پیشوا توئی
یا مرتضیٰ علیؑ بخدا رہنما توئی

افتادہ گشتیم بطلسمِ سکندری — از گردشِ زمانہ بگردابِ اخضری
از مہرِ خویشتن ز سرِ ذرہ پروری — زیں لجۂ عزاق تو ما را بروں بری

حلّالِ مشکلات بشاہ وگدا توئی
یا مرتضیٰ علیؑ بخدا رہنما توئی

مخمس حسن کاشانی علیہ الرحمۃ

باعثِ بیدستِ کارم یا علیؑ مشکلکشائے
بیکس و بے غمگسارم یا علیؑ مشکلکشائے
سخت رنج و درد دارم یا علیؑ مشکلکشائے
رفت دل از اختیارم یا علیؑ مشکلکشائے
از کرم امیدوارم یا علیؑ مشکلکشائے

می نماید روزِ من از روزِ محشر ہم دراز
نیست عقل و ہوش بر جا زیں غمِ وحشت طراز
شمع در شبہا ندارد ہمچو من سوز و گداز
میکنم بر درگہت فریاد با عجز و نیاز
این چنیں دلگیر و خوارم یا علیؑ مشکلکشائے

شرحِ بے برگی کنم یا حالِ غربت را بیاں
یا غمِ دوری کہ دارم از فراقِ دوستاں
یا بدردِ دل کنم پیشِ تو فریاد و فغاں
نیست پنہاں از تو ہیچ احوالِ من اندر جہاں
مشکلے بسیار دارم یا علیؑ مشکلکشائے

تا کجا از قطرہ بارم دیدۂ خونتاب را
تو کہ کردی کامیاب اعدا و ہم احباب را
نیست تابِ بارِ غم اکنوں دلِ بیتاب را
باز میدارم براہت دیدۂ پُر آب را
کن نظر بر حالِ زارم یا علیؑ مشکلکشائے

نے حبیبے تا مرا زیں رنج و غم خوشدل کند
از چہ رو تسکینِ دلِ بیتابِ من حاصل کند
نے طبیبے تا دوائے دردِ ایں بیدل کند
کیست غیر از ذاتِ تو تا حلِ ایں مشکل کند
سخت زیں غم بیقرارم یا علیؑ مشکلکشائے

ہر چہ مشکل بر سرِ من آمد آساں کردۂ
از چہ عصیانم کنوں مائل بافغاں کردۂ
ہر کجا بر حالِ زارم لطف و احساں کردۂ
اندریں غربت مرا پابندِ حرماں کردۂ

عقدہا بکشا زِ کارم یا علیؑ مشکلکشائے

تو کہ از روئے عنایت روز و شب اندر جہاں
گشتہ ام محتاج امروز از برائے این و آں
داشتی فارغ مرا از بارِ احسانِ کساں
ہست جائے رحم و وقتِ دستگیری این زماں
دور از خویش و تبارم یا علیؑ مشکلکشائے

ہر کہ دارد مشکلے بر سر ز جورِ آسماں
نیست جز نامِ تو مارا ہیچ حرفے بر زباں
چوں ترا یاد آورد آساں شود در یک زماں
چیست از من غفلت ای حاجت روائے دو جہاں
پس پریشاں روزگارم یا علیؑ مشکلکشائے

آرزو دارم ز درگاہِ تو اے عالی جناب
تا ازیں غربت روم در مسکنِ خود کامیاب
صحتم حاصل شود زیں درد و بیماری شتاب
شاد بنشینم بہ بزمِ یار با جام و رباب
تا کجا در غم گذارم یا علیؑ مشکلکشائے

سخت حیرانم ز بیماری من اندوہگیں
زندگانی میرود اندر غمِ دنیا و دیں
کن مبادا در جہاں یا رب پریشاں آنچنیں
ہیچ نتواں کرد کوشش اندراں نے اندریں
چوں شود انجام کارم یا علیؑ مشکلکشائے

بر امیدِ لطف و احسانِ تو اے اہلِ کرم
ورنہ ایں تابِ تواں کم کے کردے و بیمارِ الم
از وطن بیروں نہادم در رہِ غربت قدم
زینہار اندر سفر جرأت نہ کردے ہیچ دم
از شفا امیدوارم یا علیؑ مشکلکشائے

از حق آنہا کہ میدارم بدوشِ خویش و یار
حسرتے دارم ازیں معنی بجانِ بیقرار
از منِ دلریش نتواں باشد از یکہزار
از رہِ لطف و کرم امیدہائے من برآر
از ہمہ کن شرمسارم یا علیؑ مشکلکشائے

یک جہاں شد کامیاب از فیضہائے عامِ تو
بر زباں دارم بصد امیدواری کامِ تو
ہست در عالم نگر مشکل کشائی کامِ تو
لیک حیرانم توقف چیست در انعامِ تو

Presented by www.ziaraat.com

زود فرما کامگارم یا علیؑ مشکلکشائے

نیست بے تو ایں دلِ بیتاب را صبر و قرار
میکند ہر لحظہ فریاد و فغاں بے اختیار
سخت دل تنگم ازیں بیماری اندر روزگار
می نمایم التجا بر آستانم یار بار

زیں بلا کن رستگارم یا علیؑ مشکل کشائے

می گزارم روز و شب در حسرت و رنج و الم
می کنم شور و فغاں در ہر نفس چوں نے زغم
از تو میدارم امیدِ شادمانی دمبدم
گر تو ہم داری دریغ از حالِ من لطف و کرم

کیست دیگر غمگسارم یا علیؑ مشکلکشائے

بر زباں دارد حسنؔ پیوستہ در کنجِ خمول
با دلِ غم دیدہ و با جانِ محزون و ملول
کز برائے احمدِ مختار و اولادِ رسولؐ
از رہِ عاجز نوازی کن دعائے من قبول

بیکس و بیمار و زارم یا علیؑ مشکلکشائے

ثنائی رحمۃ اللہ علیہ

بیا ساقی کہ امروز است نوروز
بدہ جامے کہ خوش روز است نوروز
ز روئے سبزہ فیروز است نوروز
بہارِ عالم افروز است نوروز
بگلہا مژدہ اندوز است نوروز
بمرغاں نغمہ آموز است نوروز
چو خورشیدِ جہاں سوز است نوروز
بحمد اللہ کہ امروز است نوروز

بحکمِ خالق نہ چرخ و اختر
بود امروز روز و شب برابر

چو خضرِ بوستاں برخاست سبزہ
ز روئے گل چمن آراست سبزہ
گہے پنہاں گہے پیداست سبزہ
مگر سرمایۂ سود است سبزہ
بسوئے باغ رہ پیماست سبزہ
رود بالائے گل رعناست سبزہ

ببیں از بوستاں برخواست سبزہ
ازاں سر دفترِ گلہاست سبزہ

کہ گشتہ خاکِ پائے شاہِ کونینؐ
محمدؐ آرزوئے قابِ قوسین

دلا در وقتِ گل بگذر بہ گلزار
کہ بلبل آمدہ خوشتر بہ گلزار
شگفتہ لالۂ احمر بہ گلزار
قدح پیماست نیلوفر بہ گلزار
نہادہ ارغواں مجمر بہ گلزار
نمودہ نسترن دفتر بہ گلزار
گلِ زر دست طشتِ زر بہ گلزار
دمیدہ سبزۂ یا ہر بہ گلزار

کہ خواندہ خطبۂ آلِ پیمبرؐ
بگلہائے چمن از روئے دفتر

بروں آمد چو گل خنداں شگوفہ
نمودہ از دہن دنداں شگوفہ
دہد پیمانۂ مستاں شگوفہ
بگرد آرد سرِ پیماں شگوفہ
درم ریز است در بستاں شگوفہ
چمن زاں می کند افشاں شگوفہ

بود گلدستۂ باغِ ہدایت
علیؑ مرتضیٰ شاہِ ولایت

ستادہ در چمن حیرانہ نرگس
گرفتہ ساغر و پیمانہ نرگس
گریباں چاک زد مستانہ نرگس
بود چوں مردمِ مستانہ نرگس
ز ہر مو سوختن مردانہ نرگس
بود ہم شمع ہم پروانہ نرگس
بہ مخموری شدہ افسانہ نرگس
کشادہ چشمِ خود در خانہ نرگس

کہ بیند حضرتِ خیر النساءؑ را
گلِ صد برگ باغِ مصطفیٰؐ را

نمایاں گشتہ در گلزار غنچہ
چو پیکانِ خدنگِ یار غنچہ

Presented by www.ziaraat.com

برون آورد سر از خار غنچه
بهم پیچیدهٔ طومار غنچه
نشسته با دلِ خونبار غنچه

گره دارد بدل بسیار غنچه
گرفته روئے در زنگار غنچه
زباں بربسته از گفتار غنچه

نمی گوید بہ کس راز حسن را
نہاں می دارد از مردم سخن را

بہار آمد بر آمد از چمن گل
نشسته سرفرو در انجمن گل
شده باہم کمالِ خویشتن گل
چو لالہ خاک زد در پیرہن گل

نہادہ روئے بر روئے سمن گل
دمے باکس نمی گوید سخن گل
گہے از نالہ بکشاید دہن گل
بود چوں ارغواں خونی کفن گل

مگر آغشتۂ خونِ حسینؑ است
کہ گلہا را ہمہ در باغ شینؑ است

شگفتہ در چمن گلہائے لالہ
چو بینم چہرہ زیبائے لالہ
نظر کن بر قدِ بالائے لالہ
نماید کار ز استدعائے لالہ

بود داغِ دلش تمغہائے لالہ
سر خود را نہم بر پائے لالہ
کہ بلبل شد بجاں شیدائے لالہ
بر اطرافِ چمن شد جائے لالہ

کہ مشعل دارِ زین العابدینؑ است
کہ نورش ہمہ روئے زمین است

بر آمد چاک و چالاک نسریں
شود دور از خس و خاشاک نسریں
گہے در کردہ بر افلاک نسریں
بود با خاطرِ غمناک نسریں

چو گل گردید دامن پاک نسریں
چو غنچہ شد گریباں چاک نسریں
گہے افتد بروئے خاک نسریں
بگل میگفت آں بیباک نسریں

کہ باقرؑ ساکنِ باغِ بہشت است
خدا اورا برنگِ گل شگفت است

چو بوئے گل بود بوئے ریاحیں
بنفشہ گشتہ ہندوئے ریاحیں
بود آگاہ از خوئے ریاحیں
چو دیدہ روئے نیکوئے ریاحیں

چمن خوشتر و ست از روئے ریاحیں
حنا ہم میرود سوئے ریاحیں
شدہ از جان دعاگوئے ریاحیں
نشستہ گل بہ پہلوئے ریاحیں

کہ دینِ جعفرِ صادقؑ گرفتہ
ازاں خوئے گل فائق گرفتہ

بر آمد چوں شفق بیروں شقائق
چمن را می کند گلگوں شقائق
بود چوں کاسۂ پر خوں شقائق
کہ منزل کوہ بر ہاموں شقائق

برنگِ حسن روز افزوں شقائق
گرفتہ دامنِ گردوں شقائق
کہ خوردہ آب از جیحوں شقائق
غمِ دل گشتہ با مجنوں شقائق

کہ داغِ موسیٰؑ کاظم بجانم
ز ہجرانش بچشمِ خوں فشانم

دمیدہ از کنارِ جو بنفشہ
بپائے گل نہادہ رو بنفشہ
نشستہ بر سرِ زانو بنفشہ
بود از لطفِ خود ہندو بنفشہ

چمن را کردہ عنبر بو بنفشہ
ز بہرِ گل بود یک سو بنفشہ
بسنبل می زند پہلو بنفشہ
نمودہ تاب در گیسو بنفشہ

کہ آب و آبروئے باغ بستاں
علی موسیٰؑ رضا شاہِ خراساں

چو گل اندر گلستاں است ریحاں
سوادِ خطِ جاناں است ریحاں

Presented by www.ziaraat.com

بگلشن عنبر افشاں است ریحاں
نہالِ زیبِ بستاں است ریحاں
فروغِ نورِ برہاں است ریحاں

کہ بوئے قوتِ جاں است ریحاں
گلے از باغِ رضواں است ریحاں
بحمد اللہ مسلماں است ریحاں

کہ می گوید نقیؑ مارا امام است
زخاکِ پائے او مطلب تمام است

سحر بشگفت چوں گلزار سنبل
بطرہ ناب زد بسیار سنبل
بود چوں کاکلِ دلدار سنبل
نہ بینند ہیچ گہہ آزار سنبل

شگفتہ وقت دریا زار سنبل
بخود پیچیدہ ہمچو مار سنبل
شود مانند زلفِ یار سنبل
شود از عمرِ برخوردار سنبل

کہ می گوید نقیؑ را بندہ ام من
غلامی می کنم تا زندہ ام من

سحر از پردہ رخ بنمود سوسن
رخ دارد عبیر آلود سوسن
سر خود بر فلک فرسود سوسن
علم بردوش آمد زود سوسن

برآورد از گلستاں دود سوسن
چو بلبل سرمہ را بنمود سوسن
زچرخِ نیلگوں آسود سوسن
بہ مدحِ شہ زباں بکشود سوسن

کہ عسکریؑ پادشاہِ ملک دین است
امام طیبین و طاہرین است

گرفتہ در چمن منزل صنوبر
بروئے گل بود مائل صنوبر
کہ باشد زودی غافل صنوبر
بود سر سبز در محفل صنوبر

فرو برداشت و پا در گل صنوبر
وزاں برباد دادہ دل صنوبر
بباید دولتِ کامل صنوبر
بسانِ بندۂ مقبل صنوبر

وزاں استادہ بریک پا بہ گلزار
بود مہدیؑ ہادی را علمدار

بہ بستاں کرد از گل یاد بلبل
دہد از عشق جان برباد بلبل
چناں در دام دل افتاد بلبل
بمہرِ حیدر اولاد بلبل

زشوق گل زدہ فریاد بلبل
بجاں دادن بود دل شاد بلبل
زبندِ گل نہ گشت آزاد بلبل
دمادم میکند ارشاد بلبل

ثنائیؔ از غلامانِ علی باش
چو بلبل در گلستان ولی باش

بحر طویل

آہ دردا و دریغا کہ دگر ماہِ محرم شدہ عالم ہمہ در ماتم اولادِ نبیؐ جامہ نیلی ہمہ بر خاک سیہ ریختہ بر سر

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بہ زنجیر جملہ یتیماں

خونِ دل میرود از دیدہ دریں واقعہ نیست مرا طاقتِ گفتار از احوال حسینؑ ابن علیؑ بیکسی آہ ہمہ

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

ہست منقول ازاں روز کہ در کرب و بلا از ستم تیغِ جفا قوم دغا سر ز تن جملہ اولادِ محمدؐ ببریدند سر را

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بہ زنجیر جملہ یتیماں

خون ز چشمان شفق ریخت ازیں واقعہ و عرش بلرزید و عطارد قلم از دست فگندہ فلک از مشتری

آہ حسینا شاہ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

آہ ازاں دم کہ لعیناں بسوئے خیمہ اولادِ نبیؐ روئے نہادند و فتادند بغارت ہمہ یک سر

آہ حسینا شاہ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

بیکساں نالہ شدند ازیں خوف طپیدند و بہر خیمہ دویدند و لے راہ ندیدند دراں عاجز و مضطر

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

تا بحدیکہ ردا از کتف عابدِ بیمار بودند فراشی کر بردی تکیہ زدہ بود از زیر قدمش بکشیدند ہیچ ازاں روز جزا شافعِ محشر

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

کافر گرد دگر غارتِ خلخال یکے طفل از اطفال زپائش بکشودند سرمعجزہ از گردن وعقدِ جواہر

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

دُر کہ از گوشِ سکینہ بردند بنوعے کہ شدند کوششِ ہمہ شہید بشند از ہوش وازاں زینبؑ بیچارہ

رواں بودند انست چہ سازند کہ بشنیدند لعیناں دبردند اساس ہر یکسر

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

آں زناں آلِ نبیؐ رابسرِ ناقہ عریاں نشاندند وبردند لعیناں بسوئے شام نکردند حجاب ازنبیؐ وحید صفدر

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

آہ ازاں غلغلہ افتاد بحور وملکِ جملہ ملائک ہمگی داد وفریاد کشیدند وگفتند کہ یاحق نظر کن آلِ پیمبر

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

پس ازاں خیمہ ببردند لعیناں چہ فراش وچہ لباس آنچہ از اسباب سفر بود از اموالِ حسینؑ بن علیؑ جملہ ہم

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

محتشم رحمۃ اللہ علیہ

باز ایں چہ شورش است کہ در خلقِ عالم است
باز ایں چہ نوحہ وچہ عزا وچہ ماتم است

باز ایں چہ رستخیزِ عظیم است کز زمیں
بے نفخِ صور خاستہ تا عرشِ اعظم است

ایں صبحِ تیرہ باز دمید از کجا کزو
کارِ جہان وخلقِ جہاں جملہ درہم است

گویا طلوع می کند از مغرب آفتاب
کاشوب در تمامیِ ذراتِ عالم است

گر خوانمش قیامتِ دنیا عجیب نیست
ایں رستخیزِ تازہ کہ ماہش محرم است

در بارگاہِ قدس کہ جائے ملال نیست
سرہائے قدسیاں ہمہ برزانوئے غم است

جن وملک بآدمیاں نوحہ می کنند
گویا عزائے اشرفِ اولادِ آدم است

خورشیدِ آسمان وزمیں نورِ مشرقین
پروردۂ کنارِ رسولِ خدا حسینؑ

کشتی شکست خوردہ طوفانِ کربلا
درخاک وخوں فتادہ بمیدانِ کربلا

گر چشمِ روزگار براں فاش میگریست
خوں میگذشت از سرِ ایوانِ کربلا

نگرفت دستِ دہر گلابی بغیر اشک
زاں گل کہ شد شگفتہ بہ بستانِ کربلا

از آب ہم مضائقہ کردند کافیاں
خوش داشتند حرمتِ مہمانِ کربلا

زاں تشنگانِ ہنوز بعیوق می رسد
فریادِ العطش زبیابانِ کربلا

آہ از دمے کہ لشکرِ اعدا نکردہ شرم
کردند رو بہ خیمہ سلطانِ کربلا

آں دم فلک بر آتشِ غیرت سپند شد
کز خوفِ خصم در حرم افغاں بلند شد

کاش آں زماں سرادقِ گردوں نگوں شدے
ایں خرگہِ بلند ستوں بے ستوں شدے

کاش آں زماں بیامدے از کوہ تا بکوہ
سیلِ سیہ کہ روئے زمیں قیرگوں شدے

کاش آں زماں کہ ایں حرکت کرد آسماں
سیماب وار روئے زمیں بے سکوں شدے

کاش آں زماں کہ پیکرِ او شد بروئے خاک
جانِ جہانیاں ہمہ از تن بروں شدے

کاش آں زماں کہ کشتیِ آلِ عبا شکست
عالم تمام غرقۂ دریائے خوں شدے

کاش آں زماں کہ راہِ جگر سوزِ اہلِ بیت
یک شعلہ برقِ خرمنِ گردوں دوں شدے

ایں انتقام گر نہ فتادے بروزِ حشر
با ایں عمل معاملۂ دہر چوں شدے

آلِ نبیؐ چو دستِ تظلم برآورند
ارکانِ عرش را بہ تزلزل درآورند

Presented by www.ziaraat.com

برخوان غم چو عالمیاں را صلا زدند
اوّل صلا بہ سلسلۂ انبیاؑ زدند

نوبت بہ اولیاء چو رسید آسماں طپید
زاں ضربتے کہ بر سرِ شیرِ خدا زدند

پس آتش ز اخگرِ الماس ریزہ ہا
افروختند و بر حسنؑ مجتبےٰ زدند

وانگہ سرادقیکہ فلک محرمش نبود
کندند از مدینہ و در کربلا زدند

از تیشۂ ستیزہ دراں دشت کربلا
بس نخل باز گلشنِ آلِ عبا زدند

زاں خنجرِ گراں جگر مصطفیٰ درید
بر حلقِ تشنۂ خلفِ مرتضیٰؑ زدند

اہلِ حرم دریدہ گریباں کُشادہ موئے
فریاد بر درِ حرمِ کبریا زدند

روح الامینؑ نہادہ بزانو سرِ حجاب
تاریک شد ز دیدنِ آں چشمِ آفتاب

چُوں خوں زِ حلقِ تشنہ او بر زمیں رسید
جوش از زمیں بہ ذروۂ عرش بریں رسید

نزدیک شد کہ خانۂ ایماں شود خراب
از بس شکستہا کہ بارکانِ دیں رسید

نخلِ بلندِ او چو خساں بر زمیں زدند
طوفاں بر زمیں ز غبارِ زمیں رسید

باز آں غبار چوں بمزارِ نبیؐ رساند
گرد از مدینہ بر فلکِ ہفتمیں رسید

یکبار جامہ در خمِ گردوں بہ نیل زد
چوں ایں خبر بعیسیٰؑ گردُوں نشیں رسید

بر شد فلک ز غلغلہ چوں نوبتِ خروش
از انبیاءؑ بہ حضرتِ رُوح الامینؑ رسید

کرد ایں خیال و وہم غلط کار کاں غبار
تا دامنِ جلال جہاں آفریں رسید

ہست از ملال گرچہ بری ذاتِ ذوالجلال
او در دلست و ہیچ دلے نیست بے ملال

ترسم جزائے قاتلِ آں چوں رقم زنند
یکبار بر جریدۂ رحمت قلم زنند

ترسم کزیں گناہ شفیعانِ روزِ حشر
دارند شرم کز گنہِ خلق دم زنند

دستِ عتابِ حق بدر آید ز آستیں
چوں اہلبیتؑ دست باہلِ ستم زنند

آہ از دمے کہ با کفنِ خونچکاں ز خاک
آلِ نبیؐ چو شعلۂ آتش عَلم زنند

فریاد ازاں زماں کہ جوانانِ اہلبیت
گلگوں کفن بعرصہ محشر قدم زنند

از صاحبِ حرم چہ توقع کنند باز
آں ناکساں کہ تیغ بہ صیدِ حرم زنند

پس بر سناں کنند سرے را کہ جبرئیلؑ
شوید غبارِ گیسواش از آبِ سلسبیل

روزیکہ شد بہ نیزہ سرِ آں بزرگوار
خورشید سر برہنہ برآمد ز کوہسار

موجے بجنبش آمد و برخاست کوہ کوہ
ابرے بہ بارش آمد و بگریست زار زار

گویا تمام زلزلہ شد خاکِ مطمئن
گویا فتادہ از حرکت چرخِ بیم دار

عرش آنچناں بلرزہ درآمد کہ چرخِ پیر
افتادہ در گماں کہ قیامت شد آشکار

آں خیمہا کہ گیسوئے حورش طناب بود
شد سرنگوں ز بادِ مخالف حباب دار

جمعے کہ پاسِ محمل شاں داشت جبرئیلؑ
گشتند بے عماری و محمل شتر سوار

باآں سر در ایں عملِ اُمتِ نبیؐ
روح الامینؑ ز روحِ نبیؐ گشت شرمسار

وانگہ ز کوہ خیلِ حرم رو بشام کرد
نوعے کہ عقل گفت قیامت قیام کرد

بر حربگاہ چوں رہِ آں کارواں فتاد
شورِ نشور در ہمہ کون و مکاں فتاد

ہم بانگ و نوحہ غلغلہ در شش جہت فگند
ہم گریہ در ملائکہ ہفت آسماں فتاد

ہر جا کہ بود آہوئے از دست پاک شد
ہر جا کہ بود طائرے از آشیاں فتاد

شد وحشتے کہ شورِ قیامت بگرد رفت
چوں چشمِ اہلبیت بر آں کشتگاں فتاد

ہر چند بر تنِ شہداء چشم کار کرد
بر زخمہائے کاری تیغ و سناں فتاد

ناگاہ چشمِ دُخترِ زہرؑا دراں میاں
بر پیکرِ شریفِ امامِ زماں فتاد

بے اختیار نعرۂ ہذا حسینؑ زد
سر زد چناں کہ آتش ازاں در جہاں فتاد

Presented by www.ziaraat.com

پس با زباں پر گلہ آں بضعۃ البتول
رو در مدینہ کرد کہ یا ایہا الرسولؐ

ایں کشتۂ فتادہ بہاموں حسینؑ تست — ویں صید دست و پا زدہ در خوں حسینؑ تست
ایں نخل تر کز آتش جاں سوز تشنگی — دور از زمیں رسانده بگردوں حسینؑ تست
ایں ماہیٔ فتادہ بدریائے خوں کہ ہست — زخم از سنانِ تازہ ترا فزوں حسینؑ تست
ایں خردۂ محیط شہادت کہ روئے دشت — از موجِ خونِ او شدہ گلگوں حسینؑ تست
ایں شاہ کم سپاہ کہ با خیلِ اشک و آہ — خرگاہِ زیں جہاں زدہ بیروں حسینؑ تست
ایں قالبِ تپاں کہ چنیں ماندہ بر زمیں — شاہِ شہید ناشدہ مدفوں حسینؑ تست
ایں خشک لب فتادۂ ممنوع از فرات — کز خونِ او زمیں شدہ جیحوں حسینؑ تست

پس روئے در بقیعہ بزہرا خطاب کرد
مرغ و ہوا و ماہیِ و دریا کباب کرد

اے مونسِ شکستہ دلاں حالِ ما بیں — ما را غریب و بیکس و بے آشنا بیں
آں سر کہ بود پرورشِ اندر کنارِ تو — غلطاں میانِ معرکۂ کربلا بیں
اولادِ خویش را کہ شفیعانِ محشر اند — در ورطۂ عقوبتِ اہلِ جفا بیں
در خلد پُر سرور چہ فارغ نشستہ ایں — اندر جہاں مصیبتِ ما بر ملا بیں
نے نے درا چو ابرِ خروش ان کربلا — طغیانِ موجِ فتنۂ سیلِ بلا بیں
تنہائے کشتگاں ہمہ در خاک و خوں نگر — سرہائے سروراں ہمہ بر نیزہا بیں
آں سر کہ بود بر سر دوشِ نبیؐ مدام — یک نیزہ اش ز دوش مخالف جدا بیں

آں بضعۃ الرسولؐ ز ابنِ زیاد داد
گو خاکِ اہلِ بیتِ رسالت بباد داد

اے چرخ غافلی کہ چہ بیداد کردہ — از کیں چہا دریں ستم ایجاد کردہ

14

کامِ یزید دادہ از کشتنِ حسینؑ — بنگر کرا بقتل کہ دل شاد کردہ
در ذکرِ ایں بس است کہ با عترتِ رسولؐ — بیداد کرد خصم تو امداد کردہ
بہرِ خسے کہ خارِ درختِ عداوت است — در باغِ دیں چہ با گلِ شمشاد کردہ
اے زادۂ زیاد نکرد است ہیچ گاہ — نمرود ایں عمل کہ تو شداد کردہ
با دشمنانِ دیں نتواں کرد آنچہ تو — با مصطفےٰ ز حیدرؑ و اولاد کردہ
حلقے کہ سود لعل لبِ خود نبیؐ مدام — آزردہ اش بہ خنجرِ فولاد کردہ

ترسم ترا دمے کہ بہ محشر در آورند
از آتشِ تو دود بہ محشر بر آورند

خاموش محتشم کہ دل سنگ آب شد — بنیادِ صبر خانۂ طاقت خراب شد
خاموش محتشم کہ ازیں شعرِ خونچکاں — روئے زمیں ز اشکِ جگرگوں خضاب شد
خاموش محتشم کہ ازیں نظمِ گریہ خیز — در دیدہ اشکِ مستمعاں خونِ ناب شد
خاموش محتشم کہ فلک بسکہ خوں گریست — دریا ہزار مرتبہ گلگوں حباب شد
خاموش محتشم کہ بسوزِ تو آفتاب — از آہِ سردِ ماتمیاں ماہتاب شد
خاموش محتشم کہ ز ذکرِ غمِ حسینؑ — جبریلؑ را ز روئے پیمبرؐ حجاب شد
خاموش محتشم کہ ازیں حرفِ سوزناک — مرغِ ہوا و ماہیِ دریا کباب شد

تا چرخ سفلہ بود خطائے چنیں نہ کرد
بر ہیچ آفرید جفائے چنیں نہ کرد

دیگر

مسکنِ خاطرِ دل ناشاد ہے — تشنۂ خوں فکر کا جلاد ہے
اب زمانہ پر سر بیداد ہے — مبتلائے فکرِ خانہ زاد ہے

Presented by www.ziaraat.com

آئیے آقا دمِ امداد ہے ۔ یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

حال کیا اپنی مصیبت کا کہوں ۔ ایک مدت سے شکارِ فکر ہوں
دن بدن ہے فکر سے حالت زبوں ۔ حسرتوں کا رات دن ہوتا ہے خوں

آئیے آقا دمِ امداد ہے ۔ یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

تھا کبھی دل مسکنِ عیش و طرب ۔ اب ہے پامالِ غم و رنج و تعب
کٹتے ہیں رنج و تعب میں روز و شب ۔ میری بربادی کے ہیں سامان سب

آئیے آقا دمِ امداد ہے ۔ یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

صورتِ عنقا ہے شکلِ انبساط ۔ رنج نے دل میں کیا ہے ارتباط
فکر ہی سے رات دن ہے اختلاط ۔ محو دل سے ہو گئی شکلِ نشاط

آئیے آقا دمِ امداد ہے ۔ یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

بڑھ چلی حد سے پریشانی مری ۔ ہو گئی بے مثل حیرانی مری
ہے وبالِ جاں گراں جانی مری ۔ لو خبر اے شیرِ یزدانی مری

آئیے آقا دمِ امداد ہے ۔ یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

یا وصیِ مصطفےٰ یا شیرِ حق ۔ فکرِ لاحق نے کیا ہے رنگ فق
ہے ہجومِ یاس اندوہ و قلق ۔ میں نہیں امداد کا کیا مستحق

آئیے آقا دمِ امداد ہے ۔ یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

بے سبب ہوں عالمِ اسباب میں ۔ مبتذل ہوں چشمِ شیخ و شاب میں
آبرو رکھ لیجئے احباب میں ۔ کشتیٔ امید ہے گرداب میں

آئیے آقا دمِ امداد ہے ۔ یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

حضرت آدمؑ سے تا خیر الانام ۔ جس قدر ہیں انبیائے احتشام
سب کی بگڑی میں تم ہی آئے ہو کام ۔ ہے کسے عقدہ کشائی میں کلام

آئیے آقا دمِ امداد ہے ۔ یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

صاف ہے نادِ علیاً سے عیاں ۔ آپ ہیں عقدہ کشائے انس و جاں
ہر طرف چھائی ہوں جب مایوسیاں ۔ آپ ہی کا نام ہو وردِ زباں

آئیے آقا دمِ امداد ہے ۔ یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

آپ ہیں حاجت روائے بیکساں ۔ آپ ہیں مشکلکشائے دو جہاں
آپ ہی ہیں پیشوائے انس و جاں ۔ آپ کا در چھوڑ کر جاؤں کہاں

آئیے آقا دمِ امداد ہے ۔ یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

جب کبھی کوئی مصیبت میں پھنسا ۔ آپ سے اس نے اگر کی التجا
ہو گیا فی الفور پورا مدعا ۔ میرے حق میں دیر کا موجب ہے کیا

آئیے آقا دمِ امداد ہے ۔ یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

الغیاث اے سرورِ عالی شیم ۔ الغیاث اے سیدِ والا حشم
الغیاث اے صاحبِ جود و کرم ۔ میں ہوں محصورِ غم و رنج و الم

آئیے آقا دمِ امداد ہے ۔ یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

آپ ہیں محبوبِ ربِ ذوالجلال ۔ آپ کو معلوم ہے سب میرا حال
یا وصیِ مصطفےٰ یا ذی کمال ۔ آپ کی عادت نہیں ردِ سوال

آئیے آقا دمِ امداد ہے ۔ یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

اے مرے مولاؑ مدد کیجئے مری ۔ سیدِ والا مدد کیجئے مری
شوہرِ زہراؑ مدد کیجئے مری ۔ سرورؑ و شاہا مدد کیجئے مری

آئیے آقا دمِ امداد ہے ۔ یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

آسماں عادیٔ ظلم و جور ہے ۔ مجھ سے یہ بگڑا ہوا بے طور ہے
حالِ احقر مستحقِ غور ہے ۔ میرے گلشن میں خزاں کا دور ہے

Presented by www.ziaraat.com

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

ہوں مریضِ درد و محنت یا علیؑ
دور کر دیجئے مصیبت یا علیؑ
دل میں رہ جائے نہ حسرت یا علیؑ
کیجئے اب حکمِ صحت یا علیؑ

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

واسطہ احمدؐ کا یا شیرِ خدا
واسطہ حسنینؑ کا عباسؑ کا
واسطہ زہراؑ کا میرے پیشوا
درد میرا ہو چکا ہے لا دوا

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

ہو گئی ہے مجھ سے گر کوئی خطا
کیجئے حق سے مرے حق میں دعا
بخش دیجئے واسطہ حسنینؑ کا
دو جہاں میں ہے وسیلہ آپ کا

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

منفرد ہے ذاتِ والا لا کلام
جس کا آقا ہوئے ایسا نیک نام
اپنے قاتل کو دیا شربت کا جام
کیوں رہے محروم پھر اس کا غلام

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

یا امیر المومنین یا سیدی
یا ولی اللہ احمدؐ کے وصی
زوجِ زہراؑ قوتِ قلبِ نبیؐ
حل کرو مشکل قتیلِ زار کی

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

دیگر

اے ناصر و معاونِ دینِ محمدیؐ
ہر چند مجھ سے چرخ رہے برسرِ بدی
وے تازہ نکہتِ گلِ گلزارِ سرمدی
دستِ جفا سے اس کے مرا حال ہے ردی

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی

واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

حضرت تو انبیائے سلف کے ہیں کام آئے
کتنک غلام آپکا دنیا میں دکھ اٹھائے
اور واسطے رسولوں کے ہیں آپکے دلائے
اب کس کو دستگیریٔ و امداد کو بلائے

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

کشتی بچائی نوحؑ کی طوفاں سے آپنے
احساں کئے ہیں بوذر و سلماں سے آپنے
یوسفؑ کو بھی رہا کیا زنداں سے آپنے
روشن ہے جو کیا ہے سلیماںؑ سے آپنے

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

اے ناخدائے کشتیٔ امت ترے نثار
اے دستگیر خلق دو عالم کے تاجدار
اے حاملِ لوائے رسولؐ فلک وقار
باغ خزاں رسیدہ میں آ جائے پھر بہار

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

مونس ہے نہ رفیق نہ یاور نہ غمگسار
کیونکر نہ بیکسی میں مرا دل ہو بے قرار
نہ آشنا نہ دوست شناسا نہ کوئی یار
شاہا مدد کرو مری از بہرِ کردگار

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

بحرِ الم میں اب مری کشتی تباہ ہے
جاؤں کدھر کہ آنکھوں میں عالم سیاہ ہے
یا دل میں یاد آپ کی یا لب پہ آہ ہے
اب آستانِ پاک مری سجدہ گاہ ہے

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

Presented by www.ziaraat.com

اے دو جہاں کے مالک و مختار الغیاث
اے بیکسوں کے سرور و سردار الغیاث
اے پیشوائے مومن و دیندار الغیاث
اے بحرِ فیض رحمتِ غفار الغیاث

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

اے شاہ المدد مرے سلطان الاماں
اے شیرِ حق نبیؐ کے دل و جاں الاماں
ذیقدر الحذر مرے ذیشان الاماں
دریائے غم کا دل پہ ہے طوفان الاماں

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

مولا تمھیں نبیؐ کی نبوت کی ہے قسم
مولا تمھیں حسنؑ کی عبادت کی ہے قسم
اور فاطمہؑ کی عفت و عصمت کی ہر قسم
اور شاہِ کربلاؑ کی شہادت کی ہے قسم

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

زین العباؑ کا واسطہ شاہا مدد کرو
قیدِ محن سے میرے چھڑانے میں کد کرو
سر سے بلائے رنج و مصیبت کو رد کرو
شبیرِ خدا ہو حملہ بھی مثلِ اسد کرو

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

بہرِ جناب باقرؑ و جعفرؑ اب آئیے
بہرِ رضاؑ اسیرِ محن کو چھڑائیے
بہرِ جناب موسیٰؑ کاظم بچائیے
بہرِ تقیؑ و بہرِ نقیؑ غم ہٹائیے

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

بہرِ جناب عسکریؑ رہنمائے دیں
بہرِ ظہورِ مہدیٔ ہادیٔ مہ جبیں

ہو شاد کام جلد یہ مغموم و دل حزیں
میرا بجز حضور ٹھکانا کہیں نہیں

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

مولا تمھیں ہے آلِ پیمبرؐ کا واسطہ
ششماہے بے زباں علی اصغرؑ کا واسطہ
عباسؑ سے جری و غضنفر کا واسطہ
اور نوجوانیٔ علی اکبرؑ کا واسطہ

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

مشکلکشا علیؑ دم مشکلکشائی ہے
احسن پہ فوج رنج و الم کی چڑھائی ہے
حاجت روا کرو دم حاجت روائی ہے
آقا دُہائی ہے مرے مولا دوہائی ہے

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

مفاتیح الجنان اردو

مترجمہ: جناب شیخ الجامعہ مولانا مولوی اختر عباس صاحب قبلہ۔

یہ کتاب لاکھوں کی تعداد میں ایران میں طبع ہو چکی ہے اور لاکھوں زائرین اس سے زیارات بجا لا چکے ہیں۔ ایران میں ہر شیعہ کے گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اس کتاب کی اتنی بڑی اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مولانا موصوف نے اُسے اردو میں ترجمہ کرکے مذہب شیعہ کے لئے ایک بہت بڑی خدمت کی ہے۔ آفسٹ چھپائی۔ عمدہ کاغذ سائز ½۷ × ۱۰ حجم ۶۴۰ صفحات ہدیہ قسم اوّل سفید کاغذ مجلد ڈائیدار - خرچہ ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ

امامیہ کتب خانہ مُغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ لاہور

Presented by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات

جناب سیدہ طاہرہ

بابا نے تیرے اُمّتِ عاصی کو بچایا	خود رنج اُٹھائے ہمیں دوزخ سے بچایا
شربت تیرے شوہر نے ہے قاتل کو پلایا	خوشنودیِ ربّ کے لئے سم بیٹے نے پایا
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے	
سَم سے تو ہوا شبّرؑ ممدوح پہ صدمہ	اور کرب وبلا میں ہوا جب نوح پہ صدمہ
ان صدموں کا بےحد ہے میری روح پہ صدمہ	کیوں اور ہو کوئی دلِ مجروح پہ صدمہ
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے	
آفت سے غم و رنج سے اب جاں کو اماں دو	میں سخت پریشان ہوں پریشاں کو اماں دو
نالاں کو اماں خائف ترساں کو اماں دو	محروم کو مغموم کو گریاں کو اماں دو
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے	
اب لب پہ میرے نامِ شہِ تشنہ لب آیا	شکر ترے کنبہ کا ہیں نام و نسب آیا
سائل ترے در پہ نہیں ہے بے سبب آیا	للہ ذرا پوچھ کہاں سے ہے کب آیا
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے	
سائل کو جھڑکنے کی تو عادت نہیں تیری	مخفی کوئی دنیا میں سخاوت نہیں تیری

عصیاں نہ بجل ہوں یہ شفاعت نہیں تیری	غیروں سے کہوں کچھ یہ اجازت نہیں تیری
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے	
سائل ہوں ذرا زوجۂ حیدرؑ میری سن لے	خالق کے لئے بنتِ پیمبرؐ میری سن لے
ہے مریمؑ و سارہؑ سے تو بہتر میری سن لے	اے والدۂ محسنؑ و شبّرؑ میری سن لے
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے	
دشمن بھی جو سائل تیرے گھر آگیا بی بی	کچھ اپنی تمنا سے سوا پا گیا بی بی
یہ غم تو میرے دل کو بس اب کھا گیا بی بی	کیوں راز نہ تقدیر کا سمجھا گیا بی بی
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے	
بے جا تو یہ کچھ مانگنا میرا نہیں بی بی	کچھ پہلے پہل کا تو یہ پھیرا نہیں بی بی
محروم رہے خلق یہ شیوہ نہیں بی بی	سائل کوئی خالی کبھی پھیرا نہیں بی بی
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے	
کیوں حکم مجھے ثانیِ مریمؑ نہیں ہوتا	کیوں عقدہ بھی حل رنج و الم کا نہیں ہوتا
کیوں بنتِ شہنشاہِ دو عالم نہیں ہوتا	کیا دیر ہے کیوں دور میرا غم نہیں ہوتا
چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے	
خادم کو بھلا آقا سے کیا کیا نہیں ملتا	دنیا نہیں یا توشۂ عقبیٰ نہیں ملتا
ہے میری خطا جو مجھے مانگا نہیں ملتا	حد ہو گئی حسنینؑ کا صدقہ نہیں ملتا

Presented by www.ziaraat.com

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

غیرت کا تقاضہ ہے یہ شکوہ نہیں بی بی
غیروں سے کہوں جا کے یہ شیوہ نہیں بی بی
اظہار محبت اپنا طریقہ نہیں بی بی
اس در کے سوا اور وسیلہ نہیں بی بی

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

بخشی ہے مجھے دولتِ ایمان نبیؑ نے
پہلے بھی کرم مجھ پہ کئے حق کے وصی نے
مشکل میں مدد کی ہے سدا حق کے ولی نے
بھولا نہیں، ہے یاد، دیا ہے جو علیؑ نے

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

اکثر ہمیں آفات سے بی بیؑ نے بچایا
عُریانی میں اکثر ہمیں چادر میں چھُپایا
غم سے بھی کئی مرتبہ آ آ کے چھڑایا
آیا ہے تمہارے لئے تطہیر کا سایا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

معلوم ہے بالکل مجھے بی بی کا طریقہ
بچّوں کے لئے یاد ہے دامن کا پکڑنا
شوہر سے کبھی اپنے لئے کچھ نہیں مانگا
یُوں ہی میرے مقصد کو کرا دیجئے پُورا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

لِلّٰہ بلاؤں کو میرے سر سے تو رَدّ کر
حاجت میری پوری ہو خدا کے لئے کد کر
اب صبر میرے ہاتھ سے جاتا ہے مدد کر
چلاّؤں میں کب تک کوئی اسکی بھی تو حد کر

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے

یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

سُن لیجئے جو کچھ مجھے تقدیر کا ڈر ہے
جاؤں جو کہیں اور تو تحقیر کا ڈر ہے
اور ساتھ ہی اس کے فلکِ پیر کا ڈر ہے
کچھ آپ کا کچھ حضرتِ شبّیرؑ کا ڈر ہے

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

مدّاح ہے خادم یہ تیرا مجھ کو گلہ ہے
واللہ میرا حال مصیبت پہ بجا ہے
اب دیر تیری بندہ نوازی پہ بھی کیا ہے
شہزادی جو خدمت میں تیری عرض کیا ہے

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

دشمن بھی ستائیں مجھے میں رنج نہ کھاؤں
انسان ہوں کب تک یہ بھلا صدمہ اُٹھاؤں
اور حرفِ شکایت کا ذرا لب پہ نہ لاؤں
خادم تو تمہاری ہوں کہاں کہنے کو جاؤں

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

اب چین عطا خالقِ یزداں سے ہو بی بی
تکلیف نہ وسواس کی شیطاں سے ہو بی بی
اور شوق مجھے قرأتِ قرآں سے ہو بی بی
مقبول دُعا میری دل و جاں سے ہو بی بی

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

آرام زمانے میں مجھے آج نہ کل ہے
بس ناز ہے تم پر، یہ بنا میرا عمل ہے
ہر وقت میری آنکھوں میں تصویرِ اجل ہے
یُوں مانگنا میرا بخدا پہلے پہل ہے

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

Presented by www.ziaraat.com

مصحف نے کیا ناز تلاوت پہ تمہاری — ہے شانِ نبیؐ صاف شباہت پہ تمہاری
خالق کو مباہات سخاوت پہ تمہاری — نازاں ہیں گناہگار شفاعت پہ تمہاری

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

آقا میرا خاتون کا فرزند ہے شبیرؑ — حیدرؑ کا خلف میرا خداوند ہے شبیرؑ
آمیر کے صدقے سے ہنرمند ہے شبیرؑ — اس بات سے کیا خرم و خورسند ہے شبیرؑ

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

اللہ نے دکھلایا ہمیں فاطمہؑ کا گھر — یاں مجھ کو نبیؐ مل گئے اور خالقِ اکبر
بی بی میری جانب سے ذرا کہہ دو یہ بڑھ کر — اب وقت مصیبت ہے بچالیں مجھے حیدرؑ

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

وہ حال ہے میرا جو نہیں قابلِ تحریر — برگشتہ زمانہ ہے تو دشمن فلکِ پیر
محتاج پریشاں ہوں نہیں کچھ میری توقیر — فریاد ہے فریاد ہے لے مادرِ شبیرؑ

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

مسکین تو پیٹ اپنا بھرے منہ کو میں دیکھوں — پائے جو یتیم آ کے کہے منہ کو میں دیکھوں
قیدی کو ملے در سے تیرے منہ کو میں دیکھوں — خاتم کو کوئی لے کے بھرے منہ کو میں دیکھوں

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

دل آپ کو روتا ہے تو کیا آپ کو روئیں — خود آپ کو رویا کریں یا آپ کو روئیں

خود سے جو ہو فرصت بخدا آپ کو روئیں — ٹل جائے مصیبت تو ذرا آپ کو روئیں

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

سائل تیرا اب غیر کے گھر جا نہیں سکتا — اوروں کا دیا تیری قسم کھا نہیں سکتا
تو چاہے جو خالق سے تو کیا آ نہیں سکتا — جبریلؑ تیرے کہنے سے کیا لا نہیں سکتا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

کیا جا کے کروں غیر کے گھر ہو بھی تو ایسا — پوری ہو تمنا کوئی در ہو بھی تو ایسا
خود جھیلے مصائب کو جگر ہو بھی تو ایسا — ہر ایک کی سن لے جو بشر ہو بھی تو ایسا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

یا فاطمہؑ آئمہ اطہر کا تصدق — قاسمؑ کا تصدق علی اکبرؑ کا تصدق
اصغرؑ کا اور عباسؑ دلاور کا تصدق — کلثومؑ کا اور زینبؑ مضطر کا تصدق

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

ہے ختم سخن اب مجھے شیطاں سے چھڑا دو — سجادؑ کے صدقے سے میرے دکھ کو گنوا دو
جو دل میں تمنا ہے سبھی حق سے دلا دو — ہے شوق زیارت مجھے زیارت تو کرا دو

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمۂ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

تمام شیعہ جنتریوں کی سرتاج
اثنا عشری جنتری کلاں
جو کہ ہر سال ماہ اکتوبر یا نومبر میں شائع ہو جاتی ہے لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ ٹائیٹل رنگین۔ صفحات سب سے زیادہ۔ ہدیہ سب سے کم۔ آج ہی طلب فرمائیے۔

امامیہ کتب خانہ۔ مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ لاہور ۸

Presented by www.ziaraat.com

اس مناجات کے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

مناجات

حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام

آتا نہیں جینے کا نظر کوئی قرینہ
دو نیم ہے انگشتری دل کا نگینہ
موجوں کے حوالے ہوا ہستی کا سفینہ
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

دامن لیے ہیں جو چاک وہ سینے نہیں دیتے
اور بادۂ تسکین کو پینے نہیں دیتے
دشمن جو ہیں وہ چین سے جینے نہیں دیتے
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

گھر پر میرے اب ڈالا ہے بدبختی نے ڈیرا
ماحول پہ چھایا ہے گھٹا ٹوپ اندھیرا
ہر سمت ہے تاریک گھٹاؤں کا بسیرا
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

مدت سے ہوں زندان مصیبت میں گرفتار
دیکھو جسے آتا ہے نظر درپئے آزار،
ہر وقت میں ایک تازہ مصیبت سے ہوں دوچار
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

جان اپنی جھمیلوں سے چھڑائی نہیں جاتی
اور تازہ مصیبت بھی اٹھائی نہیں جاتی
تسکین کی صورت کوئی پائی نہیں جاتی
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

ہستی میری فریاد سے معمور ہوئی ہے
برباد بہت خاطر رنجور ہوئی ہے
شکوہ پہ طبیعت میری مجبور ہوئی ہے
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

مجھ سا کوئی بے یار و مددگار نہیں ہے
برباد نہیں بے کس و ناچار نہیں ہے
حامی کوئی جز آپ کے سرکار نہیں ہے
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

Presented by www.ziaraat.com

احباب بھی تو میری مدد کو نہیں آتے
اور آکے مصیبت میں نہیں ہاتھ بٹاتے
صورت بھی نہیں آن کے وُہ اپنی دکھاتے
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

داماں کرم مجھ کو اُڑھا دیجئے مولا !
تسکین کا پیغام سُنا دیجئے مولا
بگڑی ہوئی تقدیر بنا دیجئے مولا
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

کس وقت میرے ہونٹوں پہ لب بین نہیں ہے
کیا ربط میرے آپکے ما بین نہیں ہے
واللہ کسی طرح مجھے چین نہیں ہے
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

سرکار کو شبیرؑ کی دختر کی قسم ہے
اور زینبؑ و کلثومؑ کی چادر کی قسم ہے
اصغرؑ کی قسم اور علی اکبرؑ کی قسم ہے
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

ختم شُد

Presented by www.ziaraat.com